احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل

مصلح موعود نمبر
17 فروری 2012ء
17 تبلیغ 1391ہش

047-6213029
C.P.L FR-10

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ارض ربوہ جس کی شاہد ہے وہ معمولی نہ تھا ـــــــــــــ ربوہ کے ابتدائی ایام کی چند تصویریں

بیت مبارک ربوہ کا منظر

سرزمین ربوہ کے ابتدائی ایام

بیت یادگار، احاطہ فضل عمر ہسپتال اور گول بازار

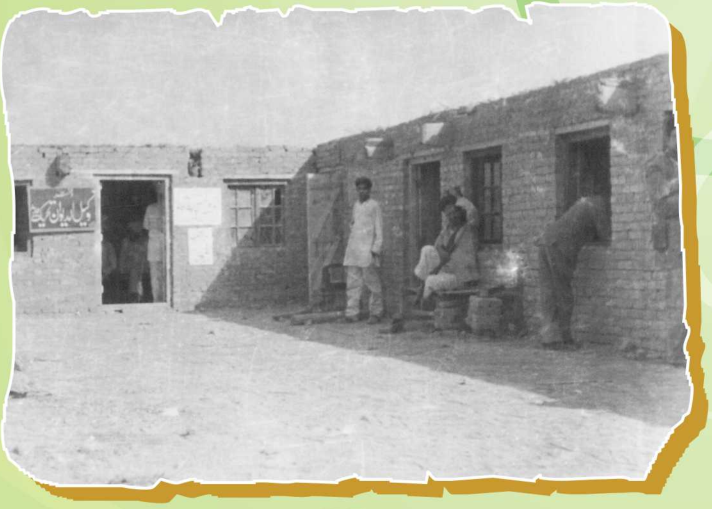

دفاتر تحریک جدید کا قدیم منظر

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

جلسہ سالانہ ربوہ کے ایام کی یادگار۔ لنگر خانہ حضرت مسیح موعود

فلک سے پھوٹا ہے اس کا تمام تر سبزہ   یہ ارض فضلِ عمر جنتوں کی وادی ہے

فروری کی بیسویں پھر آگئی حق کی قدرت کا نشاں دکھلا گئی
آشکارا حق ہوا باطل شکار مذہبی دنیا سکینت پا گئی

حسن و احسان میں نظیر پدر فضل و رحمت کا اک نشاں آیا

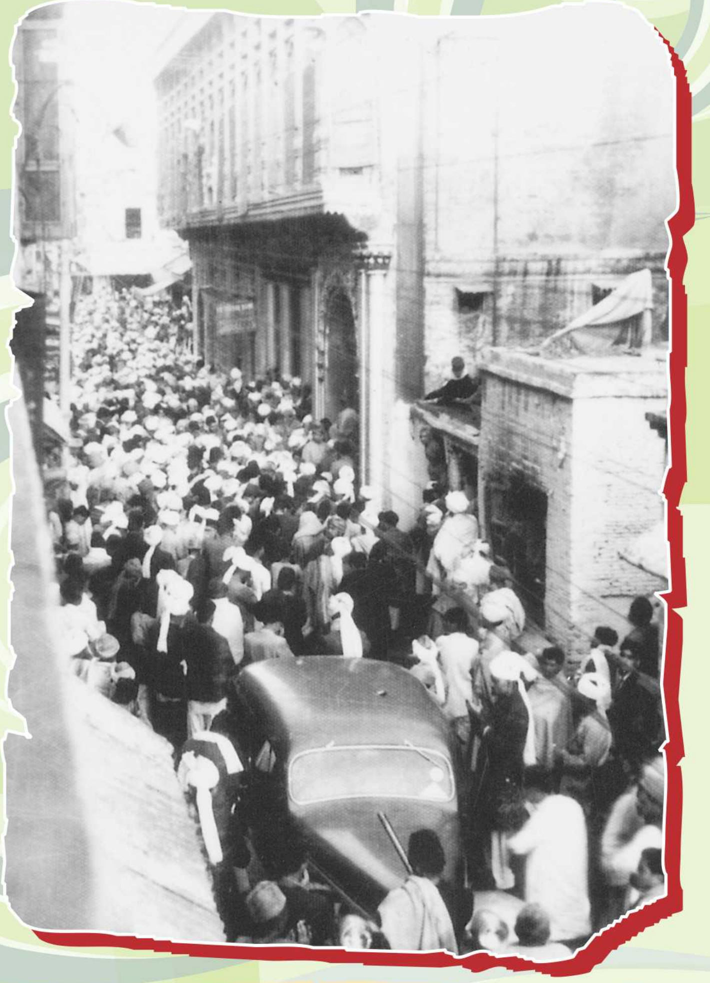

ہوشیار پور کی اس عمارت کا بیرونی منظر جہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو
پیشگوئی مصلح موعود عطا فرمائی 1944ء میں جلسہ مصلح موعود کے موقع پر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، حضرت مسیح موعود کی قبر پر دعا کر رہے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی قصر خلافت سے باہر رونق افروز ہیں

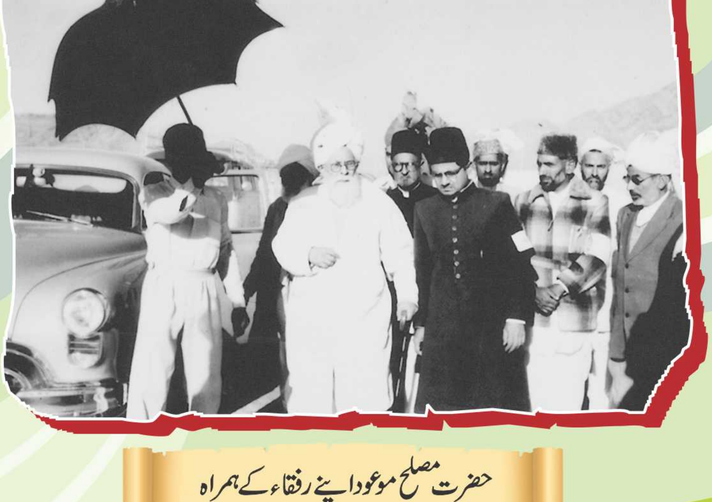

حضرت مصلح موعود اپنے رفقاء کے ہمراہ

حضرت مصلح موعود کا دہلی کا ایک یادگار سفر۔ حضور کے دائیں جانب خواجہ حسن نظامی
اور حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کھڑے ہیں

پیشگوئی دربارہ مصلح موعود

حضرت مسیح موعودکو خدا تعالیٰ نے مخاطب کرکے فرمایا:-

''میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے اے مظفر تجھ پر سلام! خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دین (-) کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب (-) کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے۔ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔

اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ (-) خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر، مظہر الحق والعلاء (-) جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وکان امرا مقضیا''

(اشتہار 20 فروری 1886ء۔ روحانی خزائن جلد نمبر 5 ص 647)

جاں تو تیرے در پہ قرباں ہو گئی

میں ترا در چھوڑ کر جاؤں کہاں
چینِ دل آرامِ جاں پاؤں کہاں

یاں نہ گر روؤں کہاں روؤں بتا
یاں نہ چلّاؤں تو چلّاؤں کہاں

تیرے آگے ہاتھ پھیلاؤں نہ گر
کِس کے آگے اور پھیلاؤں کہاں

جاں تو تیرے دَر پہ قرباں ہو گئی
سر کو پھر مَیں اور ٹکراؤں کہاں

کون غمخواری کرے تیرے سوا
بارِ فکر و حزن لے جاؤں کہاں

دل ہی تھا سو وہ بھی تجھ کو دے دیا
اب میں امیدوں کو دفناؤں کہاں

بڑھ رہی ہے خارشِ زخمِ نہاں
کس طرح کھجلاؤں کھجلاؤں کہاں

کثرتِ عصیاں سے دامن تر ہوا
ابرِ اشکِ توبہ برساؤں کہاں

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 10 روپے

پیشگوئی مصلح موعود کا گزشتہ نوشتوں میں ذکر

مصلح موعود کی پیدائش کے تذکرے حضرت مسیح موعود سے قبل بھی تاریخ میں محفوظ ہیں

مکرم لقمان احمد شاد صاحب

دنیا کے تمام بڑے بڑے مذاہب تواتر کے ساتھ ایک موعود اقوام عالم کی بعثت کی خبر دیتے آئے ہیں اور اس کے متعلق بہت ساری علامات اور نشانیاں بیان کی گئی ہیں جن میں سے ایک علامت اس موعود اقوام عالم کے ہاں ایک عظیم الشان صفات کے حامل بیٹے کی ولادت ہے اس لحاظ سے موعود کے متعلق خبر صرف حضرت مسیح موعود کی تحریرات تک ہی محدود نہیں بلکہ اس عظیم بیٹے کی پیدائش کے تذکرے آپ سے قبل قدیم مذاہب کی تاریخ کے مختلف اوراق میں رقم شدہ ملتے ہیں۔ چنانچہ چند مذاہب کی کتب مقدسہ میں یہ پیشگوئی کچھ اس طرح پر بیان کی گئی۔

مصلح موعود کے متعلق آنحضرتؐ کی پیشگوئی

درج ذیل حدیث میں ہے کہ:

یعنی حضرت عیسیٰؑ دنیا میں تشریف لائیں گے اور شادی کریں گے اور ان کو اولاد دی جائے گی۔

(مشکوٰۃ مجتبائی باب نزول عیسیٰ بن مریم کتاب الفتن)

اس جگہ صاف ظاہر ہے کہ محض شادی کرنا اور اولاد کا ہونا کسی مامور من اللہ کی صداقت کی دلیل نہیں بن سکتا۔ بلکہ حدیث کے الفاظ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ اس موعود کے ہاں غیر معمولی صفات کی حامل اولاد کا ہونا مقدر تھا جو اس کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان بننا تھا۔

طالمود کی پیشگوئی

یہودی مذہب کی معروف کتاب طالمود میں لکھا ہے کہ:

It is also said that he shall die, and his kingdom descend to his son and grandson.

(طالمود از جوزف بارکلے باب پنجم ص 37 مطبوعہ لندن 1878ء)

ترجمہ: یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ (یعنی مسیح) جب وفات پا جائے گا تو اس کی (روحانی) سلطنت اس کے فرزند اور پوتے کو ملے گی۔

اس پیشگوئی سے پتہ چلتا ہے کہ آنے والے مسیح آخرالزماں کے ہاں پیدا ہونے والے موعود بیٹے کے متعلق خبر سب سے پہلے بنی اسرائیل پر منکشف ہوئی۔

زرتشتی مذہب میں پیشگوئی

ایران کے قدیم زرتشتی مذہب کے صحیفہ ''دساتیر'' میں مجدد ساسان اول کی تحریر کردہ درج ذیل پیشگوئی پائی جاتی ہے جو اصل میں پہلوی زبان میں تھی اور بعد میں زرتشتی اصحاب نے اسے فارسی زبان میں نقل کیا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ:

ترجمہ: پھر شریعت عربی پر ہزار سال گزر جائیں گے تو تفرقوں اور اختلافات سے دین ایسا ہو جائے گا کہ اگر اسے خود شارع (نبیؐ) کے سامنے بھی پیش کیا جائے تو وہ بھی اسے پہچان نہ سکے گا ......اور ان کے اندر اختلافات وانشقاق پیدا ہو جائے گا اور روز بروز اختلاف اور باہمی دشمنی میں وہ بڑھتے چلے جائیں گے۔ جب ایسا ہو گا تو تمہیں خوشخبری ہو کہ اگر زمانے سے صرف ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو تیرے لوگوں (فارسی الاصل) میں سے ایک شخص کو کھڑا کر دوں گا۔ جو تیری گمشدہ عزت وآبرو واپس لائے گا اور اسے دوبارہ قائم کرے گا میں تیری نسل سے پیغمبری و پیشوائی نہیں اٹھاؤں گا''۔

اس پیشگوئی کے مندرجہ بالا آخری فقرہ کہ ''پیغمبری و پیشوائی از فرزندان تو برانگیزم'' میں یہ اشارہ ہے کہ آخری زمانہ کا موعود جب آئے گا تو اس کی اولاد میں سے کوئی اس کا جانشین ہوگا۔

بزرگان سلف کی پیش خبریاں

بزرگان سلف کے بعض بزرگان و اولیاء نے بھی آنے والے موعود کے ہاں ایک غیر معمولی صفات کے حامل فرزند کے تولد کی خبر دی ہے۔ چنانچہ حضرت علیؓ کی ایک روایت میں بھی اس پیشگوئی کا ذکر موجود ہے کہ:

یعنی پھر عیسیٰ ایک عورت سے شادی کریں گے اور اس کے بطن سے ایک عظیم بیٹا پیدا ہوگا۔

(معجم احادیث الامام المہدی جلد 3 ص 123)

اسی طرح بحارالانوار میں ایک پیشگوئی درج ہے جس کا ترجمہ ہے کہ:

ایک آہنی مرد خروج کرے گا جو سیاہ جھنڈوں کو سرخ جھنڈوں میں تبدیل کر دے گا اور محرمات کو جائز قرار دے گا اور دودھ پلانے والی عورت کو معلقہ چھوڑ دے گا اور وہ کوفہ کو تباہ کرنے والی قوم سے تعلق رکھنے والا ہوگا۔ اس وقت خدا کے نبی امام مہدی کا بیٹا ظہور کرے گا۔

(بحارالانوار جلد 51 ص 163 بیروت)

یہاں مصلح موعود کی پیدائش سے پہلے سوشلسٹ انقلاب کا ذکر ہے۔ حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ نے بھی کشف کے ذریعے خدا سے اطلاع پا کر آنے والے مہدی کے فرزند عظیم کی خبر دی۔ چنانچہ لکھا ہے کہ:

''ایک دن حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ کسی جنگل میں مراقبہ فرمائے ہوئے بیٹھے تھے ناگہاں آسمان سے ایک نور ظاہر ہوا جس سے تمام عالم نورانی ہو گیا۔ یہ نور ساعۃً فساعۃً بڑھتا گیا اور روشن ہو گیا۔ اس سے امت مرحومہ کے اولین وآخرین اولیاء نے روشنی حاصل کی۔ حضرت نے تامل فرمایا کہ اس مثال میں کسی صاحب کمال کا وجود باجود مشاہدہ کرایا گیا ہے۔ کہا گیا ہے کہ اس نور کا صاحب تمام امت کے اولیاء اولین وآخرین سے افضل تر ہے پانسو سال بعد ظہور فرما کر ہمارے پیغمبرؐ کے دین کی تجدید کرے گا۔ جو اس کی صحبت سے فیضیاب ہوگا وہ سعادت مند ہوگا اس کے فرزند اور خلیفہ بارگاہ احدیت کے صدر نشینوں میں سے ہیں''۔

(حدیقہ محمودیہ ترجمہ روضہ قیومیہ ص 32)

حضرت نعمت اللہ ولی امت مسلمہ کے مشہور صاحب کشف والہام اور برصغیر کے مشہور بزرگ گزرے ہیں۔ ان کا ایک شہرۂ آفاق الہامی قصیدہ جس میں آنے والے امام مہدی کے ظہور کی خبریں دی گئی ہیں۔ حضرت سید اسماعیل شہیدؒ کی کتاب ''اربعین فی احوال المہدیین'' میں درج ہے۔

اس قصیدے میں حضرت نعمت اللہ ولی نے فرمایا ہے کہ اس قصیدہ کی بنیاد خدائے علیم وخبیر کے خالص الہام پر ہے اور اسی قصیدہ میں آپ نے مسیح و مہدی کے ہاں ایک ایسے فرزند کے تولد ہونے کی خبر دی ہے جو عظیم صفات کا حامل ہوگا۔

چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ ؎

دور او چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم

''جب مسیح موعود کا زمانہ کامیابی کے ساتھ گزر جائے گا تو اس کے نمونہ پر اس کا لڑکا یادگار رہ جائے گا''۔

یعنی وہ اپنے باپ کے رنگ میں رنگین ہوگا اور وہی صفات اپنے اندر رکھے گا۔

پانچویں صدی ہجری کے ایک شامی بزرگ حضرت امام یحییٰ بن عقبؒ نے خداتعالیٰ سے اطلاع پا کر واشگاف الفاظ میں مصلح موعود کے نام تک کی خبر دے دی۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

ومحمودٌ سیظهر بعد هذا
ویملك الشام بلا قتال

(شمس المعارف الکبریٰ مصری ص 340)

یعنی مسیح موعود کے بعد ان کا جانشین محمود ظاہر ہوگا جو ملک شام کو بلا قتال یعنی مادی جنگ کے بغیر فتح کرے گا۔

اسی طرح سلسلہ سہروردیہ کے مشہور بزرگ سید صدرالدینؒ نے بھی ایک نظم میں اس پیشگوئی کا ذکر کیا ہے کہ ؎

محمود احمد تاج دیں مزدور بینی ہر طرف
شادی قبولا زیر کا مقطع شدہ ہم مشتہر

ترجمہ: جب دین کا تاج محمود احمد کے سر پر پہنچایا جائے گا تو اس وقت ہر طرف مزدور نظر آئیں گے۔ (مزدوروں کی حکومت یعنی سوشلزم کی طرف اشارہ ہے)

اس کے علاوہ کئی باکمال بزرگوں نے اس مصلح موعود کے ظہور کی خبر دی جن میں مولوی جلال الدینؒ اور حضرت محی الدین ابن عربیؒ نے اس آنے والے مصلح موعود کو کشفی آنکھ سے دیکھا اور خبر دی۔

اگرچہ مصلح موعود کی پیشگوئی اصولی شکل میں پہلے سے کتابوں میں درج تھی مگر اسے تفصیلات کے اعتبار سے اور کھول کر خداتعالیٰ نے پہلی مرتبہ حضرت مسیح موعود کو اطلاع دی اور آپ پر اس عظیم الشان مصلح موعود کی جملہ صفات منکشف فرمائیں۔ جنہیں آپ نے 20 فروری 1886ء کے ایک اشتہار میں درج فرمایا۔

چنانچہ مندرجہ بالا پیشگوئیوں اور ان میں مذکور شرائط کے عین مطابق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مسیح موعود کو خداتعالیٰ نے 12 جنوری 1889ء کو ایک عظیم الشان بیٹے سے نوازا جس کا نام پیشگوئیوں کے مطابق اور الہام الٰہی کی بنا پر حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد رکھا گیا جو حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد آپ کے دوسرے خلیفہ منتخب ہوئے اور تقریباً باون 52 سال خلافت احمدیہ پر متمکن رہے۔ آپ نے 1944ء کو خداتعالیٰ سے اطلاع پا کر دعویٰ فرمایا کہ میں وہی مصلح موعود ہوں جس کی خبر گزشتہ نوشتوں میں کی گئی ہے۔

گزشتہ نوشتوں اور پیشگوئی مصلح موعود میں بیان فرمودہ تمام صفات بکمال آپ کے وجود میں پوری ہوئیں جن کے مطالعہ سے کوئی انسان حضرت مسیح موعود کی صداقت کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

مصلح موعود کی علامات۔ کلام اللہ کے مرتبہ کا ظہور، اولوالعزمی اور اسیروں کی رستگاری کے متعلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پُرمعارف ارشادات

از خطبہ جمعہ 20 فروری 2009ء

پسر موعود کے بارے میں اس پیشگوئی میں ایک یہ بات بھی تھی کہ ''تا دین (۔) کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو''۔ اس میں بھی غیروں کی شہادت دیکھیں کیا ہے۔

زمیندار اخبار میں مولوی ظفر علی خاں صاحب نے لکھا ہے۔ یہ مشہور مصنف مسلم لیڈر تھے اور بڑے زبردست مقرر تھے۔ کہتے ہیں۔ ''کان کھول کر سن لو۔ تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے پاس قرآن ہے اور قرآن کا علم ہے۔ تمہارے پاس کیا دھرا ہے۔.........تم نے کبھی خواب میں بھی قرآن نہیں پڑھا.........مرزا محمود کے پاس ایسی جماعت ہے جو تن من دھن اس کے اشارہ پر اس کے پاؤں پر نچھاور کرنے کو تیار ہے.........مرزا محمود کے پاس (۔) ہیں۔ مختلف علوم کے ماہر ہیں۔ دنیا کے ہر ملک میں اس نے جھنڈا گاڑ رکھا ہے۔

(''ایک خوفناک سازش''۔ صفحہ 196۔ مظہر علی اظہر۔ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 288)

پھر اولوالعزم ہونے اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کئے جانے کے بارہ میں غیروں کی شہادت ہے۔ خواجہ حسن نظامی دہلوی ایک مشہور صحافی ہیں ان کی شہادت ہے۔ انہوں نے آپ کے بارے میں لکھا ہے کہ ''اکثر بیمار رہتے ہیں''۔ حضرت مصلح موعودؓ بچپن سے ہی بیمار تھے خود انہوں نے لکھا ہے کہ مَیں بچپن سے ہی بہت کمزور تھا آنکھوں کی بیماری تھی۔ پڑھ نہیں سکتا تھا۔ آنکھیں اتنا ابل جاتی تھیں کہ نظر ہی کچھ نہیں آتا تھا۔ استاد میری شکایت حضرت مسیح موعودؑ کے پاس کرتے تھے بلکہ ایک دن حضرت میر ناصر نواب صاحب نے شکایت کی کہ اس کو حساب نہیں آتا، یا اس کو پڑھنا نہیں آتا تو حضرت مسیح موعودؑ ہنس کے ٹال دیا کرتے تھے کہ ہم نے اس سے کوئی کاروبار نہیں کروانا اور نوکری نہیں کروانی۔ اور حضرت خلیفہ اوّل سے پوچھا کرتے تھے کہ کیوں آپ کیا کہتے ہیں؟ وہ کہتے تھے۔ نہیں بالکل ٹھیک ہے۔ بہرحال جو ظاہری دنیاوی تعلیم تھی وہ کسی قسم کی آپ نے نہیں لی بلکہ دینی تعلیم بھی حضرت خلیفہ اوّل کی مطب میں بیٹھ کر صرف لیکچر میں سنا کرتے تھے۔ تو یہ ہے علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اس بارہ میں خواجہ حسن نظامی لکھتے ہیں۔ کہ ''اکثر بیمار رہتے ہیں مگر بیماریاں ان کی عملی مستعدی میں رخنہ نہیں ڈال سکتیں۔ انہوں نے مخالفت کی آندھیوں میں اطمینان کے ساتھ کام کر کے اپنی مغلئی جوانمردی کو ثابت کر دیا اور یہ بھی کہ مغل ذات کارفرمائی کا خاص سلیقہ رکھتی ہے۔ سیاسی سمجھ بھی رکھتے ہیں اور مذہبی عقل و فہم میں بھی قوی ہیں اور جنگی ہنر بھی جانتے ہیں یعنی دماغی اور قلمی جنگ کے ماہر ہیں''۔

(اخبار ''عادل'' دہلی۔ 24 اپریل 1933ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 288)

پھر پیشگوئی میں الفاظ تھے کہ ''اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا''۔ یہ پیشگوئی بھی کس شان سے پوری ہوئی ہے۔ آج تو ہمیں کہا جاتا ہے کہ جہاد کے خلاف ہیں اور کشمیریوں کے خلاف ہیں لیکن جو کوششیں حضرت مصلح موعود نے کی تھیں مَیں ان کے بارہ میں کچھ بتاتا ہوں۔ تحریک آزادی کشمیر آپ نے شروع کی تھی کیونکہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی جو بنائی تھی اس کا سہرا آپ کے سر پر ہے۔ اس میں بہت بڑے بڑے مسلم لیڈر سر ذوالفقار علی خان، ڈاکٹر اقبال، خواجہ حسن نظامی، سید حبیب مدیر اخبار ''سیاست''، وغیرہ شامل ہوئے اور ان سب کے مشورہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو اس کمیٹی کا صدر چنا گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے کشمیری مسلمان جو مدتوں سے انسانیت کے ادنیٰ حقوق سے بھی محروم تھے ان کو آزادی دلوائی گئی۔ مسلم پریس نے حضرت مصلح موعود کے ان شاندار کارناموں کا اقرار کیا اور آپ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے یہاں تک لکھا۔ کہ ''جس زمانے میں کشمیر کی حالت نازک تھی اور اس زمانے میں جن لوگوں نے اختلاف عقائد کے باوجود مرزا صاحب کو صدر منتخب کیا تھا۔ انہوں نے کام کی کامیابی کو زیر نگاہ رکھ کر بہترین انتخاب کیا تھا۔ اس وقت اگر اختلاف عقائد کی وجہ سے مرزا صاحب کو منتخب نہ کیا جاتا تو تحریک بالکل ناکام رہتی اور امّت مرحومہ کو سخت نقصان پہنچتا''۔

(اخبار ''سیاست'' 18 مئی 1933ء۔ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 289)

عبدالمجید سالک صاحب تحریک آزادی کشمیر کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''شیخ محمد عبداللہ (شیر کشمیر) اور دوسرے کارکنان کشمیر مرزا محمود احمد صاحب اور ان کے بعض کارپردازوں کے ساتھ.........اعلانیہ روابط رکھتے تھے اور ان روابط.........کی بنا محض یہ تھی کہ مرزا صاحب کثیر الوسائل ہونے کی وجہ سے تحریک کشمیر کی امداد کئی پہلوؤں سے کر رہے تھے۔ (وسائل تو اتنے نہیں تھے لیکن وسائل کا صحیح استعمال تھا) اور کارکنان کشمیر طبعاً ان کے ممنون تھے''۔

(''ذکر اقبال'' صفحہ 188۔ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 289)

سید حبیب صاحب جو ایک معروف صحافی تھے اور اخبار ''سیاست'' لاہور کے ایڈیٹر تھے اور آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے ممبر بھی تھے جب حضرت مصلح موعود نے کمیٹی سے استعفیٰ دیا تو انہوں نے اپنے اخبار میں 18 مئی 1933ء کی اشاعت میں لکھا کہ میری دانست میں اپنی اعلیٰ قابلیت کے باوجود ڈاکٹر اقبال اور مولوی برکت علی صاحب دونوں اس کام کو چلا نہیں سکیں گے اور یوں دنیا پر واضح ہو جائے گا کہ جس زمانے میں کشمیر کی حالت نازک تھی اس زمانے میں جن لوگوں نے اختلاف عقائد کے باوجود مرزا صاحب کو صدر منتخب کیا تھا، انہوں نے کام کی کامیابی کو زیر نگاہ رکھ کر بہترین انتخاب کیا تھا۔ اس وقت اگر اختلاف عقائد کی وجہ سے (حضرت) مرزا صاحب کو منتخب نہ کیا جاتا تو یہ تحریک بالکل ناکام رہتی اور امّت مرحومہ کو سخت نقصان پہنچتا۔ میری رائے میں مرزا صاحب کی علیحدگی کمیٹی کی موت کے مترادف ہے۔ مختصر اً یہ کہ ہمارے انتخاب کی موزونیت اب دنیا پر واضح ہو جائے گی''۔

(الفضل 28 مئی 1933ء۔ بحوالہ ماہنامہ خالد سیدنا مصلح موعود نمبر جون/جولائی 2008ء صفحہ 323)

اب پتہ لگ جائے گا کہ کتنا کام کرتی ہے کشمیر کمیٹی اور دنیا نے پھر دیکھ لیا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اس صورت حال کو بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''نہایت قلیل عرصے کی جنگ کے بعد اس طرح کا ایک نظام قائم کر دیا اس کمیٹی نے عوام کی تحریک میں اتنا زور پیدا کر دیا کہ حکومت انگریزی نے بھی ہتھیار ڈال دیئے اور کشمیر کا صدیوں کا غلام آنکھیں کھول کر آزادی کی ہوا کھانے لگا اور اہل کشمیر کو اسمبلی ملی۔ پریس کی آزادی ملی۔ مسلمانوں کو ملازمتوں میں برابری کے حقوق ملے۔ فصلوں پر قبضہ ملا۔ تعلیم کی سہولتیں ملی۔ جو بات نہیں ملی اس کے ملنے کا رستہ کھل گیا۔ اہل کشمیر نے پبلک جلسوں میں امام جماعت احمدیہ زندہ باد اور صدر کشمیر کمیٹی زندہ باد کے نعرے لگائے۔

(ماخوذ از سلسلہ احمدیہ۔ مطبوعہ 1939ء صفحہ 409)

(الفضل 7 اپریل 2009ء ص 6)

حضرت مصلح موعود

اے تخیل گر رسائی پر تجھے کچھ ناز ہے
تا سرِ عرشِ بریں تیری اگر پرواز ہے
شاخہائے سدرہ پر گر تو نشیمن ساز ہے
عالمِ ملکوت سے تو کچھ اگر ہم راز ہے
تو مرے محمود کے احسان کی تصویر کھینچ!
نقش ان کے حسن کا درپردۂ تحریر کھینچ!

پنجۂ تسخیر سے بالا مہِ کامل نہیں
توڑنا تارے فلک کے یہ کوئی مشکل نہیں
غیر ممکن کچھ بیانِ جذبہ ہائے دل نہیں
اور بیروں از اضافہ بحرِ بے ساحل نہیں
پر احاطہ مردِ کامل کا بہت دشوار ہے
یہ نظر وہ ہے جہاں ادراک بھی لاچار ہے

دیدۂ ظاہر میں اے محمود اک انساں ہے تُو
اہلِ دل کی دید میں پر بحرِ بے پایاں ہے تو
صورتِ زیبا میں اپنی یوسفِ کنعاں ہے تو
سیرت حسنہ میں اپنی مظہرِ رحماں ہے تو
احمدِ مُرسل کے ثانی حسن میں احسان میں
خوبیاں تجھ سی نہیں ہرگز کسی انسان میں

تو مقدس باپ کے ہمرنگ اے محمود ہے
نصرت ...... روحِ والد و مولود ہے
یہ حقیقت وہ ہے جو خود شاہد و مشہود ہے
لا جرم لا ریب تو ہی مصلحِ موعود ہے
دیر سے آیا ہے تُو اور دُور سے آیا ہے تُو
یعنی اِک نورِ ازل کے نور سے آیا ہے تُو

حضرتِ احمد سے پہلے تین تھے ایسے بشر
حق تعالیٰ کی بشارت سے ملے جن کو پسر
حضرت ابراہیمؑ اول دوم یحییٰؑ کے پدر
سوم مریمؑ محصنہ جس پر تھی مولیٰ کی نظر
تیری پیدائش نے احمد کو کھڑا ان میں کیا
ہیں یہی وہ تین جن کو چار تُو نے کر دیا

ارضِ ربوہ پر ہیں جب سے آپ جلوہ گر ہوئے
اس کے ذرے جگمگا کر ہمسرِ اختر ہوئے
آپ کی ہمت سے ہی آباد اجڑے گھر ہوئے
اور قائم از سرِ نو مرکزی دفتر ہوئے
بالیقیں اپنی اولوالعزمی میں تو اک فرد ہے
اے خدا کے شیر! تو اک آسمانی مرد ہے

تیرے دم سے اے مسیحی روح فاروقی دماغ
خانہ ...... کا روشن ہوا دھندلا چراغ
عاشقانِ ملتِ احمد کے دل ہیں باغ باغ
دشمنانِ تیرہ باطن کے ہیں سینے داغ داغ
حق نے باندھا ہے ترے سر سہرۂ فتح و ظفر
اے بشیر الدین محمود احمد و فضلِ عمر

ظفر محمد ظفرؔ

موعود قافلہ سالار پر رب ذوالجلال کا سایہ شفقت

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا — جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا — دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی — فسبحان الذی اخزی الاعادی

مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت

عظیم الشان نشان آسمانی

حضرت مسیح زماں کی مصلح موعود سے متعلق پیشگوئی کی اشاعت 20 فروری 1886ء پر برٹش انڈیا کے دہریہ اور متعصب حلقوں نے ردعمل کے طور پر یہ ہنگامہ اٹھایا کہ یہ معمولی سی پیشگوئی ہے جس پر حضرت اقدس نے پُرشوکت الفاظ میں واضح فرمایا:

یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ یہ عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جل شانہ نے ...... صداقت وعظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے اور درحقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے **صدہا درجہ اعلیٰ واولیٰ واکمل وافضل واتم ہے۔**

خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی پاک روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری وباطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔

(اشتہار 22 مارچ 1886ء۔ مجموعہ اشتہارات مسیح موعود جلد اول ص 115,114)

یہ ایک پُراسرار تصرف الٰہی ہے کہ اس عظیم پیشگوئی میں فرزند موعود کی باون صفات بیان کی گئیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود المصلح الموعود (12 جنوری 1889ء تا 8 نومبر 1965ء) کا مبارک عہد خلافت بھی کم وبیش باون سالوں پر محیط ہے۔

قتل کی خوفناک سازشیں

اور ان کی ناکامی

خدا تعالیٰ کی اس پُرانوار شخصیت کی جو قبل از وقت باون محاسن وکمالات کی خبر دی گئی ان میں ایک یہ تھی کہ "خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا" یہ خبر برٹش انڈیا اور پاکستان دو ممالک میں ایسی صفائی سے ظہور پذیر ہوگئی کہ ایک عالم دنگ رہ گیا اور ہر خدا رسیدہ اور صاحب بصیرت کو بزبان حال تسلیم کرنا پڑا۔ ؎

وہ جس نے چاند خلا میں اچھال رکھا ہے
اسی خدا نے مجھے بھی سنبھال رکھا ہے

سیدنا حضرت مصلح موعود نے 28 دسمبر 1944ء کو جلسہ سالانہ سے الموعود کے عنوان سے جو معرکہ آراء خطاب فرمایا اس میں اس پیشگوئی کے پورے ہونے کا مسلسل ذکر کیا۔ چنانچہ فرمایا

چھٹی خبر یہ دی گئی تھی کہ خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس کا حافظ و ناصر ہوگا اور اسے دشمنوں کے حملوں سے محفوظ رکھے گا۔ اب دیکھو۔ اللہ تعالیٰ نے کس طرح اس الہام کی صداقت میں متواتر میری حفاظت اور نصرت کی ہے۔ مجھے اس وقت تک کوئی ایسا الہام نہیں ہوا جس کی بناء پر میں کہہ سکوں کہ میں انسانی ہاتھوں سے نہیں مروں گا۔ لیکن بہرحال میں اس یقین پر قائم ہوں کہ جب تک میرا کام باقی ہے اس وقت تک کوئی شخص مجھے مار نہیں سکتا۔ میرے ساتھ متواتر ایسے واقعات گزرے ہیں کہ لوگوں نے مجھے ہلاک کرنا چاہا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے ان کے حملوں سے مجھے محفوظ رکھا۔

پہلا واقعہ

میری عادت ہے کہ میں گرم گرم چائے کے ایک دو گھونٹ پی لیا کرتا ہوں تا کہ گلا درست رہے کہ اسی دوران میں جلسہ گاہ میں سے کسی شخص نے ملائی کی ایک پیالی دی اور کہا کہ یہ جلدی حضرت صاحب تک پہنچا دیں۔ کیونکہ حضور کو تقریر کرتے کرتے ضعف ہو رہا ہے۔ چنانچہ ایک نے دوسرے اور دوسرے نے تیسرے کو اور تیسرے نے چوتھے کو وہ پیالی ہاتھوں ہاتھ پہنچانی شروع کر دی یہاں تک کہ ہوتے ہوتے وہ سٹیج پر پہنچ گئی۔ سٹیج پر اتفاقاً کسی شخص کو خیال آ گیا اور اس نے احتیاط کے طور پر ذرا سی ملائی چکھی تو اس کی زبان کٹ گئی۔ تب معلوم ہوا کہ اس میں زہر ملی ہوئی ہے اب اگر وہ ملائی مجھ تک پہنچ جاتی اور میں خدانخواستہ اسے چکھ لیتا تو اور کچھ اثر ہوتا یا نہ ہوتا اتنا تو ضرور ہوتا کہ تقریر رک جاتی۔

دوسرا واقعہ

دوسرا واقعہ یہ ہے کہ قادیان میں ایک دفعہ ایک دیسی عیسائی آیا جس کا نام میتھیوز تھا اور اس کا ارادہ تھا کہ وہ مجھے قتل کر دے۔ یہاں سے جب وہ ناکام واپس لوٹا تو اس کا اپنی بیوی سے کسی بات پر جھگڑا ہو گیا اور اس نے اسے قتل کر دیا۔ اس پر عدالت میں مقدمہ چلا اور اس نے سیشن کورٹ میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ اصل بات یہ ہے کہ میرا ارادہ اپنی بیوی کو ہلاک کرنے کا نہیں تھا بلکہ میں مرزا صاحب کو ہلاک کرنا چاہتا تھا۔ میں نے ایک جگہ کسی مولوی کی تقریر سنی جس نے ذکر کیا کہ قادیان کے مرزا صاحب بہت برے آدمی ہیں اور ان میں یہ یہ برائیاں ہیں۔ میں نے اس کی تقریر کے بعد فیصلہ کیا کہ میں قادیان جا کر مرزا صاحب کو مار ڈالوں گا۔ چنانچہ میں پستول لے کر قادیان گیا۔ اتفاقاً اس روز جمعہ تھا۔ جمعہ کے خطبہ میں چونکہ بہت لوگ اکٹھے تھے۔ اس لئے مجھے ان پر حملہ کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ دوسرے دن میں نے سنا کہ وہ پھیرو چیچی چلے گئے ہیں۔ میں پستول لے کر ان کے پیچھے پیچھے پھیرو چیچی گیا اور میں نے سمجھا کہ وہاں آسانی سے میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکوں گا۔ مگر وہاں بھی میں نے دیکھا کہ ان کے دروازہ پر ہر وقت پہرہ دار بیٹھے رہتے ہیں۔ اس لئے میں واپس آ گیا۔ گھر آ کر میرا اپنی بیوی سے کسی بات پر جھگڑا ہو گیا اور میں نے اسے مار ڈالا۔ یہ سارا واقعہ اس نے عدالت میں خود بیان کیا۔ حالانکہ ہمیں کچھ علم نہیں تھا کہ کوئی شخص کس نیت اور ارادہ کے ساتھ ہمارے پاس آیا ہے لیکن ہر موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے حفاظت کی اور اسے حملہ کرنے میں ناکام رکھا۔

تیسرا واقعہ

تیسرا واقعہ یہ ہے کہ احرار کی شورش کے ایام میں میں ایک دن اپنی کوٹھی دارالحمد میں تھا کہ افغان لڑکا آیا اور اس نے کہلا بھیجا کہ میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں۔ میرے چھوٹے بچے اندر آئے اور انہوں نے بتایا کہ ایک لڑکا باہر کھڑا ہے اور وہ ملنا چاہتا ہے میں باہر نکلنے ہی والا تھا کہ میں نے شور کی آواز سنی۔ میں حیران ہوا کہ یہ شور کیسا ہے۔ چنانچہ میں نے دریافت کرایا تو مجھے اطلاع دی گئی کہ یہ لڑکا قتل کے ارادہ سے آیا تھا مگر عبدالاحد صاحب نے اسے پکڑ لیا اور اس سے ایک چھرا بھی انہوں نے برآمد کر لیا ہے۔ میں نے عبدالاحد صاحب سے پوچھا کہ تمہیں کس طرح پتہ لگ گیا کہ یہ قتل کے ارادہ سے آیا ہے وہ کہنے لگے کہ یہ لڑکا پٹھان تھا اور ہم پٹھانوں کی عادات کو اچھی طرح جانتے ہیں جب یہ باتیں کر رہا تھا تو باتیں کرتے کرتے اس نے اپنی ٹانگوں کو اس طرح ہلایا کہ میں فوراً سمجھ گیا کہ اس نے چھرا چھپایا ہوا ہے۔ چنانچہ میں نے ہاتھ ڈالا تو چھرا نکل آیا۔ پولیس نے اس پر مقدمہ بھی چلایا تھا اور غالباً اس نے اقرار کیا تھا کہ میں قتل کی نیت سے ہی قادیان آیا تھا۔

(اس موقعہ پر حضور نے فرمایا کہ میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب کہتے ہیں کہ وہ اس جیل خانہ میں قید تھا جہاں میں افسر لگا ہوا تھا اور وہ کہتا تھا کہ میں پہلے دھرم سالہ تک ان کو قتل کرنے کے لئے گیا تھا۔ مگر مجھے کامیابی نہ ہوئی۔ آخر میں قادیان گیا اور پکڑا گیا)

چوتھا واقعہ

چوتھا واقعہ یہ ہے کہ ایک دفعہ ام طاہر کے مکان کی دیوار پھاند کر ایک شخص اندر کودنا چاہتا تھا کہ لوگوں نے اسے پکڑ لیا۔ پولیس والے چونکہ ہمارے خلاف تھے۔ اس لئے انہوں نے یہ کہہ کر اسے چھوڑ دیا کہ یہ پاگل ہے۔

پانچواں واقعہ

پانچواں واقعہ بالکل تازہ ہے جو کل ہی ہوا ہے۔ کل ہمارے گھر میں دودھ رکھا ہوا تھا کہ میری بیوی کو شبہ پیدا ہوا کہ کسی نے دودھ میں کچھ ڈال دیا ہے۔ چنانچہ اس شبہ کی وجہ سے انہوں نے کہہ دیا کہ اس دودھ کو استعمال نہ کیا جائے۔ ایک دوسری عورت جسے اس کا علم نہیں تھا یا اس نے خیال کیا کہ یہ محض وہم ہے اس نے وہ دودھ پی لیا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسے اب تک متواتر قئیں آ رہی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شبہ کیا گیا تھا وہ درست تھا۔

لیکن باوجود اس کے کہ لوگوں نے مجھے ہلاک کرنے کی کئی کوششیں کیں اور ہر رنگ میں انہوں نے زور لگایا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ تھا کہ خدا کا سایہ میرے سر پر ہوگا اس لئے وہ ہمیشہ میری حفاظت کرتا رہا اور اس وقت تک کرتا رہے گا جب تک وہ کام جو میرے سپرد کیا گیا ہے اپنی تکمیل کو نہ پہنچ جائے۔

(الموعود ص 178 تا 183 ناشر الشرکہ اشاعت 12 دسمبر 1961ء)

ہجرت کے بعد خونی منصوبہ قتل

(10 مارچ 1954ء)

خالد احمدیت حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری سابق مبشر احمدیت بلاد عربیہ پرنسپل جامعۃ المبشرین و مدیر الفرقان کا بیان ہے۔

مورخہ 10 مارچ 1954ء بروز بدھ قریباً پونے چار بجے بیت مبارک ربوہ میں نماز عصر پڑھ کر ہمارے امام ہمام حضرت مرزا بشیر الدین محمود

احمد صاحب واپس تشریف لے جا رہے تھے کہ محراب کے دروازہ پر اچانک ایک اجنبی نوجوان نے پیچھے سے جھپٹ کر آپ پر چاقو سے حملہ کر دیا۔

چاقو کا یہ وار حضور کی گردن پر شہ رگ کے قریب دائیں طرف پڑا جس سے گہرا گھاؤ پڑ گیا حملہ آور نے دوسرا وار بھی کیا مگر محمد اقبال صاحب محافظ کے درمیان میں آجانے کے باعث اس مرتبہ حضرت کی بجائے چاقو اسے جالگا اور وہ زخمی ہوگیا۔ نمازیوں نے حملہ آور کو پکڑنے کی کوشش کی اور کافی جدوجہد کے بعد اسے قابو میں لایا گیا اور اس کوشش میں بعض دوسرے بھی زخمی ہوئے ......

حضرت امام جماعت احمدیہ زخم لگنے کے فوراً بعد بہتے خون کے ساتھ چند احباب کے سہارے سے اپنے مکان میں تشریف لے گئے۔ خون کو ہاتھ سے روکنے کی پوری کوشش کے باوجود تمام راستہ میں اور سیڑھیوں پر خون مسلسل بہتا گیا جس سے حضور کے تمام کپڑے، کوٹ، مفلر، سویٹر، قمیص، دو بنیانیں اور شلوار خون سے تربہ تر ہو گئے۔ حضور کے ساتھ چلنے والے بعض خدام کے کپڑوں پر بھی مظلوم امام کے مقدس خون کے قطرات گرے (خاکسار ابوالعطا کے کوٹ پاجامہ اور پگڑی پر بھی اس پاک خون کے قطرات پڑے ہیں) مکان پر پہنچ کر ابتدائی مرہم پٹی جناب ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ایم بی بی ایس اور جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے کی اور زخم کو صاف کرکے ٹانکے لگا کر سی دیا۔ ابتداء میں یہ خیال تھا کہ زخم پون انچ گہرا اور تین انچ چوڑا ہے لیکن جب رات کو لاہور سے مشہور سرجن جناب ڈاکٹر ریاض قدیر صاحب تشریف لائے اور انہوں نے زخم کی حالت دیکھ کر ضروری سمجھا کہ ٹانکے کھول کر پوری طرح معائنہ کیا جائے تو معلوم ہوا کہ زخم بہت زیادہ خطرناک اور سوا دو انچ گہرا اور شہ رگ کے بالکل قریب تک پہنچا ہوا ہے۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے اپنی خداداد مہارت سے کام لے کر قریباً سوا گھنٹہ لگا کر زخم کا آپریشن کیا اور اندر کی شریانوں کا منہ بند کر کے باہر ٹانکے لگا دیئے۔......

اس تمام عرصہ میں حضرت باہوش تھے اور آپ کی زبان پر تسبیح و تحمید جاری تھی۔ آپ نے حملہ ہونے کے فوراً بعد بیت سے نکلتے ہی ہدایت فرمائی کہ حملہ آور کو صرف قابو کیا جائے لیکن اسے مارا نہ جائے۔ یہ حملہ ناگہانی اور اچانک تھا اور جونہی نمازیوں کو اس کا پتہ لگا ان میں سے چند دوست لپک کر حضور کے پاس پہنچے اور کچھ احباب نے حملہ آور گرفتار کرنے کی سعی کی۔ اس افراتفری اور انتہائی غم و غصہ کی حالت کے باوجود یہ صرف جماعت احمدیہ کی اخلاقی قوت اور اپنے امام ہمام کے ارشادات کی تعمیل کے جذبہ کا ہی نتیجہ تھا کہ حملہ آور محفوظ حالت میں فوراً حوالہ پولیس کر دیا گیا۔

(ماہنامہ الفرقان ربوہ فروری و مارچ 1954ء ص الف و ب)

دشمن طاقتوں کی منظّم سازش

جیسا کہ انہی دنوں یہ حقیقت بپایہ ثبوت پہنچ گئی کہ یہ حملہ پاکستان اور دین حق کی دشمن طاقتوں کے گٹھ جوڑ کا نتیجہ تھا جس کے پیچھے بعض غیر ملکی عناصر بھی کارفرما تھے اور ان کو یقین کامل تھا کہ حملہ آور اپنے منصوبہ میں یقیناً کامیاب ہوجائے گا مگر خدا کے فرشتے حملہ آور کی چھری اور خدا کے محبوب و موعود خلیفہ کی مقدس شہ رگ کے درمیان حائل ہوگئے اور پھر خدا تعالیٰ نے اپنے پاک وعدوں کے مطابق صرف چند مہینوں کے اندر آپ مکمل طور پر صحت یاب ہوگئے۔ جو ایک خارق عادت نشان رب ذوالجلال کا تھا۔ اس ہولناک سانحہ کے بعد خدائے قادر نے اپنے مسیح موعود کی اس دعا کو بھی پہلے سے بڑھ کر شرف قبولیت بخشا کہ ؎

دے اس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا
دن ہوں مرادوں والے پُرنور ہو سویرا

چمکتا ہوا نشان

اب خدا کی قادرانہ تجلی دیکھئے کہ اللہ جلشانہ نے سانحہ ہوشربا کے بعد (جو دنیائے احمدیت کے لئے قیامت صغریٰ سے کم نہیں تھا) مصلح موعود کو اپنے سب چھوٹے مبشر بھائیوں سے لمبی عمر دی اور لاتعداد کامیابیوں اور نصرتوں سے معمور گیارہ برس تک مزید عمر بخشی اور پھر زندگی کے آخری سانس تک اپنے سایہ رحمت و شفقت میں رکھا۔ اس دوران آپ نے صرف پاکستان کے طول و عرض میں بہت سے سفر کئے بلکہ یورپ کا للّٰہی اور نشریاتی دورہ بھی کیا اور یورپین احمدی مشنوں کی عالمی کانفرنس کی بھی کامیاب صدارت فرمائی اور پھر ایک طویل مدت تک دینی خدمات اور عالمگیر جماعت کی راہنمائی کے بعد 1942ء ربانی الہام موت حسن فی وقت حسن (تفسیر کبیر جلد دہم ص571) کے مطابق اپنی اس دعا کے مطابق نفس نقطہ آسمانی کی طرف اٹھائے گئے کہ ؎

تم ہو خدا کے ساتھ خدا ہو تمہارے ساتھ
ہوں تم سے ایسے وقت میں رخصت خدا کرے

برکات وفتوحات پر طائرانہ نظر

سیدنا و امامنا و مرشدنا حضرت مصلح موعود کی زندگی کے بقیہ گیارہ سال کا ہر دن خدا کے فضلوں کا منادی بن کے آیا۔ چنانچہ جہاں (حملہ سے قبل) 1953ء کے سالانہ جلسہ ربوہ کے زائرین کی تعداد صرف 31 ہزار 630 تھی وہاں یہ تعداد 1964ء میں ایک لاکھ سے متجاوز ہوگئی۔ جو معجزہ سے کم نہیں۔ اس سنہری دور میں ہی حضور پُرنور کے قلم سے تفسیر صغیر جیسی تفسیر شائع ہوئی جس نے دنیائے تفسیر میں ایک تہلکہ مچادیا۔ یہ منفرد تصنیف بہت سی لغوی، معنوی اور روحانی عجائبات کا نفیس مرقع بلکہ انسائیکلوپیڈیا تھی جس پر پاکستانی پریس نے بھی خوب داد تحسین دی۔

اسی زمانہ میں مرکز میں ضیاء الاسلام پریس قائم ہوا اور جماعتی آرگن روزنامہ الفضل کراچی کی بجائے ربوہ سے جاری ہوگیا اور اس روحانی و علمی نہر سے ہر احمدی دوبارہ سیراب ہونے لگا کسی نے کیا خوب کہا ہے۔ ؎

جنہیں حقیر سمجھ کے بجھا دیا تو نے
وہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہو گی

یہی نہیں خدا کے فضل و کرم سے تعلیم الاسلام کالج، دفتر انصار اللہ مرکزیہ، فضل عمر ہسپتال یادگاری بیت، مرکزی ہال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، جامعہ احمدیہ اور نصرت گرلز ہائی سکول کی شاندار عمارتیں تعمیر ہوئیں۔ وقف جدید جیسی وسیع اور انقلاب آفریں تحریک کی بنیاد پڑی۔ مرکز میں نئے اشاعتی ادارہ، ادارۃ المصنفین کا قیام عمل میں آیا جس نے تفسیر، حدیث، تاریخ احمدیت اور دیگر علوم پر مشتمل بیش بہا لٹریچر شائع کیا۔ یتیموں اور مسکینوں کے لئے دارالاقامہ بھی انہی ایام کی یادگار ہے اسی طرح بیت النور مری روڈ کی شاندار عمارت پایہ تکمیل پہنچی جس سے جماعت احمدیہ راولپنڈی کی دینی مساعی اور تربیتی اور تنظیمی سرگرمیاں ایک نئے سنگ میل میں داخل ہوگئیں۔ ؎

ہم کو مٹا سکے یہ زمانے میں دم نہیں
ہم سے زمانہ خود ہے زمانے سے ہم نہیں

(جگر مرادآبادی)

بیرونی ممالک میں برق رفتار پیش قدمی

اب آیئے نقشہ عالم میں رونما ہونے والے تغیرات کا جائزہ لیں۔ 1954ء سے نومبر 1965ء تک سوئٹزرلینڈ، لائبیریا، فلپائن اور آئیوری کوسٹ میں جماعت احمدیہ کے نئے مشن قائم ہوئے۔ مالٹا کے ایک انجینئر دوست نے داخل احمدیت ہونے کے بعد اس علاقہ میں سلسلہ احمدیہ کا جھنڈا گاڑ دیا۔ دنیا بھر میں اشاعتی لٹریچر میں زبردست اضافہ ہوا۔ چنانچہ اس دوران قرآن مجید کے مقبول جرمن ترجمہ کا دوسرا ایڈیشن منظر عام پر آیا۔ ڈینش ترجمہ قرآن کا حصہ اول شائع ہوا۔ کیکمہ اور لوئین زبانوں میں تراجم قرآن کا مسودہ پایہ تکمیل کو پہنچا۔

علاوہ ازیں حضرت مصلح موعود کی الہامی تحریک، تحریک جدید کے ایثار پیشہ اور سرتا اخلاص مبشرین کی شب و روز کوششوں سے برما، لائبیریا، فلپائن، ہمبرگ، دارالسلام (تنزانیہ، کمپالا، جنجہ، یوگنڈا) ٹانگانیکا، سیرالیون، اکرا (غانا)، رنگون برما اور فجی میں بیوت الذکر اور مشن ہاؤسز کی تعمیر ہوئی اس طرح دنیا بھر میں تیرہ مراکز توحید کا غیر معمولی اضافہ ہوا جو اس زمانہ کے حالات کے اعتبار سے ایک مذہبی ریکارڈ ہے۔

؎

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

خلاصۂ معروضات

الختصر سیدنا حضرت سیدنا محمود المصلح الموعود کی مبارک مصلحانہ زندگی کا یہ آخری دور بھی ایک شجرہ طیبہ کی طرح ہزاروں، لاکھوں بلکہ کروڑوں شیریں پھلوں اور حسین و دلآویز پھولوں سے لدا ہوا ہے جس کا ایک ایک لمحہ رب کعبہ اور خدائے واحد و یگانہ کے بے پایاں سایہ رحمت کا ناقابل تردید اور دستاویزی ثبوت ہے۔

میرے مقدس آقا سیدنا حضرت محمود ابھی مسند خلافت پر بھی رونق افروز نہیں ہوئے تھے کہ آپ نے القاء ربانی سے 27 راگست 1913ء کو عارفانہ اور متوکلانہ شان کے ساتھ یہ پیشگوئی فرمادی تھی کہ ؎

حملہ کرتا ہے اگر دشمن تو کرنے دو اسے
وہ ہے اغیاروں میں میں اس یار کے یاروں میں ہوں
جانتا ہے کس پہ تیرا وار پڑتا ہے عدو
کیا تجھے معلوم ہے کس کے جگر پاروں میں ہوں

حضرت مصلح موعود کی پُرشوکت پیشگوئی

قاتلانہ حملہ کے بعد حضرت مصلح موعود نے جلسہ سالانہ ربوہ پر اس حادثہ کا وجہ کی تفصیلات پر روشنی ڈالتے ہوئے ارشاد فرمایا:

دشمن نے اپنی طرف سے تو گویا مجھے ختم ہی کر دیا تھا لیکن کہتے ہیں جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل اور رحم کے ساتھ دشمن کے ارادوں کو ناکام کر دیا۔

بہرحال ایک بلا آئی اور چلی گئی۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہمیں اس سے محفوظ رکھا۔ مگر میں اس موقعہ پر یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ جو بھی واقع ہوا۔ حملہ کرنے والے کی نیت بہرحال مجھے مارنے کی اور نہ صرف مجھے مارنے کی بلکہ احمدیت کو مارنے کی تھی اور یہ میرا مذہبی فرض ہے کہ اس موقعہ پر میں یہ دنیا کو بتادوں کہ احمدیت کا میری زندگی پر انحصار نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ احمدیہ آئے اور فوت ہوگئے دشمن نے سمجھا کہ اب احمدیت ختم ہوگئی۔ لیکن اس کا یہ خیال غلط نکلا اور احمدیت قائم رہی اور ترقی کرتی چلی گئی۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا زمانہ آیا اور لوگوں نے سمجھا کہ احمدیت حضرت خلیفہ اول کی وجہ سے قائم ہے لیکن آپ بھی وفات پاگئے اور سلسلہ پھر بھی ترقی کرتا چلا گیا پھر سلسلے کی باگ ڈور اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھ میں دی۔ دشمن نے گمان کیا کہ بھلا یہ بچہ کیا کرسکے گا۔ آج نہیں تو کل یہ جماعت تباہ ہوجائے گی۔ **لیکن وہ بچہ آج بوڑھا ہو رہا ہے مگر احمدیت کا قدم جوانی کی طرف گامزن ہے۔ پس احمدیت کی ترقی کا تعلق یا انحصار کسی انسان پر نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا لگایا ہوا پودا ہے۔**

باقی صفحہ 8 پر

سیدنا حضرت مصلح موعود کا عظیم الشان اور تاریخی کارنامہ

ربوہ کا قیام، ابتدائی حالات، خیمہ جات اور کچی عمارات کے ذریعہ آبادی کا آغاز

خدا تعالیٰ اس مرکز کو حق وصداقت اور روحانیت کی بلندیوں تک پہنچنے کا ذریعہ بنائے (حضرت مصلح موعود)

مکرم فخر الحق شمس صاحب

مرکز احمدیت ربوہ کی ایک ہزار سے زائد ایکڑ پر مشتمل سرزمین سے ہی نامور عرب جرنیل محمد بن قاسم نے سندھ اور ملتان کی فتح کے بعد اپنے لشکر جرار سمیت دریائے چناب کو عبور کیا اور کشمیر کی طرف پیش قدمی کی تھی۔ اس موقع پر عرب فوج اور چنیوٹ کے ہندو راجہ کی خون ریز جنگ ہوئی اور چنیوٹ کو فتح کرتے ہوئے تقریباً سو مجاہدوں نے جام شہادت نوش کیا۔ چنانچہ آج تک اس سرزمین میں شہیدوں کا قبرستان موجود ہے۔

پہلے قافلے کی آمد

اللہ تعالیٰ نے چنیوٹ شہر اور دریائے چناب کے غربی کنارے پر موجود اسی بے آب وگیاہ علاقے کو تقسیم پاکستان کے بعد نئے مرکز ربوہ کی آبادی کے لئے چن لیا اور حضرت مصلح موعود کی اولوالعزم قیادت میں یہاں آبادی کا کام شروع ہوا۔ چنانچہ 19 ستمبر 1948ء کو لاہور سے ربوہ میں خیموں اور چھولداریوں کو نصب کرانے اور دیگر ضروری انتظامات کرنے اور بعد از اس وادی غیر ذی زرع میں مقیم رہنے کے لئے دو قافلے روانہ کئے گئے۔ پہلا قافلہ جو چوہدری عبدالسلام صاحب اختر ایم اے نائب ناظر تعلیم وتربیت اور مولوی محمد صدیق صاحب واقف زندگی کے علاوہ ایک مددگار کارکن، ایک ڈرائیور اور دو مزدوروں پر مشتمل تھا لاہور سے قریباً ایک بجے روانہ ہوا اور سات بجے شام کے قریب ربوہ کی مقدس سرزمین میں پہنچا اور پہلا خیمہ بغیر مزدوروں کی مدد کے چوہدری عبدالسلام اختر صاحب اور مولوی محمد صدیق صاحب نے اپنے ہاتھ سے لگایا۔ مغرب وعشاء کی نمازیں ادا کیں۔ تقریباً نصف شب گزرنے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کی طرف سے احمد نگر سے کچھ چپاتیاں اور دال آ گئی اور اس وقت جو دال روٹی نے ربوہ کے ان پہلے مکینوں کو لطف دیا وہ زندگی کے قیمتی اور پُر لطف لمحات میں بھی کم محسوس ہوتا ہے۔

افتتاح کی تیاریاں

19 ستمبر کو ہی لاہور سے ربوہ کے لئے دوسرا قافلہ اپنے امیر چوہدری ظہور احمد صاحب کی قیادت میں 5 بجے شام روانہ ہوا۔ رات گیارہ بجے کے قریب چنیوٹ پہنچا اور رات سڑک پر گزارنے کے بعد دوسرے دن ساڑھے آٹھ بجے صبح وارد ربوہ ہوا۔ یہ قافلہ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے 34 کارکنوں پر مشتمل تھا۔ 20،19 ستمبر کو لاہور سے آنے والے مرکزی کارکنوں نے مل کر اس مقام پر ایک وسیع وعریض شامیانہ نصب کر دیا جو افتتاح کے لئے مخصوص کیا گیا تھا اور جہاں حضرت مصلح موعود نے نماز پڑھانا تھی علاوہ ازیں چھ رہائشی خیمے بھی لگا دیئے گئے۔

حضرت مصلح موعود کی آمد

مورخہ 2 ستمبر کو حضرت مصلح موعود بذریعہ موٹر لاہور سے صبح 9 بجکر 20 منٹ پر روانہ ہو کر ایک بجکر 20 منٹ پر ربوہ کی سرزمین میں رونق افروز ہوئے۔ حضور کے ہمراہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور بعض دوسرے بزرگان بھی تھے۔ حضرت مصلح موعود نے اس یادگار سفر کے لئے لائکپور (فیصل آباد) کا راستہ اختیار فرمایا۔ کیونکہ شیخوپورہ کا کچھ حصہ زیر آب تھا۔ حضور کی آمد سے قبل چنیوٹ، احمد نگر اور لالیاں کے علاوہ سرگودھا، لاہور، قصور، سیالکوٹ، لائکپور، گجرات، گوجرانوالہ، جہلم اور بعض دوسرے اضلاع کے احمدی دوست بھی اس بابرکت تقریب میں شمولیت کے لئے پہنچے ہوئے تھے۔ نماز ظہر ڈیڑھ بجے شروع ہوئی جس میں تقریباً اڑھائی سو احباب شریک ہوئے۔ یہ پہلی باجماعت نماز تھی جو حضرت مصلح موعود کی اقتداء میں اس سرزمین پر پڑھی گئی۔ نماز ظہر سے فراغت کے بعد ربوہ کی افتتاحی تقریب کا دوسرا پروگرام حضرت مصلح موعود کے خطاب سے شروع ہوا۔ حضور نے تشہد، تعوذ کے بعد حضرت ابراہیمؑ کی وہ دعائیں پڑھیں جو آپ نے مکہ مکرمہ کو بساتے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور کی تھیں۔ اس کے بعد حضور نے بصیرت افروز اور پُر معارف علوم پر مشتمل ایک لمبا خطاب فرمایا۔ اس نہایت درجہ مؤثر اور درد سے بھرے خطاب کے بعد حضرت مصلح موعود نے حاضرین کے ساتھ مل کر لمبی دعا کی۔

خاص یادگاری موقع

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے الفضل 22 ستمبر 1948ء میں شائع ہونے والے اپنے ایک مضمون میں رقم فرمایا سلسلہ کی تاریخ میں یہ ایک خاص یادگاری موقع تھا جس میں دو قسم کے بظاہر متضاد لیکن حقیقتاً ایک ہی منبع سے تعلق رکھنے والے جذبات کا ہجوم تھا۔ ایک طرف نئے مرکز کے قیام کی خوشی تھی کہ خدا ہمیں اس کے ذریعہ سے پھر مرکزیت کا ماحول عطا کرے گا اور ہم ایک جگہ اکٹھے ہو کر اپنی تنظیم کے ماحول میں زندگی گزار سکیں گے اور دوسری طرف اس وقت قادیان کی یاد بھی اپنے تلخ ترین احساسات کے ساتھ دلوں میں جوش مار رہی تھی اور نئے مرکز کی خوشی کے ساتھ ساتھ ہر زبان اس ذکر کے ساتھ تازہ اور ہر آنکھ اس دعا کے ساتھ پُرنم تھی کہ خدا ہمیں جلد تر اپنے دائمی اور عالمگیر مرکز میں واپس لے جائے۔

قربانی اور ربوہ میں پہلی بیعت

دعا کے بعد حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ اب اس رقبہ کے چاروں کونوں میں قربانیاں کی جائیں گی اور ایک قربانی اس رقبہ کے وسط میں کی جائے گی۔ اس کے بعد حضور اس رقبہ کے وسط میں تشریف لے گئے اور مسنون دعاؤں کے ساتھ ایک بکرا اپنے دست مبارک سے ذبح فرمایا بعدہٗ چاروں کونوں پر قربانیاں کی گئیں۔ قربانیوں کے بعد ایک ترک نوجوان محمد افضل صاحب نے حضرت مصلح موعود کے مبارک ہاتھ پر بیعت کی اور یہ خوش قسمت نوجوان نئے مرکز کا پہلا پھل قرار دیا گیا۔

ربوہ کے معانی

حضور نے اس موقع پر یہ بھی اعلان فرمایا کہ نئے مرکز کا نام ربوہ تجویز کیا گیا ہے جس کے معنے بلند مقام یا پہاڑی مقام کے ہیں۔ یہ نام اس نیک فال کے طور پر تجویز کیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ اس مرکز کو حق وصداقت اور روحانیت کی بلندیوں تک پہنچنے کا ذریعہ بنائے اور وہ خدائی نور کا ایک ایسا بلند مینار ثابت ہو جسے دیکھ کر لوگ اپنے خدا کی طرف راہ پائیں۔ اس کے علاوہ ظاہری لحاظ سے بھی یہ جگہ ایک ربوہ کا حکم رکھتی ہے۔ کیونکہ وہ اردگرد کے علاقہ سے اونچی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ بعض چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں بھی ہیں۔ گویا ایک پہلو میں چناب کا دریا ہے جو پانی یعنی ذریعہ حیات کا منظر پیش کرتا ہے اور دوسرے پہلو میں بعض پہاڑیاں ہیں جو بلندی کی علامت کی علمبردار ہیں۔

نماز عصر، طعام اور روانگی

قربانی اور بیعت کے بعد حضور نے تھوڑے سے وقفہ سے اسی مقام پر جہاں شامیانے کے نیچے نماز ظہر ادا کی گئی تھی۔ عصر کی نماز بھی پڑھائی جس میں علاوہ چھ سو مردوں کے بعض مستورات بھی پردہ کے پیچھے نماز میں شریک ہوئیں۔

نماز عصر کے بعد حضرت مصلح موعود نے دعوت طعام میں شرکت فرمائی اور پھر چار بجکر چالیس منٹ پر واپس لاہور کی طرف روانہ ہو گئے اس طرح نئے مرکز احمدیت کی افتتاحی تقریب جو خدا کی رحمتوں اور برکتوں کا ایک عظیم الشان نشان تھی بخیر وخوبی اختتام کو پہنچی۔

دفاتر کا قیام

ربوہ کے افتتاح کے بعد چوہدری عبدالسلام اختر صاحب منتظم اعلیٰ نے احباب کے مشورے سے اس مقدس مقام کو جہاں حضرت مصلح موعود نے پہلی نماز ادا فرمائی تھی مرکز قرار دے کر اس کے چاروں طرف خیمے اور چھولداریاں نصب کرا دیں جن میں صدر انجمن احمدیہ پاکستان اور تحریک جدید دونوں اداروں کے دفاتر نئے مرکز میں کھل گئے اور بیرونی دنیا سے ان کا سلسلہ مراسلت بھی چنیوٹ کے پتے پر جاری کر دیا گیا۔ 27 ستمبر کو حضرت مصلح موعود کی طرف سے دفتر ڈاک کو بھی ربوہ بھجوانے کی ہدایت دی گئی اور یہ بھی کہ آئندہ خط وکتابت ربوہ کے پتے پر ہو۔ اس طرح جلد ہی اکثر مرکزی

دفاتر نے ربوہ میں کام کرنا شروع کر دیا۔

ربوہ کے پریس میں چرچے

ربوہ کی بے آب و گیاہ زمین جسے جماعت احمدیہ کے اولوالعزم امام اور قائد سیدنا حضرت مصلح موعود ایک شاندار شہر میں بدلنے کا تہیہ کئے ہوئے تھے، اگرچہ ابھی تک خیموں کے ایک مختصر سے کیمپ کا منظر پیش کر رہی تھی مگر خالص الٰہی تصرف کے باعث عام لوگوں کی توجہ اور دلچسپی کا مرکز بنتی جا رہی تھی اور ضرورت تھی کہ پبلک کو اس بستی کے وسیع جماعتی منصوبہ سے متعارف کرایا جائے۔ حضرت مصلح موعود نے اس عظیم مقصد کے پیش نظر 7 نومبر 1948ء کو ربوہ میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ اس پریس کانفرنس میں لاہور کے تمام مشہور و ممتاز اور کثیر الاشاعت اردو و انگریزی اخبارات کے مدیر اور نامہ نگار شامل ہوئے اور نہایت گہرا اثر لے کر گئے۔

حضور کا پریس کانفرنس سے خطاب

حضور نے پریس کے نمائندوں کو خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ اس زمین کو حکومت بالکل ناقابل کاشت قرار دے چکی ہے۔ گرمی کے متعلق ریسرچ والوں کا کہنا ہے کہ یہاں گرمی بہت زیادہ پڑے گی۔ لیکن ہم اس جنگل کو منگل بنانے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں۔ حضور نے ربوہ پر آباد کئے جانے والے شہر کا نقشہ سامنے رکھ کر بتایا کہ اس کی تعمیر امریکی طرز پر ہوگی جس میں ہسپتال، کالج، سکول، ویٹرنری ہسپتال، ریلوے سٹیشن، ڈاکخانہ، واٹر ورکس اور بجلی گھر کے علاوہ صنعتی اداروں کے لئے بھی ایک جگہ چھوڑی گئی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ہم فی الحال پختہ بنیادوں پر کچی دیواریں ہی کھڑی کرنا چاہتے ہیں اور اس پر کم از کم خرچ کا اندازہ 13 لاکھ روپے ہے۔ اس کے بعد جب ہمیں اللہ تعالیٰ پختہ مکانات تعمیر کرنے کا موقع دے گا تو مزید 18,17 لاکھ روپے خرچ ہوگا۔ گویا تیس لاکھ کے قریب رقم تو اس پر سلسلہ ہی کو خرچ کرنی پڑے گی۔ دوسرے لوگ جو اپنے مکانوں پر خرچ کریں گے وہ اس کے علاوہ ہوگا۔ حضور کا خطاب اتنا اثر انگیز اور پُر جذب تھا کہ صحافیوں نے جلی اور شہ سرخیوں سے اس کی مفصل خبر شائع کی اور جماعت احمدیہ اور اس کے امام ہمام کو اس عزم و ہمت پر خراج تحسین ادا کیا۔

پہلا جلسہ سالانہ

ربوہ میں پہلا جلسہ سالانہ 17,16,15/اپریل 1949ء کو منعقد ہوا۔ یہ مثالی جلسہ دنیائے احمدیت میں ایک منفرد و مخصوص تاریخی عظمت و شان رکھتا ہے اور قیامت تک پُرسوز اور پُردرد اجتماعی اور عاجزانہ دعاؤں کی وجہ سے دعاؤں کے جلسہ کے نام سے یاد رہے گا۔

الفضل کا ربوہ نمبر

15/اپریل 1949ء کو ادارہ الفضل نے ایک ربوہ نمبر نکالا جس میں ہجرت اور مرکز ربوہ اور جلسہ سالانہ ربوہ کے متعلق مضامین اور نظمیں شائع کیں۔ ہجرت پاکستان کے بعد روزنامہ الفضل کا یہ پہلا خصوصی شمارہ تھا جو جماعت کی پُرمسرت اور مقدس تقریب افتتاح پر منظر عام پر آیا۔

حضرت مصلح موعود کا مستقل قیام

19 ستمبر 1949ء کو مرکز احمدیت ربوہ ایک نئے اور انقلاب آفریں دور میں داخل ہوا۔ کیونکہ اس روز حضرت مصلح موعود جو اب تک لاہور میں قیام فرما تھے۔ مستقل طور پر ربوہ تشریف لے آئے اور حضور کے انفاس قدسیہ اور روحانی توجہات کی بدولت یہ پاک بستی ایک فعال مرکز کی حیثیت سے جلد جلد ترقی کی منازل طے کرنے لگی۔

(تلخیص از: تاریخ احمدیت جلد 13,12)

بقیہ صفحہ 6

جس نے بہر حال بڑھنا اور ترقی کرنا ہے اور اس کی شاخیں زمین سے آسمان تک پہنچتی چلی جائیں گی۔ (الفضل 2 جنوری 1955ء ص3)

کلمہ اختتام

آخر میں حضرت مصلح موعود ہی کے بابرکت اشعار پر یہ مختصر مقالہ اختتام پذیر ہوگا۔ حضور نے 1924ء کے سفر یورپ کے دوران ایک نظم رقم فرمائی الفضل 11 ستمبر 1924ء میں مندرجہ اشعار اسی پُر معارف کلام سے مستعار لئے گئے ہیں۔

تم مرے قتل کو نکلے تو ہو پر غور کرو
شیشے کے ٹکڑوں کو نسبت بھلا کیا ہیروں سے
مجھ کو حاصل نہ اگر ہوتی خدا کی امداد
کب کے تم چھید چکے ہوتے مجھے تیروں سے
حق تعالیٰ کی حفاظت میں ہوں میں یاد رہے
وہ بچائے گا مجھے سارے خطا گیروں سے

جرمن ہومیو ادویات

مدر ٹنکچرز، پوٹینسیاں، بائیو کیمک ادویات نیز سادہ گولیاں ٹکیاں، شوگر آف ملک مناسب نرخوں پر

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی کالج روڈ ربوہ

فون نمبر: 047-6213156

یومِ مصلحِ موعود

فروری بیس چھیاسی کو بشارت جو ملی
اس کا مقصد جو فرزند ہے ہم مانتے ہیں
یعنی محمود وہ موعود بشیر ثانی
حضرت مہدی کا دلبند ہے ہم مانتے ہیں
واقف راہِ خدا۔ کاشف اسرار ھُدیٰ
ارجمند اور تنومند ہے ہم مانتے ہیں
مظہر حق و علا مہبط انوار سماء
علم قرآں کا جو اخوند ہے ہم مانتے ہیں
جس نے ویرانے میں اک بستی بسائی ہے نئی
وہ یہی اپنا چمن بند ہے ہم مانتے ہیں
ربوہ میں پھول کھلے نخلہ میں پھل اور ملے
پیرو احمد کا برومند ہے ہم مانتے ہیں
کس نے صحرا کو کیا ذات قرار ومعین
یہ ملائک کی شکر خند ہے ہم مانتے ہیں
قادیاں ربوہ کی صورت میں نمودار ہوئی
یہ مسیحائی فرزند ہے ہم مانتے ہیں
روز و شب تذکرہ و فکر جہاد قلمی
ہر مرید اس پہ رضا مند ہے ہم مانتے ہیں
عشر دیتے ہیں بصد شوق رہ مولیٰ
اجر اس بات کا دہٗ چند ہے ہم مانتے ہیں
بعد تحریک کے جس نے دیا ''وقف جدید''
شاہِ تجدید کا دلبند ہے ہم مانتے ہیں
وہ وسیلہ ہے دعاؤں کی قبولیت کا
کون کہتا ہے کہ در بند ہے ہم مانتے ہیں
خانہ آباد رہے دولت و حشمت بھی بڑھے
یہ دعاء دل آنند ہے ہم مانتے ہیں
رقص مستانہ سرو دے پئے جاناں اکملؔ
کہ جو مؤمن ہے وہ خورسند ہے ہم مانتے ہیں

قاضی ظہور الدین اکملؔ

مکرم مبشر احمد ظفر صاحب

حضرت مصلح موعود اور خدمت قرآن کریم

سرچشمہ ہدایت قرآن مجید کے علوم و معارف سے آپ کو حصہ وافر عطا ہوا تھا

مذہبی تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ الٰہی نوشتوں نے یہ منادی کی کہ امام آخرالزماں حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ ایک بلند مقام رکھنے والا فرزند عطا کرے گا، جو آپ کی آسمانی بادشاہت کا وارث ہوگا۔(طالمود باب 5)

جب قدیم نوشتوں کے پورا ہونے کا وقت آن پہنچا تو خداتعالیٰ نے امام آخرالزماں کو ہوشیار پور میں چلہ کرنے کی تحریک فرمائی۔ چنانچہ اس چلہ کے دوران فروری 1886ء آپ کو پسر موعود کی ان الفاظ میں خبر دی گئی۔

’’میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں...... تا دین (حق) کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو...... ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا...... وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا‘‘۔

(اشتہار 20 فروری 1886ء)

ان پیش خبریوں کے عین مطابق حضرت مسیح موعود کے گھر قادیان میں 12 جنوری 1889ء کو وہ موعود فرزند پیدا ہوا اور اس کا نام محمود احمد رکھا گیا۔ اگرچہ محمود احمد کے ذاتی کمالات عظیمہ اور خدمات جلیلہ نے بالفعل گواہی دی کہ یہی وجود ہی پسر موعود ہے۔ تاہم جنوری 1944ء کو لاہور میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا محمود احمد کو رؤیا میں پسر موعود ہونے کا بصراحت انکشاف فرمایا جس کا اعلان آپ نے ہوشیار پور کے جلسہ میں ان الفاظ میں فرمایا ’’خدا نے اس (مسیح موعود) کو ایک نشان دیا کہ...... میں تمہیں ایک خاص بیٹا دوں گا...... کلام الٰہی کے معارف لوگوں کو سمجھائے گا...... دینی و دنیوی علوم اسے عطا کئے جائیں گے۔...... مجھے بتایا گیا ہے کہ اس پیشگوئی (پسر موعود) کا میں ہی مصداق ہوں‘‘۔ (الفضل 24 فروری 1944ء)

پیشگوئی پسر موعود کے مصداق حضرت مرزا محمود احمد صاحب جماعت احمدیہ میں حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود اور فضل عمر کے ناموں سے بھی مشہور و معروف ہیں۔ خاکسار حضرت مصلح موعود کی خدمت قرآن کا بالاختصار تذکرہ کرنا چاہتا ہے۔

خدمت قرآن کے لئے ظاہری دنیوی علوم، دینی مدارس کی اسناد اور صحت و تندرستی جیسے عوامل بہت اہم گردانے جاتے ہیں۔ لیکن حضرت مصلح موعود کے تعلق میں ہمیں ایک اور منفرد عالم نظر آتا ہے، آپ نے کمزوری صحت کی بنا پر تین ماہ میں قرآن کریم اور دو ماہ میں بخاری شریف سن کر سیکھی۔ یوں لگتا ہے تعلیم کا یہ معمولی اہتمام بھی محض رعایت اسباب کے پیش نظر تھا۔

اس تناظر میں حضرت مصلح موعود کی زبان و قلم سے قرآن کریم کے معارف کا خارق عادت طور پر بیان ہونا ایک خاص موہبت الٰہی ہے، جس سے پیشگوئی کے الفاظ ’’تا کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو‘‘ سو فیصد پورے ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔ الغرض آپ کی خدمت قرآن اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ آپ ان پاک مطہر وجودوں میں سے ایک ہیں جنہیں خدا کی طرف سے قرآنی علوم سے بہرہ ور کیا جاتا ہے۔ چنانچہ آپ خود فرماتے ہیں:

’’خدا نے اپنے فضل سے فرشتوں کو میری تعلیم کے لئے بھجوایا اور مجھے قرآن کے مطالب سے آگاہ فرمایا جو کسی انسان کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتے...... خدا نے مجھے علم قرآن بخشا اور اس زمانہ میں اس نے قرآن سکھانے کے لئے مجھے استاد مقرر کیا ہے‘‘۔

(الموعود انوار العلوم جلد 17 ص 211,210)

درس قرآن

قرآن مجید کی عظمت اور اس کی تفسیر و مطالب کو عام کرنے کی جو دھن آپ کو لگی ہوئی تھی وہ آپ کی زندگی کے ہر ہر لمحہ سے عیاں ہوتی ہے۔ آپ نے 1910ء میں تقریباً 20 سال کی عمر میں قرآن کریم کا درس دینا شروع کر دیا تھا۔ سب سے پہلی چیز جس نے لوگوں کی توجہ کو آپ کی طرف کھینچا وہ آپ کا پُرمعارف درس قرآن ہی تھا۔ آپ درس قرآن کے بارہ میں جماعت کو یوں نصیحت فرماتے ہیں:۔

’’پس ضروری ہے کہ ہر جگہ قرآن کریم کا درس جاری کیا جائے ...... تا قرآن کریم کی محبت لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو...... میں سمجھتا ہوں کہ درس کے ذریعہ ہی بہت سے فتن کا آپ ہی آپ ازالہ ہو جائے گا‘‘۔

(سوانح فضل عمر جلد 3 ص 145)

حضور کے ارشاد کی تعمیل میں قریباً ہر جماعت میں درس قرآن کریم جاری ہے۔ خداتعالیٰ کے فضل سے جماعت کے افراد کا علمی معیار اور ذوق دوسروں کی نسبت بہتر ہونے میں اسی مبارک طریق کا بہت بڑا دخل ہے۔

8 راگست 1928ء سے بیت اقصیٰ قادیان میں حضرت مصلح موعود نے ایک خاص درس قرآن کا اہتمام فرمایا، اس درس میں شمولیت کرنے والوں کی قبل از وقت فہرستیں تیار کی جاتیں۔ روزانہ حضور گزشتہ درس کا خود جائزہ لیتے، اس درس میں بیرونی جماعتوں کے افراد بھی شامل ہوتے۔ درس کے اختتام پر دارمسیح موعود میں آپ نے شرکاء کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب بصورت دعوت طعام منعقد کروائی، نیز اپنے دست مبارک سے درس کے امتحانات میں اعلیٰ پوزیشن لینے والوں کو انعامات عطا فرمائے۔

(سوانح فضل عمر جلد 3 ص 147-149)

حضرت مصلح موعود کے ہزاروں خطبات جمعہ و عیدین، جلسہ ہائے سالانہ اور اجتماعات کے خطابات، مختلف تقاریب و مواقع کی ہزاروں پُرمعارف تقاریر و مضامین اور آپ کی مستقل تصانیف قرآن مجید کی تفسیر پر ہی مشتمل ہیں۔ حضرت مصلح موعود کے ذریعہ جو مشن قائم ہوئے وہ بھی دراصل قرآنی تعلیم کے ایسے مراکز ہیں جہاں آپ کے شاگرد آپ کے ہی بیان فرمودہ علوم و معارف سکھانے میں مصروف ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

’’خداتعالیٰ نے مجھ پر قرآنی علوم اتنی کثرت کے ساتھ کھولے کہ اب قیامت تک (-) اس بات پر مجبور ہے کہ میری کتابوں کو پڑھے اور ان سے فائدہ اٹھائے ...... اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعے سے ہی قرآن کے معارف کھولے جن کو آج دوست دشمن سب نقل کر رہے ہیں‘‘۔

(خلافت راشدہ انوار العلوم جلد 15 ص 254-256)

فضائل القرآن

1928ء کے جلسہ سالانہ پر حضرت مصلح موعود نے فضائل قرآن کے عنوان پر ایک بلند پایہ علمی سلسلہ تقاریر شروع کیا۔ اپنی ان 6 تقاریر میں حضور نے قرآن کریم کے انوار و محاسن مختلف پہلوؤں سے بیان فرمائے۔ ان تقاریر کے ذریعہ آپ نے خدمت قرآن کی ایک ایسی پنیری بوئی جس کے شاندار لہلہاتے کھیت ہمیں تفسیر قرآن، دیباچہ تفسیر القرآن، انگریزی ترجمہ قرآن و تفسیر صغیر کی شکل میں ملے۔

تفسیر کبیر

حضرت مصلح موعود کی تفسیر کبیر دیگر تمام تفاسیر میں ایک نمایاں اور اعلیٰ مقام رکھتی ہے۔ اس تفسیر کو خلافت رابعہ کے مبارک دور میں ایک ہی سائز کی دس جلدوں میں شائع کیا گیا۔ 1940ء میں سب سے پہلے سورۃ یونس تا کہف کی تفسیر منظر عام پر آئی۔ اس کے بعد قرآن کے آخری پارہ کی تفسیر 1945ء میں طبع ہوئی، بعدازاں 1948ء میں سورۃ فاتحہ کی تفسیر شائع ہوئی۔ ذیل میں تفسیر کبیر کا جلد وائز جدول دیا جاتا ہے۔

جلد نمبر	سورۃ کے نام	سن اشاعت	تعداد صفحات
اول	سورۃ فاتحہ و سورۃ بقرہ 9 رکوع	1948ء	548
دوم	سورۃ بقرہ 10 تا آخری رکوع	1962ء	660
سوم	سورۃ یونس تا ابراہیم	1940ء	496
چہارم	سورۃ حجر تا کہف	1940ء	511
پنجم	سورۃ مریم تا انبیاء	1958ء	579
ششم	سورۃ حج تا فرقان	1957ء	602
ہفتم	سورۃ شعراء تا عنکبوت	1960ء	700
ہشتم	سورۃ النباء تا البلد	1945ء	628
نہم	سورۃ الشمس تا الھمزہ	1946ء	590
دہم	سورۃ الفیل تا الناس	1946ء	590
			5907

حضرت مصلح موعود کی تفسیر کبیر کا بڑا حصہ حضور کے ان درسوں کا مجموعہ ہے۔ جو آپ نے قادیان ڈلہوزی، ربوہ اور کوئٹہ میں دیئے۔ لیکن بعض تفسیری جلدوں میں حضور کے ان معارف کو بھی شامل کر لیا گیا ہے جو آپ نے تقاریر، خطبات اور تصانیف میں بیان فرمائے ہیں۔ (پیش لفظ تفسیر کبیر جلد 2)

تفسیر کبیر کی خوبیاں

اس تفسیر میں آیات اور سورتوں کے باہم تعلق اور ترتیب کے حسن کو نمایاں کیا گیا ہے۔

قرآن کریم کی عصر حاضر سے متعلق پیشگوئیوں کو بیان کرنے میں یہ تفسیر بے نظیر ہے۔

قرآن مجید کے مشکل مقامات اور مضامین کی تفسیر پڑھ کر علم و معرفت کا ایک اور ہی عالم نظر آتا ہے۔

اس تفسیر کی اہمیت و افادیت کا اندازہ لگانے کے لئے چند عناوین درج کئے جاتے ہیں۔

من و سلویٰ، عرش الٰہی، اصحاب کہف اور ذوالقرنین کے متعلق تحقیق، فلسفہ حلت و حرمت، قرآنی قسموں، تمثیلات، مقطعات اور استعارات کی پُرحکمت تشریح، جن و انس کی حقیقت، مسئلہ ارتقاء، ضرورت قرآن، حفاظت قرآن اور تدوین قرآن وغیرہ وغیرہ۔

بہار جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے

حضرت مصلح موعود نے اس تفسیر کی اشاعت میں نہ صرف گرانقدر مالی اعانت فرمائی بلکہ اپنے مطالعہ کے لئے تفسیر بلا معاوضہ لینے کی بجائے آپ نے خود خرید فرمائی۔ ارض پاک و ہند کے معروف نقاد، ممتاز صحافیوں اور اہل علم حضرات نے

اس تفسیر کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ الغرض اس تفسیر کبیر نے قرآن کتاب مکنون کو کتاب مبین کی صورت میں پیش کیا ہے۔ ؎

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

دیباچہ تفسیر القرآن

حضرت مصلح موعود کی خدمت قرآن کی ایک اور اہم کڑی دیباچہ تفسیر القرآن ہے۔ یہ مفید کتاب سوا تین سو سے زائد صفحات پر مشتمل ہے، جو ضرورت مذہب کے سوال کا دلچسپ اور مکمل جواب پیش کرتی ہے۔ اس کتاب میں قرآن کریم کی فضیلت اور رسول کریم ﷺ کی صداقت مختلف پہلوؤں سے ثابت کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں اس میں متعدد اہم قرآنی مضامین کا احاطہ کیا گیا ہے۔

انگریزی ترجمہ قرآن اور تفسیر

حضرت مصلح موعود نے خدمت قرآن کے دائرہ کو وسیع کرنے اور دنیا کو قرآنی حسن و جمال سے آشنا کرنے کے لئے انگریزی ترجمہ کی اشد ضرورت محسوس کی۔ آپ نے اپنی نگرانی میں اس اہم کام کے لئے حضرت مولوی شیر علی صاحب کو مقرر فرمایا اور ان کی معاونت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور ملک غلام فرید صاحب نے کی۔ یہ ترجمہ اور تفسیر 3 جلدوں میں شائع ہوئی۔ اس ترجمہ سے اپنوں کی تربیت اور غیروں کو دعوت قرآن دینے کے کام کو بہت پیش رفت حاصل ہوئی ہے۔ اس ترجمہ کی صحت اور زبان کی عمدگی کا اعتراف اپنوں اور غیروں نے نہایت عمدہ پیرایہ میں کیا ہے۔ عرب پریس نے لکھا ”اس انگریزی ترجمہ قرآن وتفسیر میں اس امر کا پورا التزام کیا گیا ہے کہ مستشرقین کے اعتراضات کا مدلل اور مسکت جواب دیا جائے۔ حضرت مصلح موعود کے دور خلافت میں کل سترہ (17) زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ ہوا۔

تفسیر صغیر اور اس کی خوبیاں

حضرت مصلح موعود نے بشدت محسوس کیا کہ اب اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ قرآن کے عشاق کو قرآن کریم کا بامحاورہ سلیس اردو ترجمہ مہیا کیا جائے۔ چنانچہ آپ نے کمزوری صحت کے باوجود اس انتہائی مشکل مگر ضروری کام کا خود بیڑا اٹھایا اور بنی نوع انسان کو تفسیر صغیر جیسی عظیم نعمت عطا کر کے ان کی علمی تشنگی بجھانے کا سامان کر دیا۔ اگرچہ تفسیر صغیر سے پہلے کے عام مروجہ اردو تراجم نے قرآنی معارف عام کر کے ایک بہت بڑی خدمت سرانجام دی، مگر زمانے کے تقاضوں، غیروں کے اعتراضات اور اردو زبان کی ترویج و ترقی کے باعث یہ ضروری ہو گیا تھا کہ عام فہم زبان میں قرآنی روح وفلسفہ کے مطابق ترجمہ کیا جائے۔

اس ترجمہ کی بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ عربی زبان کی باریکیوں اور قواعد کو مدنظر رکھ کر ترجمہ کیا گیا۔ الفاظ کے صحیح انتخاب کی بناء پر ترجمہ کے سمجھنے میں دقت نہیں ہوتی۔ صحیح ترجمہ نے معترضین کے شک وشبہ کی بنیاد ہی ختم کر دی ہے۔

خدمت قرآن کی غیر معمولی تڑپ

حضرت مصلح موعود کے وجود کے اندر قرآنی علوم کو عام کرنے کی جو تڑپ اور دھن پائی جاتی تھی اس کا اندازہ آپ کے ان الفاظ سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ ”ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ دیوانہ وار نکلیں اور دنیا کو قرآن سے بہرہ ور کرنے کی کوشش کریں...... آج دنیا قسم قسم کی بدیوں میں مبتلا ہے...... مگر اس میں بھی کیا شبہ ہے کہ سوائے قرآن کے ان تمام کا علاج بھی کوئی نہیں“۔

(سوانح فضل عمر جلد 3 ص 144)

آپ یقین محکم اور تحدی کے ساتھ اعلان فرماتے ہیں:۔

”جو شخص (-) کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے لگے گا اسے میرا خوشہ چین ہونا پڑے گا اور وہ میرے احسان سے کبھی باہر نہیں جا سکے گا...... مجھے یہ لوگ خواہ کچھ کہیں ان کے دامن میں اگر قرآن کے علوم پڑیں گے تو میرے ذریعہ سے ہی“۔

(خلافت راشدہ ص 256)

زبردست خراج تحسین

خدمت قرآن کے موضوع پر مولانا ظفر علی خاں صاحب نے حضرت مصلح موعود کے حریفوں کو للکارتے ہوئے جو بیان دیا وہ ناقابل فراموش ہے۔ لکھتے ہیں:۔

”کان کھول کر سن لو! تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے پاس قرآن ہے، قرآن کا علم ہے...... مرزا محمود کے پاس (-) ہیں، مختلف علوم کے ماہر ہیں، دنیا کے ہر ملک میں اس نے جھنڈا گاڑ رکھا ہے“۔ (خوفناک سازش ص 196)

بطحا کی وادیوں سے جو نکلا تھا آفتاب
بڑھتا رہے وہ نور نبوت خدا کرے
اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

ہر علاج ناکام ہو تو بفضل اللہ تعالیٰ
HOLISMOPATHY
سے شفاء ممکن ہے۔ علاج/تعلیم کیلئے
بانی ہومیو ڈاکٹر سجاد
0334-6372030
047-6214226

نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
گوندل بینکویٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ایئر کنڈیشننگ
(بکنگ جاری ہے)
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258

LEARN German LANGUAGE
By German Lady Teacher
صرف خواتین کے لیے
Contact#: 0302-7681425 & 047-6211298

خورشید گارمنٹس
سکول یونیفارم۔ بچگانہ گارمنٹس لیڈیز اینڈ جینٹس جرسی سویٹر، نیز ہوزری کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ فون 047-6213001
پروپرائٹر: فضل محمد فاتح

ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوائیں
مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ وجگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔
بفضلہ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پا چکے ہیں۔
تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 54 سال
اطباء وسٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں
حکیم شیخ بشیر احمد
ایم اے، فاضل طب والجراحت
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382
ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com
مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

موٹاپے کا علاج
ایک ایسی دوا جس کے چھ ماہ تک استعمال سے وزن 40 پونڈ تک یقیناً کم ہو جاتا ہے
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

نورتن جیولرز ربوہ
فون گھر 6214214
دکان 6216216
047-6211971

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
علی تکہ شاپ
کالج روڈ ربوہ
Mob:03317724039
PH:6212041,6212941

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔ وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسہ یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

عوامی بلڈنگ میٹریل سٹور
ہمارے ہاں گاڈر، ٹی آر، سریا، سیمنٹ اور بلڈنگ میٹریل کی تمام اشیاء موجود ہیں
لنک ساہیوال روڈ دارالبرکات ربوہ
پروپرائیٹر: بشارت احمد
فون: 047-6212983 موبائل 0300-4313469

GALAXY TRAVEL SERVICES
(PVT)Ltd. Govt, Licence No 207
Caters for all your travel needs. Highly trained staff equipped with most modern computer reservation system ready to serve you. do call us.
IATA
TAAP TRAVEL AGENTS ASSOCIATION OF PAKISTAN
042-35774835-36-37
Fax:042-35774838
Suit # 20 1st Floor Al-hafeez view
Sir syed Road Gulberg III Lahore
E-mail: galaexy @brain.net.pk,galaxylahore@gmail.com

”فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے..... علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا“

اھم کتب

تفسیر کبیر، تفسیر صغیر، دیباچہ تفسیر القرآن، سیر روحانی، دعوۃ الامیر، تقدیر الٰہی، ملائکۃ اللہ، ہستی باری تعالیٰ، اسلام کا اقتصادی نظام، نظام نو، سیرۃ النبی ﷺ، مجموعہ ارشادات، مشعل راہ، کلام محمود، خطبات محمود، مجموعہ تصنیفات انوار العلوم

معروف تحریکات

حفظ قرآن کی تحریک (مئی 1922ء)

شدھی کے خلاف جہاد کی تحریک (7 مارچ 1923ء)

چندہ خاص کی تحریک (10 فروری 1925ء)

لاوارث بچوں اور عورتوں کی خبرگیری کی تحریک (جولائی 1928ء)

گھروں میں درس جاری کرنے کی تحریک۔ تعلیم نسواں کی خاص تحریک (دسمبر 1928ء)

ماہرین علوم پیدا کرنے کی تحریک (1944ء)

اتحاد بین المسلمین کی تحریک (1931ء)

حضرت مسیح موعود کی طرز تحریر اختیار کرنے کی تحریک (1931ء)

صنعت و حرفت کی طرف توجہ کی تحریک (1931ء)

قادیان میں مکان بنانے کی تحریک (دسمبر 1931ء)

مسلم کانفرنس کے قیام کی تحریک (1931ء)

5 فروری اہل کشمیر کیلئے مالی و جانی قربانیوں کی پرزور تحریک (1931ء)

احمدیوں کی تربیت کیلئے تحریک سالکین (4 جنوری 1934ء)

اردو سیکھنے کیلئے حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھنے کی تحریک (1933ء)

تعلیم الاسلام کالج کیلئے ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی تحریک (مارچ 1944ء)

مقامات مقدسہ کی حفاظت کیلئے دعا کی تحریک (26 جنوری 1942ء)

رفقاء حضرت مسیح موعود کو اشاعت احمدیت میں سرگرم ہونے کی تحریک (29 مارچ 1940ء)

تحریک مصالحت (8 جنوری 1932ء)

روایات رفقاء بانی سلسلہ احمدیہ محفوظ کرنے کی تحریک (نومبر 1937ء)

ہندوستان میں دعوت الی اللہ کی خاص تحریک (6 اکتوبر 1942ء)

مستقل وقف کی تحریک (دسمبر 1937ء)

دفاع وطن کی تیاری کی پرزور تحریک (1950ء)

انڈونیشیا، ابے سینیا اور سعودی حکومت سے سفارتی تعلقات قائم کرنے کی تحریک (1947ء)

عالم اسلام کو دعوت اتحاد (1952ء)

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی کی پیدائش عظیم الشان پیشگوئی مصلح موعود (20 فروری 1886ء) کے مطابق 12 جنوری 1889ء کو قادیان میں ہوئی۔ قرآن کریم ختم کرنے پر آمین کی مبارک تقریب 7 جون 1897ء کو ہوئی۔ تعلیم الاسلام سکول میں داخلہ 1898ء میں ہوا اسی سال حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر بیعت کی۔ انجمن تشحیذ الاذہان کی بنیاد 1900ء میں رکھی۔ پہلی شادی (حضرت امّ ناصر کے ساتھ) 1903ء میں ہوئی۔ میٹرک کے امتحان میں شرکت 18 جنوری 1905ء۔ مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ کے ممبر جنوری 1906ء میں بنے۔ رسالہ تشحیذ الاذہان کا اجراء مارچ 1906ء میں فرمایا۔ جلسہ سالانہ پر پہلی تقریر 1906ء میں فرمائی۔ 14 مارچ 1914ء کو خلافت کے منصب پر فائز ہونے کے بعد درس القرآن کا آغاز 17 مارچ 1914ء کو فرمایا۔

قرآن کریم کے پہلے پارہ کے انگریزی ترجمہ کی اشاعت 1916ء میں ہوئی۔

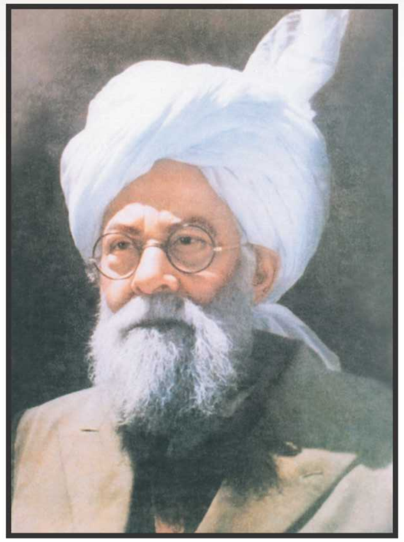

لخت جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا
دن ہوں مرادوں والے پُر نور ہو سویرا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

نظارتوں کا قیام 1919ء میں فرمایا۔ پہلی باقاعدہ مجلس شوریٰ 1922ء میں ہوئی۔ بیت اقصیٰ قادیان کی توسیع 1923ء میں کروائی گئی۔ پہلا سفر یورپ اور لندن میں بیت الفضل کی بنیاد 19۔اکتوبر 1924ء کو رکھی۔ محکمہ قضاء کا اجراء 1925ء میں فرمایا۔ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا قیام اور اس کی صدارت 1931ء میں فرمائی۔ 23 نومبر 1934ء کو تحریک جدید کا اجراء فرمایا۔ خلافت ثانیہ کی سلور جوبلی کی عظیم الشان تقریب 1939ء میں ہوئی۔ تفسیر کبیر کی پہلی جلد 1940ء میں منظر عام پر آئی۔ 1944ء میں مصلح موعود کا دعویٰ اور ہوشیارپور، لدھیانہ اور دہلی کا سفر فرمایا۔ دنیا کی آٹھ مشہور زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کی تکمیل کا اعلان 1946ء میں فرمایا۔ قادیان سے ہجرت 1947ء۔ نئے مرکز سلسلہ ربوہ کی بنیاد 1948ء میں رکھی۔ قرآن کریم کی ڈچ زبان میں اشاعت 1954ء میں ہوئی۔ تفسیر صغیر کی اشاعت 1957ء میں ہوئی۔ پیشگوئی مصلح موعود کی تمام علامتوں کے پورا ہونے اور شجر احمدیت کو اپنی آنکھوں کے سامنے پھلتا پھولتا دیکھنے کے بعد محبوب حقیقی کی طرف 8 نومبر 1965ء کو رحلت فرما گئے۔

نظارتوں اور ذیلی تنظیموں کا قیام

انجمن میں نظارتوں کا قیام (1919ء)

احمدیہ دارالقضاء کا قیام (1925ء)

لجنہ اماء اللہ کا قیام (25 دسمبر 1922ء)

انصار اللہ کا قیام (26 جولائی 1940ء)

ناصرات الاحمدیہ کا قیام (فروری 1939ء)

نصرت گرلز ہائی سکول (1928ء)

خدام الاحمدیہ کا قیام (31 جنوری 1938ء)

تعلیم الاسلام کالج کا قیام (1944ء)

مرکز سلسلہ ربوہ کا قیام (1948ء)

قرآن کا اردو ترجمہ سیکھنے کی پرزور تحریک (29 جولائی 1949ء)

ہندوستان میں سات مراکز اشاعت حق کی تحریک (جولائی 1944ء)

قوم کی بے لوث خدمات بجالانے کی تلقین (فروری 1952ء)

تحریک حج (یکم ستمبر 1952ء)

خدمت پاکستان کی خصوصی تحریک (1952)

سات روزے رکھنے کی تحریک (1953ء)

سچائی اختیار کرنے کی تحریک (1953ء)

تحریک جدید میں شمولیت کی خاص تحریک (دسمبر 1953ء)

پاکستان کیلئے دعا کی تحریک (22 اکتوبر 1954ء)

فارغ التحصیل شاہدین کیلئے نئی سکیم (28 جنوری 1955ء)

جماعت میں اعلیٰ تعلیم کی توسیع کے لئے سکیم (19 اکتوبر 1945ء)

صدر انجمن احمدیہ کیلئے واقفین کی تحریک (8 فروری 1955ء)

مشہور زبانوں میں تراجم قرآن اور لٹریچر کی تحریک (20 اکتوبر 1944ء)

حضرت بانی سلسلہ کے مقدس تبرکات کی حفاظت کی تحریک (1956ء)

محاسبہ نفس کی دعوت (جنوری 1952ء)

قادیان کیلئے تحریک وقف زندگی (مارچ 1956ء)

وقف جائیداد کی تحریک (10 مارچ 1944ء)

صد سالہ جوبلی منانے کی تحریک (10 جنوری 1958ء)

خاندانی وقف کی تحریک (1945ء)

سینما بینی کے خلاف مؤثر آواز (29 اگست 1958ء)

کمیونسٹ تحریک کا مطالعہ کرنے کی تحریک (21 دسمبر 1944ء)

احمدی مہاجرین کیلئے کمبلوں، لحافوں اور توشکوں کی تحریک (1947ء)

ذکر الٰہی کی تحریک (12 اکتوبر 1947ء)

احمدیوں کو حفاظتی فنون سیکھنے کی تلقین (اکتوبر 1947ء)

بعض مجالس اور ادارے

ربوہ میں ظلی صدر انجمن احمدیہ و تحریک جدید انجمن کا قیام (11 اکتوبر 1948ء)

مجلس مشاورت کا قیام (1922ء)

بورڈنگ تحریک جدید کا قیام (1935ء)

جامعۃ المبشرین کا قیام (10 دسمبر 1949ء)

خلافت لائبریری کا قیام (مئی 1952ء)

دینیات کلاس کا آغاز

فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ کا قیام (11 مئی 1944ء)

دارالشیوخ کی بنیاد (یکم مئی 1926ء)

افتاء کمیٹی کا قیام (1943ء)

قادیان میں دارالصناعۃ کا قیام

ادارۃ المصنفین کا قیام (1957ء)

تحریک جدید کا اجراء (23 نومبر 1934ء)

وقف زندگی کی وسیع تحریک (24 مارچ 1944ء)

بھوکوں کو کھانا کھلانے کی تحریک (30 مئی 1944ء)

اصلاح نسواں کی الہامی تحریک (مئی 1944ء)

حفاظت مرکز کیلئے مالی قربانیوں روزوں اور دعاؤں کی تحریک (فروری 1947ء)

تحریک وقف تجارت (1945ء)

وقف جدید کا اجراء (1958ء)

وقف زندگی برائے دیہاتی مربیان (1943ء)

خاندان حضرت مسیح موعود کو وقف کی خاص تحریک (مارچ 1944ء)

خواتین کو دعوت الی اللہ فنڈ کی پہلی تحریک (دسمبر 1916ء)

آنریری مربیان کیلئے تحریک (نومبر 1916ء)

تحریک وقف زندگی (7 دسمبر 1917ء)

حضرت خلیفة المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خواہ تم کتنے عقلمند اور مدبر ہو، اپنی تدابیر اور عقلوں پر چل کر دین کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے جب تک تمہاری عقلیں اور تدبیریں خلافت کے ماتحت نہ ہوں۔
(الفضل 4 ستمبر 1937ء)

میرا نام زندہ رہے گا

میں اسی خدا کے فضلوں پر بھروسہ رکھتے ہوئے کہتا ہوں کہ میرا نام دنیا میں ہمیشہ قائم رہے گا اور گو میں مرجاؤں گا مگر میرا نام کبھی نہیں مٹے گا یہ خدا کا فیصلہ ہے جو آسمان پر ہو چکا کہ وہ میرے نام اور میرے کام کو دنیا میں قائم رکھے گا......دنیا کی کسی بڑی سے بڑی طاقت کے بھی اختیار میں نہیں کہ وہ میرا نام (دین) کی تاریخ کے صفحات سے مٹا سکے۔ آج نہیں آج سے چالیس پچاس بلکہ سو سال کے بعد تاریخ اس بات کا فیصلہ کرے گی کہ میں نے جو کچھ کہا وہ صحیح کہا تھا یا غلط میں بے شک اس وقت موجود نہیں ہوں گا مگر جب......احمدیت کی اشاعت کی تاریخ لکھی جائے گی تو (۔) مورخ اس بات پر مجبور ہوگا کہ وہ اس تاریخ میں میرا بھی ذکر کرے۔ (تاریخ احمدیت جلد 4 ص 112)

حضرت مصلح موعود کے ساتھ وابستہ دلنشیں یادیں

مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی نے 1951ء میں میرا وقف قبول فرماتے ہوئے خدمت سلسلہ کا موقع عنایت فرمایا تو اس ذرہ نوازی سے حضور انور کے بعد آنے والے خلفاء کرام کا قرب بھی نصیب ہوتا رہا اور بفضل خدا اب تک یہ سلسلہ جاری ہے۔

پہلی زیارت

قریباً 13 سال کی عمر میں مجھے سیالکوٹ سے قادیان جانے کا موقعہ ملا بروز جمعہ بیت اقصیٰ کے منبر پر جماعت کے دوسرے خلیفہ سیدنا حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد کو خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا میرے لئے حضور کی زیارت کا یہ پہلا موقع تھا آج تک اس زیارت کا یہ تاثر دل و دماغ پر قائم ہے کہ میں نے منبر پر نور کا اک پیکر دیکھا۔

ایک مخالفت کے طوفان کا مقابلہ

میں جب پانچویں یا چھٹی جماعت کا طالبعلم تھا حضرت مصلح موعود سیالکوٹ میں تشریف لائے۔ سیالکوٹ شہر کے ایک مشہور مقام بنام قلعہ پر رات کے وقت حضور کا لیکچر تھا۔ حضور کا قیام جس گھر میں تھا وہاں کا واقعہ ہے۔ ایک شخص نے حضور کو بھری مجلس میں کہا ''حضور مخالفوں نے لیکچر کے دوران فساد کرنے کا منصوبہ بنایا ہوا ہے حضور وہاں تشریف نہ لے جائیں''۔ اس مجلس میں ایک غیر مبائع دوست بنام عزیز احمد صاحب بھی موجود تھے (جن کی روایت سے میں استفادہ کر رہا ہوں) انہوں نے بیان کیا کہ حضور نے جب یہ پیغام سنا تو بلا خوف و خطر فرمایا کہ اگر مخالفت ہے تو پھر انشاء اللہ میں ضرور جاؤں گا اور پھر مخالفت کی خبر سننے کے باوجود حضور اسی شب لیکچر کے مقام پر تشریف لے گئے اور اگرچہ ابتداء میں چاروں طرف سے خطرناک پتھراؤ ہوا لیکن حضور کے جاں نثاروں نے پتھروں کو اپنے ہاتھوں سے روکا اور مخالفین کسی حربہ سے بھی حضور کو خائف نہ کر سکے جبکہ سارے فسادی لوگ پتھروں کے ساتھ متکبرانہ نعرے بھی لگا رہے تھے۔ جن کی آواز فضا میں آہستہ آہستہ گم ہوگئی۔ بالآخر بفضل خدا حضور کے دلیرانہ عزم اور انتظامیہ کے استقلال اور حسن انتظام سے فسادیوں کو مقام لیکچر سے بھاگنا پڑا اور اس کے بعد حضور نے ایسا شاندار لیکچر دیا جس سے سامعین مسحور ہوگئے اور یہ مشاہدات ہمارے غیر مبائع بھائی کو حضور کی بیعت کرنے کا موجب بنے۔ ہمارے گھر سے والد محترم حافظ عبدالعزیز صاحب اور بڑے بھائی چوہدری ارشاد احمد نے بھی یہ لیکچر سنا تھا۔ ان کے ذریعے بھی اس تقریب کی تفصیل معلوم ہوئی۔

نہر کے ٹرپ کے دوران حضور کی شفقت

خاکسار جس زمانے میں (34-1932ء) قادیان میں طالب علم تھا تو موسم گرما میں اہل قادیان بڑی تعداد میں ایک قریبی نہر پر پکنک منایا کرتے تھے اور بعض اوقات اس میں سیدنا حضرت مصلح موعود بھی بنفس نفیس شمولیت فرماتے تھے۔ اسی طرح کی ایک تقریب میں خاکسار نے حضور کو نہر میں تیرتے ہوئے دیکھا۔ بندہ ابھی تیراکی سے ناواقف تھا اس لئے حضور کے ساتھ ساتھ نہر کے کنارے پر ہی چلتا جا رہا تھا۔ حضور کے عقب میں تیراک جوانوں کا جتھہ (غالباً بیس پچیس ہوں گے) تیرتا جا رہا تھا۔ تیراکی کے دوران دلچسپ گفتگو بھی ہوتی جا رہی تھی۔ حضور نے اتنے میں فرمایا کہ میں نے ابھی تک پاؤں نہیں لگائے اور بدستور تیرتا آ رہا ہوں اور ساتھ ہی بلند آواز سے فرمایا محمد احمد آپ نے بھی ابھی تک پاؤں نہیں لگائے ہوں گے۔ محمد احمد صاحب بھاگلپوری بڑے اچھے تیراک تھے تاہم کہنے لگے کہ حضور میرے پاؤں ابھی لگے ہیں اس پر حضور نے خوشگوار موڈ میں فرمایا کہ محمد احمد میں تو آپ کی تعریف کر رہا تھا آپ نے میری تعریف پر پانی پھیر دیا۔ گو آخری الفاظ ہو بہو یہی نہ ہوں گے مگر اس سے ملتے جلتے تھے۔ موڈ بہر حال بڑا پیارا اور خوشگوار تھا۔ کچھ دیر بعد حضور نہر سے باہر نکل آئے اور فرمانے لگے کہ ہم اپنے مقام سے بہت دور آگئے ہیں اب واپس جانا چاہئے گو میں ابھی اتنا ہی مزید تیر سکتا ہوں۔

نہر سے نکل کر نہر کی پٹڑی پر حضور نے واپسی اختیار فرمائی۔ آپ کے ہمراہ مزید چھ سات افراد بھی تھے جو نہر سے نکل کر پیدل حضور کے ساتھ چل رہے تھے۔ حضور نے فرمایا ہم نے بہت جلد قریباً ایک میل کا فاصلہ طے کر لیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ نہر والوں کے میل چھوٹے ہوتے ہیں میرے دل میں حضور کے قریب ہونے کی وجہ سے حضور سے بات کرنے کی خواہش کروٹیں لے رہی تھی حضور کے اس ارشاد پر کہ نہر کے میل چھوٹے ہوتے ہیں میں نے بغیر سوچے سمجھے کہہ دیا کہ ہاں حضور چھوٹے ہوتے ہیں حضور نے میری طرف غور سے دیکھا اور پوچھا آپ کو کس طرح معلوم ہوا کہ نہروں کے میل چھوٹے ہوتے ہیں۔ میں حضور کے استفسار پر اتنا گھبرا گیا۔ بات کرنے کے لئے منہ میں زبان نہیں رہی۔ حضور میری حالت کو فوراً بھانپ گئے اور تسلی آمیز انداز میں فرمایا آپ کس کے بیٹے ہیں خاکسار نے عرض کیا حافظ عبدالعزیز صاحب کا بیٹا ہوں۔ فرمانے لگے اچھا وہ سیالکوٹ والے حافظ عبدالعزیز۔ حضور کے حافظے کی قوت سے میں حیران رہ گیا۔ نیز حضور کی اس حکمت نے بھی حیران کر دیا کہ میری بگڑی حالت کو کس طرح حضور نے ازراہ شفقت بحال فرما دیا۔ بہر حال اللہ تعالیٰ نے حضور سے گفتگو کا شرف عطا فرما دیا جس کی دل میں بڑی خواہش تھی۔

نہر کی پٹڑی پر پیدل چلتے چلتے آخری مقام آ گیا جہاں حضور کا کیمپ تھا۔ حضور نے نہر میں نہانے کے لئے اوپر کے حصہ میں بازوؤں والی بنیان اور نیچے کھڑا پاجامہ پہنا ہوا تھا۔ حضور کا یہ مقدس سراپا کبھی نہیں بھولتا۔

حضور کی صدارت میں نظم خوانی

قادیان میں طالبعلمی کے زمانے میں (34-1932ء) ہائی سکول کے سامنے والے میدان میں ایک مقامی جلسہ تھا۔ غالباً سیرۃ النبی ﷺ کا جلسہ تھا جس میں حضور کی تقریر تھی۔ اس میں تلاوت قرآن مجید کے لئے سلسلہ کے ایک بزرگ حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی مکلّف تھے اور نظم کے لئے خاکسار تھا کم عمری میں خاکسار حضور سے اتنا مرعوب ہوا کرتا تھا کہ حالت نارمل نہ رہتی تھی۔ حضور کی موجودگی میں نظم پڑھنا میرے بس کی بات نہ تھی تاہم افتاں و خیزاں حضور کی موجودگی میں نظم پڑھی مگر ٹھیک طرح پڑھی نہ گئی۔ حضور نے تقریر شروع فرمائی تو پہلے تلاوت اور نظم پر تبصرہ فرمایا۔ حضور کے الفاظ ممکن ہے مختلف ہوں گے مگر مفہوم یہی تھا کہ منتظمین نے تلاوت کرنے کے لئے ایک بوڑھے بزرگ کو منتخب کیا جو بڑھاپے کی وجہ سے آواز بلند نہ کر سکے اور نظم کے لئے جو نظم خواں آئے تو ان کی آواز بھی ان کے گلے پر قربان ہو کر رہ گئی۔ حضور نے مزید فرمایا کہ ایک مقام پر ایک کوا اور ایک کبوتر اکٹھے بیٹھے ہوئے دیکھے گئے۔ لوگ حیران تھے کہ ان کا آپس میں کیا جوڑ ہے۔ قریب جا کر انہیں اڑانے کی کوشش کی گئی مگر وہ اڑ نہ سکے غالباً کسی منچلے نے ان دونوں کو باندھ رکھا تھا۔ حضور نے فرمایا یہی حال آج ہمارے تلاوت کرنے اور نظم پڑھنے والے کا تھا جلسہ کے منتظمین نے انہیں اکٹھا کر رکھا تھا کم عمری میں حضور کی مسحور کن موجودگی میں نظم خوانی کا یہ واقعہ عمر بھر نہ بھولے گا۔

حضور سے طلباء جماعت دہم کی الوداعی ملاقات

1934ء میں خاکسار نے ٹی آئی ہائی سکول قادیان سے دسویں جماعت کا امتحان دیا تو یہ معلوم کر کے از حد خوشی ہوئی کہ ایسے موقعہ پر جماعت دہم کے طلباء کی حضور سے الوداعی ملاقات بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ وہ مبارک لمحات بھی آئے جب پرائیویٹ سیکرٹری والی عمارت کے بالائی حصہ میں ہم طلباء کو حضور نے شرف ملاقات بخشا۔ فرشی نشست تھی ہم حضور کی معیت میں نیچے بچھی ہوئی دری پر بیٹھ گئے۔ حضور کے ایک صاحبزادے مرزا منور احمد صاحب بھی ہم میں شامل تھے۔ حضور نے ہمارے نگران ٹیچر مکرم ماسٹر محمد ابراہیم جمونی صاحب سے دریافت فرمایا کہ بچوں کے پرچے کیسے ہوئے عرض کیا گیا کہ اچھے ہو گئے ہیں۔ حضور نے فرمایا بچوں کی طبائع مختلف ہوتی ہیں پرچوں کے اچھے یا خراب ہونے کے معیار بھی یکساں نہیں ہوتے زیادہ گہرائی میں جا کر معلوم کرنا چاہئے کہ پرچے کیسے ہوئے ہیں۔ بڑے ہی پیارے ماحول میں یہ ملاقات ہوئی اور مجلس برخواست ہونے پر حضور نے سب کو شرف مصافحہ بخشا۔ اس دوران ایک طالبعلم بنام نوازش علی جو غیر از جماعت تھے نے بیعت کرنے کی درخواست کی جنہیں اولاً حضور نے سمجھایا کہ بیعت بہت سوچ سمجھ کر کرنی چاہئے۔ بعض اوقات ماحول سے متاثر ہو کر بیعت کر لی جاتی ہے مگر بعد میں اسے نبھانا مشکل ہو جاتا ہے اس طالبعلم نے عرض کی کہ میں نے اچھی طرح سوچ سمجھ لیا ہے چنانچہ اس کے اصرار پر حضور نے اس سے بیعت لی اور ہم طلباء یک آواز اسے دوہراتے رہے۔ یہ پیارا منظر عمر بھر نہ بھولے گا۔

حضور کی مسحور کن شخصیت

1947ء میں قیام پاکستان کے بعد حضور نے

پاکستان کی حمایت میں متعدد شہروں میں بڑے راہنما لیکچر دیئے ان میں سے ایک مقام سیالکوٹ بھی تھا۔ حضور کے لیکچر کا اہتمام سیالکوٹ کے ایک مشہور سینما ہال میں کیا گیا۔ ان دنوں سیالکوٹ چھاؤنی میں ایک معروف احمدی افسر بنام کرنل حیات صاحب تھے جن کے توسط سے پاکستانی فوج کے افسران بڑی تعداد میں لیکچر سننے کے لئے تشریف لائے۔ حضور نے اس لیکچر میں پاکستان کو خودحفاظتی اور ہر لحاظ سے ترقی کے ذرائع بیان فرمائے۔ محترم کرنل حیات صاحب کی زبانی معلوم ہوا کہ اس لیکچر سے فوجی افسران بھی بے حد متاثر ہوئے انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ جس خوبی سے مرزا صاحب نے پاکستان کی حفاظت اور ترقی کا مضمون بیان کیا ہے وہ بڑا راہنما اور حیران کن ہے۔ اس لیکچر میں حضور نے فوجی نقطہ نظر سے ایسے نکات بھی بیان فرمائے جن کے متعلق فوجی افسروں نے بھی اظہار کیا کہ وہ نکات ہمارے لئے بھی نئے معلوم ہو رہے تھے۔

حضور کے اس شاندار لیکچر کا نیک اثر لیکچر کے معاً بعد یوں ظاہر ہوا کہ جملہ حاضرین کو حضور سے مصافحہ کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ غیر از جماعت حاضرین بھی جس اخلاص اور محبت سے حضور سے مصافحہ کر رہے تھے وہ نظارہ بڑا قابل دید تھا مصافحہ کرنے کے خواہش مند احباب جوش اخلاص میں ایک دوسرے پر گرے پڑ رہے تھے اور کسی کو خواہ کتنی ہی تکلیف کے بعد حضور تک پہنچنے میں کامیابی ہوئی وہ اس تکلیف کا خیال کئے بغیر بصد شوق بڑھ بڑھ کر مصافحہ کرتے رہے۔

خاکسار کو اس تقریب میں حضور کے لیکچر کے دوران سٹیج پر پہرہ دینے کی سعادت نصیب ہوئی اور خاکسار مصافحہ کرنے والوں کے ذوق شوق اور خلوص کو بڑے قریب سے دیکھ رہا تھا۔ خاکسار ان دنوں ملٹری اکاؤنٹس میں ملازم تھا اور سیالکوٹ چھاؤنی میں ہی میری تعیناتی تھی اور خاکسار نے شکار کے لئے ایک بارہ بور بندوق رکھی ہوئی تھی۔ حضور کے پہرہ کے دوران وہ بندوق میرے ساتھ تھی۔ مصافحہ کرنے والے ہجوم میں خاکسار نے اپنے محکمہ کے ایک افسر کو بھی دیکھا جو گرتے پڑتے حضور تک پہنچ کر مصافحہ کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ یہ شخص بڑا متعصب تھا اور اپنے ماتحت احمدی کارکنوں کو بہت دکھ پہنچایا کرتا تھا مگر حضور کے اس لیکچر نے اس کی کایا پلٹ دی اور وہ اس وقت تعصب سے پاک صاف معلوم ہو رہا تھا۔ حضور کی مسحور کن شخصیت بھی اس انقلاب میں کارفرما تھی۔

غالباً اسی موقعہ پر سیالکوٹ میں حضور کی تشریف آوری کے ایام میں احمدیہ بیت (کبوتراں والی) سیالکوٹ شہر کو یہ شرف حاصل ہوا کہ حضور نے یہاں نماز ظہر پڑھائی حضور کی تشریف آوری کے باعث خاکسار بھی یہاں پہنچا ہوا تھا حضور نے یہاں جس سادگی اور بے تکلفی کا اظہار فرمایا وہ میرے لئے بڑا حیران کن تھا۔ حضور وضو کرنے کے مقام پر گئے تو خاکسار فوراً وہاں پہنچ گیا۔ حضور نے وضو کی تیاری کے لئے کوٹ اتارا اور خاکسار کو پکڑا دیا جو وضو کے بعد خاکسار نے حضور کو واپس پیش کر دیا۔

ایک گواہ کی اصلاح

قادیان میں کچھ لوگوں میں باہمی جھگڑا ہو گیا۔ جس کی شکایت حضور تک پہنچ گئی۔ اس سلسلہ میں حقیقت حال معلوم کرنے کے لئے بیت مبارک میں مغرب کے وقت حضور نے ایک گواہ کی گواہی لینا شروع کی۔ گواہ نے اس طرح بیان دینا شروع کیا۔ میں دیکھتا ہوں کہ ایک شخص آتا ہے اور دوسرے کو پکڑ لیتا ہے۔ اس پر حضور نے اس کو ٹوکا کہ یہ طریق گواہی کا صحیح نہیں فقرہ یوں ہونا چاہئے کہ ایک شخص آیا اور دوسرے کو پکڑ لیا اس تنبیہ پر اس گواہ کے ہوش ٹھکانے آگئے اور صحیح طریق سے گواہی دینا شروع کی۔

فتنہ مصری کے بارے میں ایک خواب

36-1935ء کی بات ہے کہ سیالکوٹ میں قادیان سے یہ اطلاعات آنا شروع ہوئیں کہ مدرسہ احمدیہ کے ایک استاد بنام عبدالرحمٰن مصری جماعت سے برگشتہ ہو گئے ہیں اور حضور پر الزام تراشیاں کرتے رہتے ہیں۔ یہ صورتحال سن کر بڑا صدمہ ہوا اور اصلاح احوال کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کی گئیں۔ اسی اثناء میں خاکسار نے حضرت مصلح موعود کو خواب میں تقریر کرتے ہوئے دیکھا حضور کی تقریر کا ایک فقرہ یاد رہ گیا ہے۔ وہ یہ تھا ”پہلے حضرت یوسفؑ کے قصے عام تھے اب میرے قصے عام ہو رہے ہیں“۔ اس خواب میں حضرت یوسف علیہ السلام سے مماثلت کے الفاظ اطمینان قلب کا باعث ہوئے کہ یہ فتنہ بالآخر انشاء اللہ رفع ہو جائے گا اور فتنہ پرداز انشاء اللہ ناکام و نامراد رہیں گے۔ سو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے کچھ عرصہ بعد ایسا ہی ہوا۔

والد صاحب کی ملاقات

غالباً 1948ء کی بات ہے جب سیالکوٹ میں صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ڈپٹی کمشنر تھے تو سیدنا حضرت مصلح موعود سیالکوٹ میں تشریف لائے اور صاحبزادہ صاحب کے ہاں قیام فرمایا۔ خاکسار کے والد صاحب (حافظ عبدالعزیز) خاصے ضعیف ہو چکے تھے تاہم میں نے والد صاحب کو حضور سے ملاقات کرانے کا پروگرام بنایا۔ تقریباً صبح 8 بجے کا وقت ہو گا جب ہم حضرت صاحبزادہ صاحب کی کوٹھی میں حضور کی ملاقات کے لئے پہنچے۔ حضور کہیں تشریف لے جانے کے لئے کوٹھی سے باہر تشریف لا رہے تھے تو میں نے حضور سے اپنے والد صاحب کا تعارف کروایا۔ سلام دعا کے بعد والد صاحب نے حضور سے سوال کر دیا کہ حضور کہاں تشریف لے جا رہے ہیں۔ ان دنوں جنگ کے ایام تھے حضور کے جانے کا پروگرام کا اظہار مناسب نہ تھا اس لئے حضور نے اظہار کرنا مناسب نہ سمجھا اور فوراً والد صاحب سے پوچھا کہ آپ کے بیٹے آجکل کہاں کہاں ہیں۔ بیٹوں کے ذکر سے والد صاحب کو اپنا سوال بھول گیا اور فرمانے لگے ایک بیٹا تو حضور کی خدمت میں ہی ہے باقی کوئی فلاں جگہ کوئی فلاں جگہ۔ اس طرح حضور نے بڑی حکمت عملی اور دانائی سے جس بات کا اظہار کرنا مناسب تھا اسے راز میں ہی رہنے دیا اور والد صاحب کی دلشکنی بھی نہیں ہونے دی۔

رفقاء حضرت مسیح موعود کا احترام

حضور سے میرے والد صاحب جو رفقاء کرام میں شمار ہوتے ہیں ایک اور موقعہ پر حضور سے شرف ملاقات کے لئے میرے ساتھ گئے تو حضور فرشی نشست میں زائرین کے جھرمٹ میں رونق افروز تھے چونکہ حضرت والد صاحب کی بینائی بہت کمزور تھی تو بندہ نے حضور کے کمرے میں داخل کرتے وقت اپنے والد صاحب کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اسی حالت میں میں نے حضرت والد صاحب کو حضور کے کمرے میں داخل کیا۔ حضور نے مجھے اشارۃً فرمایا کہ راستہ میں جوتیاں پڑی ہوئی ہیں اپنے والد صاحب کو احتیاط سے لائیں۔ بندہ نے اس کی تعمیل کی اور حضور کے قرب میں والد صاحب کو بٹھا دیا۔ حضور کی خاموشی سے والد صاحب نے سمجھا کہ حضور نے انہیں پہچانا نہیں اور اس کا اظہار بھی کر دیا۔ حضور نے فرمایا میں نے آپ کو پہچان لیا ہے آپ کے بیٹے کے ہاتھ میں آپ کا ہاتھ تھا۔ میں نے اسے راستہ کی جوتیوں سے بچا کر لانے کی ہدایت بھی کی اس پر والد صاحب بہت خوش ہو گئے اور پھر دوسری باتیں ہونے لگیں۔ رفقاء کرام سے احترام و محبت کا سلوک حضور کے خاص اوصاف میں تھا۔

حضور کی قوت حافظہ

1938ء میں بی اے پاس کرنے کے بعد خاکسار نے پولیس میں بھی ملازمت کے لئے کوشش کی اور سیالکوٹ سے حضور کو دعا کی درخواست بھجوائی۔ پولیس کی طرف اس لئے رخ کیا کہ تعلیم کے دوران ایک مرتبہ پولیس ہاکی ٹیم کے ساتھ ہمارے کالج اور مرے کالج سیالکوٹ کی ہاکی ٹیم کا میچ ہوا۔ جس کو پولیس کا آئی جی جو انگریز تھا دیکھ رہا تھا میچ کے بعد اس نے ہماری ٹیم کے تین کھلاڑیوں کو ڈائریکٹ اے ایس آئی بھرتی کرنے کی پیشکش کی جن میں خاکسار بھی تھا۔ ہمارے والدین نے پڑھائی چھوڑ کر ملازمت کرنے کو پسند نہ فرمایا اور اس طرح اس پیشکش سے فائدہ نہ اٹھایا گیا۔ حضور کی خدمت میں دعا کی عرض کی گئی اس کے دو تین ماہ بعد جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضور سے شرف ملاقات حاصل ہوا تو حضور نے دریافت فرمایا کہ آپ کی پولیس والی ملازمت کا کیا بنا مجھے سخت شرمندگی ہوئی کہ حضور کو نتیجہ سے باخبر نہ رکھا گیا کہ اس میں مجھے کامیابی نہ ہو سکی۔ شرمندگی کے ساتھ حیرت بھی ہوئی کہ اس عرصہ میں حضور کو ہزاروں خطوط ملے ہوں گے اور جلسہ سالانہ پر حضور ہزاروں لوگوں سے ملاقات فرما رہے ہیں تاہم حضور کو ایک غیر معروف طالب علم کی درخواست بخوبی یاد ہے۔

وقف میں آنے سے پہلے خاکسار ملٹری اکاؤنٹس کے محکمہ میں ایبٹ آباد میں متعین تھا۔ 1950ء کی بات ہے ربوہ میں آبادی کا سلسلہ جاری تھا اس وقت ایبٹ آباد کے صدر جماعت مکرم مولوی عبدالسبوح تھے۔ ہم دونوں نے حضور کے قیام کے لئے ایک بنگلے کا انتظام کر لیا۔ مشاورت کے موقعہ پر ہم دونوں نے مل کر عرض کیا کہ حضور گرمیاں گزارنے کے لئے ایبٹ آباد تشریف لے آئیں۔ ایک بنگلے کا انتظام کر لیا گیا ہے حضور نے یکدم فرمایا میں ربوہ سے کیسے باہر جا سکتا ہوں تعمیر کا کام ہو رہا ہے میں باہر جاؤں گا تعمیر کا کام رک جائے گا۔

اللہ اللہ جماعت کے استحکام کی خاطر آپ ربوہ ایسی بے آب و گیاہ بستی میں ہی رہائش پذیر رہے۔ 1950ء میں ربوہ میں موسم گرما کی شدت اور سہولتوں کے فقدان کا قیاس کر کے ہم حضور کا جواب سن کر حیران ہو گئے۔ یہاں نہ سبزہ ہے نہ بجلی ہے نہ میٹھا پانی مگر حضور محض جماعت کے استحکام کے لئے یہ سب ناقابل برداشت تکالیف رضا کارانہ طور پر برداشت فرما رہے ہیں۔ چنانچہ آپ نے کم و بیش چار سال ایسے ہی تکلیف دہ ماحول میں دن گزارے۔ استحکام جماعت کے لئے حضور کی یہ عظیم الشان قربانی حیران کن قربانی کا نمونہ تھا۔

1951ء وقف زندگی کی منظوری سے پہلے اور بعد حضور نے چند انٹرویوز فرمائے ان میں جو قیمتی ہدایات صادر فرمائیں اختصاراً پیش کی جاتی ہیں۔

فرمایا اپنے کام کے متعلق اس طرح فکر مند رہنا چاہئے جس طرح ایک ماں اپنے بچے کے متعلق فکر مند رہتی ہے۔

فرمایا جماعت میں زیادہ سے زیادہ اچھے تعلقات قائم کرنے چاہئیں اس طرح نیک ماحول میں جماعتی ذمہ داریاں بہتر رنگ میں ادا ہوتی ہیں۔

فرمایا ربوہ میں آنے والے مہمانوں سے ملتے

رہنا چاہئے حتیٰ کہ کبھی کبھی دارالضیافت میں جا کر بھی ان سے ملنا چاہئے۔

خاکسار نے ان قیمتی اور پُرحکمت ہدایات پر حتی الوسع عمل کرنے کی کوشش کی ہے اللہ تعالیٰ ناچیز کو ان قیمتی نصائح پر آئندہ بھی کماحقہ عمل کی توفیق بخشتا رہے۔

اولاد میں برکت

مذکورہ انٹرویوز سے پہلے انٹرویو میں حضور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے بچے کتنے ہیں عرض کیا گیا کہ ابھی ایک بیٹا ہے فرمانے لگے کیوں ابھی تک ایک بیٹا؟ دراصل حضور سے قرب رکھنے والے خاندانوں کے حالات کا تفصیلی علم بھی حضور کو ہوتا ہے۔ حضور کے علم میں ہوگا کہ میری شادی پر چھ سال گزر گئے ہیں ایک بچہ ناکافی ہے عرض کیا گیا کہ ایک بچہ مردہ پیدا ہوا تھا اس لئے ابھی زندہ ایک ہی ہے۔ اولاد کی طرف حضور کی توجہ بڑی بابرکت ثابت ہوئی بفضل خدا اس کے بعد سات بچے پیدا ہوئے جن میں سے پانچ بقید حیات ہیں۔ کل چھ بقید حیات ہیں تین بیٹے تین بیٹیاں۔ الحمد للہ ان میں سب سے بڑا بچہ ظفر احمد سرور مربی سلسلہ امریکہ میں خدمات بجالا رہا ہے۔

حضور کے علم میں تھا کہ میں ملازمت چھوڑ کر آیا تھا اس لئے فرمایا کہ آپ کو معمولی گزارہ ملے گا۔ میرے منہ سے اللہ تعالیٰ نے کہلوایا کہ حضور اگر فاقہ بھی کرنا پڑا تو انشاء اللہ بخوشی کروں گا۔ مگر الحمد للہ وقف کے الاؤنس میں بڑی برکتیں دیکھی گئیں کبھی فاقہ کی نوبت نہیں آئی۔

ملت کا سچا فدائی

تھی رفتار میں بجلیوں کی سی تیزی جب اس نے سنبھالی زمامِ خلافت
تسلسل ہے عہدِ مسیحا کا گویا ہے جاری وساری نظامِ خلافت

وہ تھا ایک جہدِ مسلسل کا رسیا پہاڑوں سے اونچے تھے سب کارنامے
مگر سب سے ارفع یہ تھا کارنامہ جو محکم کیا تھا مقامِ خلافت

بہت دکھ اٹھائے بہت درد جھیلے جگر گویا زخموں سے چھلنی ہوا تھا
اولوالعزم نے بار سارے اٹھائے مگر اونچا رکھا پیامِ خلافت

وہ تھا کل کا بچہ مگر فضلِ رب نے تھمائی کلید اس کو فتح وظفر کی
زمانے نے دیکھا وہ اک شیرِ نر تھا جب آیا کہیں پر بھی نامِ خلافت

وہ سچا فدائی تھا ملت کا برحق، خدا اس پہ بارش کرے رحمتوں کی
لہو دے کے زندہ کیا دیں کو اس نے، وہ ٹھہرا ہے رازِ دوامِ خلافت

کریں اپنی نیکی کے معیار اُونچے کہ مانا ہے ہم نے مسیحِ زماں کو
دعا ہے کہ ہم اس بلندی کو چھو لیں ہوا جس غرض سے قیامِ خلافت

امۃ الباری ناصر

حضرت مصلح موعود کا سفر یورپ 1955ء۔ ایمان افروز روداد

علاج کے سفر میں 15 پیغامات، 10 خطبات جمعہ، 5 لیکچر اور مربیان کے اجلاس کی صدارت فرمائی

مکرم مولوی محمد یعقوب طاہر صاحب

حضور کی علالت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی پر 26 فروری 1955ء بروز ہفتہ نماز مغرب کے بعد پونے سات بجے کے قریب بائیں طرف فالج کا حملہ ہوا۔ اسی وقت ربوہ کی مختلف بیوت الذکر اور محلہ جات میں حضور کے لئے دعا کا اعلان کرایا گیا اور بیرونی جماعتوں کو تاروں کے ذریعہ اس واقعہ کی اطلاع دی گئی۔ ربوہ کی تمام آبادی نے ساری رات نوافل دعاؤں اور گریہ وزاری میں گزاری اور صدقہ کے طور پر بکرے بھی ذبح کئے۔ بیرونی جماعتوں نے بھی اپنے اپنے مقام پر دعاؤں اور صدقات سے کام لیا۔

لاہور کا سفر

9 مارچ کو حضور بغرض علاج لاہور تشریف لے گئے اور 16 مارچ کو ربوہ واپس آ گئے۔

یورپ جانے کا مشورہ

13 مارچ کے الفضل میں حضور نے احباب جماعت کے نام پیغام شائع کرتے ہوئے اعلان فرمایا کہ ڈاکٹری مشورہ کے مطابق یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ میں اہل وعیال اور دفتری عملہ کو لے کر علاج کی غرض سے یورپ چلا جاؤں تا کہ اس مرض کی جلد روک تھام ہو سکے۔

ربوہ سے روانگی

23 مارچ کو حضور ربوہ سے بعزم یورپ لاہور تشریف لے گئے۔ اہالیان ربوہ نے پُرخلوص دعاؤں کے ساتھ حضور کو الوداع کہا۔ حضور نے قائم مقام امیر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو مقرر فرمایا۔

لاہور سے کراچی کو روانگی

24 مارچ کو حضور خیبر میل کے ذریعہ لاہور سے کراچی تشریف لے گئے۔

خیبر میل میں حضور کی دعا

راستہ میں حضور نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا فرمائی کہ:

’’اے خدا ابھی دنیا تک تیرا قرآن صحیح طور پر نہیں پہنچا اور قرآن کے بغیر نہ اسلام ہے نہ مسلمانوں کی زندگی۔ تو مجھے پھر سے توفیق بخش کہ میں قرآن کے بقیہ حصہ کی تفسیر کردوں اور دنیا پھر ایک لمبے عرصہ کے لئے قرآن شریف سے واقف ہوجائے اور اس پر عامل ہوجائے اور اس کی عاشق ہوجائے۔

(الفضل 10/اپریل 1955ء)

کراچی سے دمشق

30,29/اپریل کی درمیانی شب پونے دو بجے حضور کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز دمشق روانہ ہوئے اور 30/اپریل کو صبح سات بجے دمشق پہنچ گئے۔ جہاں الحاج سید بدرالدین الحصنی کے مکان پر حضور نے قیام فرمایا۔ اس مخلص خاندان کے تمام مردوں عورتوں اور بچوں نے جس اخلاص کا مظاہرہ کیا اس کا ایک ہلکا سا اندازہ ان الفاظ سے ہوسکتا ہے جو حضور نے اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرمائے کہ:

جس محبت سے یہ سارا خاندان ہماری خدمت کر رہا ہے اس کی مثال پاکستان میں مشکل سے ملتی ہے۔

(الفضل 10 مئی 1955ء)

دمشق سے بیروت

7 مئی کو حضور دمشق سے بیروت تشریف لے گئے۔ راستہ میں حضور نے بعلبک کے آثار قدیمہ ملاحظہ فرمائے۔

بیروت سے جنیوا

8 مئی کو بذریعہ ہوائی جہاز حضور بیروت سے جنیوا تشریف لے گئے۔ سوا آٹھ بجے شام کے قریب حضور بخیریت جنیوا پہنچ گئے۔ جہاں مکرم شیخ ناصر احمد صاحب اور بعض دوسرے دوست حضور کے استقبال کے لئے موجود تھے۔

جنیوا سے زیورک

اسی روز (یعنی 8 مئی کو) حضور سوا نو بجے کی گاڑی پر مع اہل وعیال زیورک روانہ ہو گئے۔

9 مئی کو حضور نے بذریعہ تار مطلع فرمایا کہ ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے اہل وعیال کے ساتھ بخیریت زیورک پہنچ گئے ہیں۔

ڈاکٹری مشورہ اور مرض کی تشخیص

زیورک میں ڈاکٹر پروفیسر روزیئر نے حضور کا متعدد بار معائنہ کیا۔ آخر تمام رپورٹوں کے مطالعہ کے بعد مشہور معالج ڈاکٹر جولیسو نے اپنی تشخیص سے مطلع کردیا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور کا خون اور شریانیں اور باقی ہر چیز معمول کے مطابق پائی گئی ہے۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ حضور بہت زیادہ آرام فرمائیں اور تقریریں مختصر کریں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ گزشتہ سال کے حملہ کے نتیجہ میں جو زخم لگا تھا وہ بے حد خطرناک تھا۔ ایکسرے فوٹو سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ چاقو کی نوک گردن میں ٹوٹ گئی تھی جو اب بھی اندر ہی موجود ہے اور ریڑھ کی ہڈی کے قریب ہے۔ انہوں نے کہا اس حملہ سے امام جماعت احمدیہ کا بچ نکلنا ایک معجزانہ رنگ رکھتا ہے۔

30 مئی کو حضور ڈاکٹر شمٹ ہومیوپیتھ کے مشورہ لینے کے لئے زیورک سے جنیوا تشریف لے گئے اور یکم جون کو واپس زیورک آ گئے۔

زیورک سے روانگی

زیورک میں 30 روز قیام کرنے کے بعد حضور 10 جون کو بذریعہ کار جنوبی سوئٹزرلینڈ کے مقام لوگانو کو روانہ ہو گئے۔ 11 جون کو حضور اٹلی کے مشہور شہر وینس میں پہنچے۔ 14 جون کو حضور وینس سے انزبروک (آسٹریا) تشریف لے گئے۔ 15 جون کو حضور آسٹریا سے جرمنی تشریف لے گئے۔ 6 بجے کے قریب حضور نیورمبرگ پہنچے جہاں چوہدری عبداللطیف صاحب مربی جرمنی اور کئی اور مخلصین حضور کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ نیورمبرگ میں پندرہ مرد اور عورتیں احمدی ہیں اور وہ سب کے سب اخلاص اور محبت سے سرشار ہیں۔ اس مقام پر حضور نے احمدیوں کے ساتھ جرمنی میں دعوت الی اللہ کے موضوع پر تبادلہ خیالات بھی فرمایا۔

17 جون کو حضور نیورمبرگ سے روانہ ہوئے اور 18 جون کو پانچ بجے کے قریب ہیگ پہنچے۔ جہاں مقامی مربی مولوی غلام احمد صاحب بشیر اور مکرم محمد ایوب صاحب ساٹری اور کئی نو احمدی دوست حضور کے استقبال کے لئے موجود تھے۔

19 تا 24 جون حضور ہالینڈ میں قیام فرما رہے۔ 25 جون کو حضور بذریعہ ہوائی جہاز ہمبرگ (جرمنی) تشریف لے گئے۔ حضور جرمن مشن کی کامیابی پر نہایت خوش ہوئے اور حضور نے چوہدری عبداللطیف صاحب مربی جرمنی کو ان الفاظ میں خراج تحسین ادا کیا کہ:

’’جرمنی میں تمہاری کامیابی حیرت انگیز ہے اور معجزانہ رنگ رکھتی ہے‘‘۔ (الفضل 15 جولائی)

29 جون کو حضور بذریعہ ہوائی جہاز پھر ہیگ واپس آ گئے۔ جہاں سے روانہ ہو کر حضور 3 جولائی کو لندن پہنچے۔ جہاں مکرم مولود احمد خان صاحب امام بیت لندن اور مقامی جماعت کے تمام مخلصین نے حضور کا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔

لندن سے روانگی

لندن میں ایک ماہ 24 دن قیام فرمانے کے بعد حضور 26 جولائی کو لندن سے ربوہ کے لئے روانہ ہوئے اور 27/اگست کو زیورک پہنچے۔ ڈاکٹر روزیئر نے 29/اگست کو حضور کا آخری معائنہ کیا اور اس نے حضور کی صحت کو مکمل طور پر تسلی بخش قرار دیا۔

جماعت کے نام حضور کے پیغامات

یہ امر قابل ذکر ہے کہ حضرت مصلح موعود نے اس سفر میں پندرہ پیغامات مختلف اوقات میں جماعت احمدیہ کے نام بھجوائے۔

پہلے پیغام کا خلاصہ یہ تھا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ میری نگرانی میں دین کی فتح کا دن دیکھو تو دعاؤں اور قربانیوں میں لگ جاؤ۔

دوسرے پیغام کا خلاصہ یہ تھا کہ مکمل آرام کے لئے احباب مجھ سے تعاون فرمائیں اور دعاؤں سے کام لیں۔

تیسرے پیغام میں حضور نے جماعت کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہوئے دعا فرمائی کہ:

اے میرے خدا جو میرا حقیقی باپ اور آسمانی باپ ہے مجھے اپنے بچوں کو فکر نہیں کہ وہ یتیم رہ جائیں گے مجھے اس کی فکر ہے کہ وہ جماعت جو سینکڑوں سال کے بعد تیرے مامور نے بنائی تھی وہ یتیم رہ جائے گی۔ اگر تو مجھے یہ تسلی دلا دے کہ ان

کے یتیم کا میں انتظام کردوں گا تو پھر میری یہ تکلیف کی گھڑیاں سہل ہو جائیں گی ...... اے میرے وفادار آقا میں تجھے تیری ہی وفاداری کی قسم دیتا ہوں۔ان کمزوروں نے اپنی کمزوریوں کے باوجود تجھ سے وفاداری کی تو طاقتور ہوتے ہوئے ان سے بے وفائی نہ کیجیو کہ یہ بات تیری شان کے شایاں نہیں اور تیری پاکیزہ صفات کے مطابق نہیں۔ میں ان لوگوں کو تیری امانت میں دیتا ہوں۔اے سب بڑے امینوں سے بڑے امین اس امانت میں خیانت نہ کیجیو اور اس امانت کو پوری وفاداری کے ساتھ سنبھال کر رکھیو'۔

چوتھے پیغام میں حضور نے جماعت کو نصیحت فرمائی کہ جماعت میں فتنہ پھیلانے والی بات اگر کسی عزیز ترین وجود سے بھی ظاہر ہو تو اس کا مقابلہ کیا جائے۔

پانچواں پیغام حضور نے مجلس شوریٰ کے موقعہ پر ارسال فرمایا اور لکھا کہ:

میری بیماری کا موجب وہ محنت بھی تھی جو تحریک اور انجمن کے بجٹوں کو ٹھیک کرنے کے لئے مجھے کرنی پڑی۔ میں تو بیمار ہو گیا مگر میری وہ محنت کئی سال تک آمد وخرچ کے توازن کو ٹھیک کر دے گی۔

چھٹے پیغام میں حضور نے دوستوں سے ارشاد فرمایا کہ دعا کریں میری صحت بہت بہتر ہو جائے اور میں تفسیر القرآن کا کام مکمل کر سکوں۔

ساتویں پیغام میں حضور نے فرمایا کہ میں اپنے خدا پر بھروسہ کرتے ہوئے ہوائی سفر کو ترجیح دیتا ہوں۔

آٹھویں پیغام میں حضور نے یہ خوشخبری دی کہ کل میں نے ظہر اور عصر کی نمازیں جماعت سے پڑھائی ہیں اور جمعہ کو خطبہ بھی دیا ہے۔

نویں پیغام میں حضور نے بعض منافقین کے الزامات کا جواب دیا اور انہیں تنبیہ کی کہ وہ اپنی اصلاح کریں۔

دسویں پیغام میں حضور نے یورپ میں دعوت الی اللہ کو وسیع کرنے کے لئے ایک اہم کانفرنس کے انعقاد کی تجویز کی اور ارشاد فرمایا کہ:

میرا ارادہ ہے کہ میں یورپ اور امریکہ کے تمام (مربیان) کو اکٹھا کر کے قضیہ زمین کو برسر زمین طے کرنے کی کوشش کروں۔

گیارہویں پیغام میں حضور نے اس امر پر خوشنودی کا اظہار فرمایا کہ جماعت نے حضور کو فکر سے بچانے کی کوشش کی ہے۔

بارہواں پیغام حضور نے عیدالفطر کے موقع پر ارسال فرمایا اور لکھا کہ پاکستان اور دنیا کے تمام احمدیوں کو عید مبارک ہو۔

تیرہویں پیغام میں حضور نے زیورک کے ڈاکٹری معائنوں کے نتیجہ سے اطلاع دی اور ارشاد فرمایا کہ:

میرا مکمل آرام دوستوں کے ہاتھ میں ہے۔

چودھویں پیغام میں حضور نے چودھری سر محمد ظفراللہ خان صاحب کے متعلق اظہار خوشنودی کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں میرے لئے اس بیماری میں فرشتہ رحمت بنا دیا ہے۔

پندرہواں پیغام حضور نے عیدالاضحیہ کے موقعہ پر بھجوایا اور دین کی فتح کے لئے احباب کو دعائیں کرنے کی تلقین فرمائی۔

حضور کے خطبات جمعہ

اس سفر کے دوران میں حضور نے جو خطبات ارشاد فرمائے ان میں سے دس خطبات اس وقت تک الفضل میں شائع ہو چکے ہیں۔ یہ خطبات حضور نے کراچی، زیورک، ہیگ اور لندن میں پڑھے۔ ان خطبات میں اور مضامین کے علاوہ حضور نے اس امر پر خصوصیت سے روشنی ڈالی ہے کہ کمیونزم سے مقابلہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں کیا کیا اصول بیان فرمائے ہیں۔

حضور کے رویا وکشوف

سفر کے دوران میں حضور نے آٹھ رویا و کشوف دیکھے جو الفضل کی مختلف اشاعتوں میں شائع ہو چکے ہیں۔اس ضمن میں یہ امر خصوصیت سے قابل ذکر ہے کہ رمضان المبارک کے اختتام پر جب ربوہ میں حضور کی صحت کے لئے انتہائی کرب واضطراب کے ساتھ دعائیں کی گئیں اور مومنین کی دعاؤں نے عرش کو ہلا دیا۔تو ہزاروں میل دور اللہ تعالیٰ نے یہی نظارہ زیورک میں حضور کو دکھا دیا۔چنانچہ حضور نے لکھا:

میں نے رویا میں دیکھا کہ ہزاروں ہزار آدمی جماعت کے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہیں اور میرے لئے دعا کر رہے ہیں۔ وہ اتنا دردناک نظارہ تھا کہ اس سے میرا دل دہل گیا۔

(الفضل 14 جون 1955ء)

حضور کے مکتوبات

اس سفر کے دوران میں حضور نے جو مکتوبات تحریر فرمائے ان میں صرف چھ مکتوب الفضل میں شائع ہوئے ہیں اور بیسیوں خطوط ایسے ہیں جو شائع نہیں ہوئے۔ شائع ہونے والے خطوط میں سے ایک سیٹھ عبداللہ بھائی کے نام خط ہے۔ایک جماعت احمدیہ مشرقی بنگال کے نام مکتوب ہے وہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے نام ہیں۔ایک انور صاحب کے نام ہے اور ایک مولوی غلام احمد صاحب بشیر مربی ہالینڈ کے نام ہے۔

حضور کے اعلانات

دوران سفر میں پیش آنے والے اہم معاملات کے متعلق حضور نے جو اعلانات فرمائے ان کی تعداد آٹھ ہے۔آخری اعلان حضور نے یہ فرمایا ہے کہ چونکہ ڈاکٹروں نے مجھے مکمل طور پر آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے۔اس لئے جب تک ڈاکٹر مجھے کام شروع کرنے کا مشورہ نہ دیں اس وقت تک صدر انجمن احمدیہ ربوہ اور کراچی کو میری بجائے کام کرنے کا اختیار ہوگا۔

حضور کے لیکچر

طبیعت کی ناسازی اور کمزوری کے باوجود حضور نے اس سفر میں پانچ اہم تقاریر فرمائیں۔

(1) 21 مئی کو حضور نے سوئٹزرلینڈ کے احمدی احباب سے اس دلنواز انداز میں خطاب فرمایا کہ:

خداتعالیٰ نے تمہیں میرا روحانی فرزند بنایا ہے۔اس لئے تم سے میری محبت کا رشتہ دنیوی بیٹوں سے زیادہ مضبوط ہے۔

(2) 27 جون کو حضور نے ہمبرگ (جرمنی) میں ایک دعوت استقبالیہ میں دین اور ربوہ کی ترقی کے متعلق ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی۔

(3) 29 جون کو حضور نے ہیگ میں ایک دعوت استقبالیہ کے موقعہ پر تقریر کی جس میں ڈیڑھ صد کے قریب مقامی معززین کو مدعو کیا گیا تھا۔

(4) 23 اگست کو لندن میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک عظیم الشان دعوت کا اہتمام کیا گیا جس میں حضور نے بھی تقریر فرمائی اور توجہ دلائی کہ مادی اسباب کی بجائے اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرنے سے ہی حقیقی امن قائم ہو سکتا ہے۔

(5) 28 اگست کو زیورک میں ایک دعوت استقبالیہ کا اہتمام کیا گیا جس میں حضور نے بھی شرکت فرمائی اور لوگوں کو یقین دلایا کہ عنقریب وہ وقت آنے والا ہے جبکہ مغربی اقوام دین حق کو قبول کر لیں گی۔

حضور کی دعوت الی اللہ کی سرگرمیاں

یہ امر واضح ہے کہ حضور کا یہ سفر کلیۃً علاج کی غرض سے تھا اور ڈاکٹروں کا مشورہ تھا کہ حضور مکمل آرام فرمائیں۔مگر حضور کے قلب اطہر میں دین کی اشاعت کا جو غیر معمولی جوش ہے۔اس نے حضور کو ایسا بیتاب رکھا کہ اس سفر کے کسی مرحلہ میں بھی حضور نے اس مقدس فریضہ کو نظرانداز نہیں کیا۔

ابھی حضور کو بیمار ہوئے چند دن ہی ہوئے تھے کہ حضور نے اعلان فرمایا۔

ڈاکٹروں کے خیال میں مجھے کسی چیز کے متعلق سوچنا نہیں چاہئے اور ابھی میرے سامنے تفسیر قرآن کا بہت بڑا کام پڑا ہے۔

(الفضل 13 مارچ 1955ء)

پھر کراچی جا رہے ہیں ریل پر سوار ہیں اور فرماتے ہیں:

ایک سورۃ میرے دماغ میں آئی جس کے بعض حصے لوگوں سے اب تک حل نہیں ہو سکے تھے اور باوجود بیماری کے اس سورۃ کی شرح اور بسط میں نے کرنی شروع کی اور وہ تفسیر عمدگی کے ساتھ حل ہونی شروع ہو گئی۔

(الفضل 10/ اپریل 1955ء)

اسی طرح کراچی سے حضور نے پیغام بھجوادیا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کو بابرکت کرے اور میری صحت بہتر ہو جائے اور میں تفسیر القرآن کا کام مکمل کر سکوں۔

(الفضل 16 مارچ 1955ء)

پھر حضور نے ایک اور پیغام میں یورپ اور امریکہ کے تمام مربیان کی کانفرنس منعقد کرنے کا ارادہ ظاہر فرمایا اور دعا کی کہ:

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زندگیوں میں (دین) کی فتح کا دن دیکھنا نصیب کرے۔

(الفضل 26/ اپریل 1955ء)

غرض ہر مرحلہ پر احمدیت کی اشاعت کا فکر حضور کے دامن گیر رہا۔ چنانچہ باوجود اس کے کہ حضور محض علاج کے لئے یورپ تشریف لے گئے تھے۔حضور نے مختلف مواقع پر دین کی نہایت احسن طور پر اشاعت کی اور اس کی برکات کو مغربی اقوام پر ظاہر کیا۔ اس کی تفصیل ذیل کے چند واقعات سے ظاہر ہے۔

15 مئی کو مربی جرمنی چوہدری عبداللطیف صاحب جرمنی سے اور مشرقی افریقہ کے نواحمدی مسٹر لاسن لندن سے حضور کی زیارت کے لئے زیورچ آئے اور حضور نے ان سے مغربی ممالک میں دعوت الی اللہ کو کامیاب بنانے کے موضوع پر تبادلہ خیالات فرمایا۔ (الفضل 18 مئی 1955ء)

4 جون کو حضور نے زیورچ کے احمدیہ مشن ہاؤس کا معائنہ فرمایا اور اس کے بعد رجسٹر میں اپنے دست مبارک سے یہ تحریر فرمایا کہ خداتعالیٰ سوئٹزرلینڈ کے باشندوں کی اپنے دین کی طرف راہنمائی فرمائے اور ان کا حامی وناصر ہو۔

5 جون کو حضور نے سوئٹزرلینڈ کے احمدی احباب سے خطاب کیا اور فرمایا بیشک یہ ایک چھوٹا سا ملک ہے۔لیکن اگر تم اللہ تعالیٰ کی ہدایات پر عمل کرو گے تو بڑے بڑے ملک تم پر رشک کریں گے۔

6 جون کو زیورچ کے ایک مشہور اخبار کے ایڈیٹر حضور کی ملاقات کے لئے تشریف لائے اور انہوں نے مختلف مسائل پر حضور سے تبادلہ خیالات کیا۔

8 جون کو سوئس ٹیلیویژن کے ذریعہ حضور کا ایک انٹرویو نشر ہوا۔حضور نے سفر یورپ کی غرض رمضان المبارک کی اہمیت۔جماعت احمدیہ کی مساعی اور اس کی ضرورت سے متعلق مختلف سوالات کے جوابات دیئے۔ اس طرح سوئٹزرلینڈ کے لوگوں نے ٹیلیویژن پر حضور کی زیارت کی اور حضور کو دین کے مفہوم اور اس کی اہمیت پر گفتگو فرماتے ہوئے سنا۔

22 تا 24 جولائی لندن میں یورپ کے مربیان دین کی وہ تاریخی کانفرنس حضور کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ جس کے انعقاد کا فیصلہ حضور آغاز سفر میں ہی فرما چکے تھے۔ اس کانفرنس میں امریکہ جزائر غرب الہند، افریقہ اور یورپ کے قریباً تمام اہم ممالک میں متعین احمدی مربیان شامل ہوئے۔ حضور نے تینوں دن کئی کئی گھنٹے تک شمولیت فرمائی۔ کانفرنس میں تمام مشنوں کی رپورٹوں پر سیر حاصل بحث کی گئی۔ مغربی ممالک میں احمدیت کے پیغام کو جلد سے جلد پہنچانے کی تجاویز کے علاوہ تمام دنیا میں وسیع پیمانہ پر احمدیہ لٹریچر کی اشاعت، بعض نئے مقامات میں بیوت الذکر کی تعمیر، نئے مشنوں کے قیام اور موجودہ مشنوں کی توسیع کے متعلق بھی غور و خوض کیا گیا۔ چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے بھی اس بحث میں حصہ لیا۔ کانفرنس کے اختتام پر تمام مربیان اور نمائندگان نے دین کی خدمت کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کرنے کا از سر نو عہد کیا۔

30 جون کو حضور نے عیدالاضحیہ کی نماز پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس تقریب میں پانچ سو مہمانوں نے شرکت کی جن میں لندن کے میئر متعدد ممالک کے سفراء اور بعض دیگر اہم شخصیتیں بھی شامل تھیں۔

4 راگست کو انگلستان کے ایک مؤقر ماہنامہ ایسٹرن ورلڈ کے ایڈیٹر حضور کی ملاقات کے لئے آئے اور حضور قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک انہیں جماعت کے حالات بتاتے رہے۔ جن کو سن کر وہ حد درجہ متاثر ہوئے۔

جماعت احمدیہ نائیجیریا کی عقیدت

4 راگست کو جماعت احمدیہ نائیجیریا (مغربی افریقہ) کے ایک نمائندہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اپنے جذبات اخلاص کا نہایت والہانہ رنگ میں حضور کی خدمت میں اظہار کیا۔ اس کے بعد محترم نسیم سیفی صاحب نے جماعت نائیجیریا کا مکتوب حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ جس میں یہ بھی ذکر تھا کہ جماعت نائیجیریا کی بنی ہوئی ایک چھڑی حضور کی خدمت میں پیش کرتی ہے اور درخواست کرتی ہے کہ حضور جماعت احمدیہ نائیجیریا کو اپنی چھڑی مستقل طور پر عنایت فرمائیں تا کہ جماعت حضور کی اس یادگار کو محفوظ رکھ سکے۔

حضور نے ان کی درخواست کو قبول فرماتے ہوئے اس وقت اپنی چھڑی مرحمت فرما دی۔

نومبائعین

یہ امر انتہائی مسرت انگیز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس تھوڑے عرصہ میں چار اہم شخصیتوں کو حضور کے ذریعہ احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ چنانچہ 8 جون کو یوگوسلاویہ کا ایک باشندہ حضور کے دست مبارک پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوا۔

26 جون کو جرمنی کے ایک مشہور مستشرق نے ہمبرگ میں حضور کے ہاتھ پر بیعت کی۔

27 جولائی کو مالٹا کے ایک انجینئر نے جو لندن میں مقیم ہیں حضور کے دست مبارک پر دین حق قبول کیا۔

11 راگست کو ایک سوس دوست حضور کی بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئے۔

مبارک سفر

غرض جس جہت سے بھی دیکھا جائے یہ سفر بہت مبارک رہا۔ اگر ایک طرف جسمانی لحاظ سے حضور باصحت ہو کر واپس تشریف لائے۔ جو ہمارے لئے انتہائی خوشی کا باعث ہے تو دوسری طرف روحانی لحاظ سے حضور کے مقدس ہاتھ سے یورپ میں دین کی فتح کی بنیاد رکھ دی گئی۔ ایسا کوئی نہیں جو اس فتح میں حائل ہو سکے۔ کوئی نہیں محمد رسول اللہ ﷺ کی حکومت کے قائم ہونے میں روک بن سکے یہ زمین و آسمان کے خدا کا فیصلہ جو بہرحال پورا ہو کر رہے گا۔ دین غالب ہوگا اور دنیا کے تمام اکناف میں اس کا جھنڈا بڑی عزت اور شدت کے ساتھ لہرائے گا۔

(الفضل خیر مقدم نمبر 1955ء)

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
نوجوانوں کے امراض ونفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
1954 NASIR ناصر 2012
دنیائے طب کی خدمات کے 58 سال
حکیم میاں محمد رفیع ناصر
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار۔ ربوہ
047-6211434
6212434
FAX: 6213966

مغل بینکوئیٹ ہال
ایک نام | ایک معیار | مناسب دام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
کشادہ ہال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ میکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

داؤد آٹوز
DASCO BEST QUALITY PARTS
ڈیلر: سوزوکی، پک اپ وین، آلٹو، F.X، جیپ کلٹس خیبر، جاپان، جینئن جاپان چائنہ اینڈ لوکل سپیئر پارٹس
طالب دعا: داؤد احمد، محمد عباس احمد، محمود احمد، ناصر الیاس
13-KA بادامی باغ لاہور آٹو سنٹر
فون شوروم: 042-37700448
042-37725205

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
219 Loha Market Landa Bazar Lahore
Tel:+92-42-7630066,7379300
Mob:0300-8472141
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

ڈیلرز: L.G، لومیز، سونی ٹی وی وفریج، کینڈی ڈیپ فریزر، ہائیر واشنگ مشین نیز گیس کوکنگ رینج، گیزر، ٹی وی ٹرالی الیکٹرونکس کی تمام مصنوعات سستی خریدنے کیلئے تشریف لائیں
انعام الیکٹرونکس
بالمقابل رحیم ہسپتال گوجر خاں
طالب دعا: خواجہ احسان اللہ
فون آفس: 051-3510086-3510140 رہائش: 051-3512003

معیار اور مقدار کے ضامن
منور جیولرز ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
047-6211883,0321-7709883

گولڈ کراس کوریئر کی جانب سے خوشخبری
اپنے عزیز رشتہ داروں کو ہر خوشی کے موقع پر چھوٹے بڑے پارسل بھجوانے کے ریٹ میں نمایاں کمی
وہی سروس اور وہی معیار
جو آپ زیادہ ریٹ میں بک کروائیں۔ اب ہم سے سب سے کم ریٹ میں وہی سروس حاصل کریں۔
جرمنی اور یو کے ٹیکس نہ لگنے کی مکمل گارنٹی
بہترین سروس سب سے کم ریٹ
اعلیٰ اخلاق اور آپ کا بھرپور اعتماد تو پھر آپ زیادہ ریٹ پر پارسل کیوں بک کروائیں
آپ کے اعتماد کا نام
اسد رضوان گولڈ کراس کوریئر
ریلوے روڈ ربوہ
047-6215901,03156215901
03157250557

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
فضل عمر ایگریکلچر فارم
زرعی مشورہ جات کے لئے رابطہ کریں
صابن دستی تحصیل ماتلی ضلع بدین
چوہدری عتیق احمد
0223004981
0300-3303570

مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب

اولوالعزم حضرت مصلح موعود کا دعوت الی اللہ کے لئے جوش اور جذبہ اور حکمت عملی

محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار   روئے زمین کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

نوجوانی میں دین کے غلبہ سے متعلق آپ کی دعا

حضرت شیخ غلام احمد صاحب واعظ تھے اور حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر دین حق میں داخل ہوئے تھے اور اخلاص اور ایمان میں ایسی ترقی کی کہ نہایت عابد و زاہد اور صاحب کشف و الہام بزرگوں میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ:

ایک دفعہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ آج کی رات بیت مبارک میں گزاروں گا اور تنہائی میں اپنے مولا سے جو چاہوں گا مانگوں گا۔ مگر جب میں بیت میں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی شخص سجدے میں پڑا ہوا ہے اور الحاح سے دعا کر رہا ہے۔ اس کے اس الحاح کی وجہ سے میں نماز بھی نہ پڑھ سکا۔ اور اس شخص کی دعا کا اثر مجھ پر بھی طاری ہو گیا۔ اور میں بھی دعا میں محو ہو گیا اور میں نے دعا کی کہ یا الٰہی! یہ شخص تیرے حضور سے جو کچھ بھی مانگ رہا ہے وہ اس کو دے دے اور میں کھڑا کھڑا تھک گیا کہ یہ شخص سر اٹھائے تو معلوم کروں کہ کون ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ مجھ سے پہلے وہ کتنی دیر سے آئے ہوئے تھے مگر جب آپ نے سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت میاں محمود احمد صاحب ہیں۔ میں نے السلام علیکم کہا اور مصافحہ کیا اور پوچھا میاں! آج اللہ تعالیٰ سے کیا کچھ لے لیا؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں نے تو یہی مانگا ہے کہ الٰہی! مجھے میری آنکھوں سے دین کو زندہ کر کے دکھا اور یہ کہہ کر آپ اندر تشریف لے گئے۔

(الفضل 16 فروری 1968ء)

دین کی فتح کا دن دیکھنے کی یہ بے قرار تمنا جو اس نوعمری میں آپ کے دل میں پیدا ہوئی نوعمری ہی میں پھل بھی لانے لگی۔

دعاؤں کے ساتھ ساتھ آپ نے اپنی زندگی کا مقصد بھی یہی قرار دیا کہ دین کے بارے میں جس قدر لوگ کوششیں کرتے ہیں ان میں سب سے زیادہ مؤثر کوشش اور پھل لانے والی کوشش آپ ہی کی ہو۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

جہاں تک میں نے غور کیا ہے میں نہیں جانتا کیوں بچپن ہی سے میری طبیعت میں (دعوت الی اللہ) کا شوق رہا ہے اور (دعوت الی اللہ) سے ایسا انس رہا ہے کہ میں سمجھ ہی نہیں سکتا۔ میں چھوٹی سی عمر میں بھی ایسی دعائیں کرتا تھا اور مجھے ایسی حرص تھی کہ (دین) کا جو کام بھی ہو میرے ہی ہاتھ سے ہو، میں اپنی اس خواہش کے زمانہ سے واقف نہیں کہ کب سے ہے میں......دعائیں کرتا تھا کہ (دین) کا جو کام ہو میرے ہی ہاتھ سے ہو پھر اتنا ہو کہ قیامت تک کوئی زمانہ ایسا نہ ہو جس میں (دین) کی خدمت کرنے والے میرے شاگرد نہ ہوں۔

(منصب خلافت صفحہ 22)

حضرت مصلح موعود نے منصب خلافت پر متمکن ہونے کے ساتھ سب سے پہلے اور سب سے زیادہ اس اہم نیک مقصد کی طرف توجہ دی اور جماعت احمدیہ کے افراد میں دعوت الی اللہ اور توحید الٰہی کے پیغام کو نہ صرف اپنوں تک بلکہ غیروں تک نہ صرف اپنے ہی ملک میں بلکہ یورپ، افریقہ، امریکہ، ایشیا کے دیگر ممالک کے لوگوں تک اس پیغام کو پہنچانے کے لئے ایک نئی روح پھونک دی اور اس کام کے لئے آپ نے دعاؤں سے کام لیا۔ جلسے منعقد کئے۔ مباحث، تقاریر اور ہر طریق سے دعوت الی اللہ کی مہم کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے کوششیں کیں۔ اس اہم فریضہ کی ذمہ داری کی ادائیگی کی طرف آپ نے یورپ کا سفر بھی اختیار فرمایا۔ اس سفر پر آمادگی کا اظہار کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

......ساری دنیا کو (دین) کے حلقہ میں لانا ہمارا فرض ہے اسلئے یہ بھی ضروری ہے کہ اس کے متعلق ہم ایک مکمل نظام تجویز کریں......مغربی ممالک میں (دعوت الی اللہ) کے کام کو اگر ہم نے جاری رکھنا ہے اور اگر اس پر جو روپیہ خرچ ہوتا ہے اس کی خدا تعالیٰ کو جواب دہی سے عہدہ برآ ہونا ہے تو ضروری ہے کہ خود خلیفہ وقت ان علاقوں میں جا کر ان کی مشکلات کو دیکھے اور وہاں کے ہر طبقہ کے لوگوں سے مشورہ کر کے ایک سکیم تجویز کرے ......ان ضروریات کو مدنظر رکھ کر میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ مذہبی کانفرنس کی تحریک کو ایک خدائی تحریک سمجھ کر اس وقت باوجود مشکلات کے اس سفر کو اختیار کروں، مذہبی کانفرنس میں شمولیت کی غرض سے نہیں بلکہ مغربی ممالک کی (دعوت الی اللہ) کے لئے کیوں کہ وہ ممالک ہی (دعوت الی اللہ) کے راستہ میں ایک دیوار ہیں جس دیوار کا توڑنا ہمارا مقدم فرض ہے۔

(سوانح فضل عمر جلد سوم صفحہ 57)

(دعوت الی اللہ) کے میدان میں خصوصیت کے ساتھ جب آپ نے سفر یورپ اختیار فرمایا تو اس موقعہ پر ذمہ داریوں اور اس فریضہ کی ادائیگی میں مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے 27 جولائی 1924ء کو ایک مکتوب رقم فرمایا جس میں آپ نے یورپ میں (دین) کے پھیلنے کے یقین کا اظہار کرتے ہوئے بڑے پر شوکت الفاظ میں یوں انتباہ فرمایا:

ہمارا فرض ہے کہ اس مصیبت کے آنے سے پہلے اس کا علاج سوچیں اور یورپ کی (دعوت الی اللہ) کیلئے ہر قدم جو اٹھائیں اس کے متعلق پہلے غور کر لیں اور یہ نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہاں کے حالات کا عینی علم حاصل نہ ہو پس اسی وجہ سے باوجود صحت کی کمزوری کے میں نے اس سفر کو اختیار کیا ہے اگر میں زندہ رہا تو انشاء اللہ اس علم سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کروں گا۔

اگر میں اس جدوجہد میں مر گیا تو اے قوم میں ایک نذیر عریاں کی طرح تجھے متنبہ کرتا ہوں کہ اس مصیبت کو کبھی نہ بھولنا۔ (دین) کی شکل کو کبھی نہ بدلنے دینا جس خدا نے مسیح موعود کو بھیجا ہے وہ ضرور کوئی راستہ نجات کا نکال دے گا۔ پس کوشش نہ چھوڑنا، نہ چھوڑنا، نہ چھوڑنا، آہ نہ چھوڑنا۔

میں کس طرح تم کو یقین دلاؤں کہ (دین) کا ہر اک حکم نا قابلِ تبدیل ہے خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا ...... جو اس کو بدلتا ہے وہ (دین) کا دشمن ہے وہ (دین) کی تباہی کی پہلی بنیاد رکھتا ہے کاش وہ پیدا نہ ہوتا...... یورپ سب سے بڑا دشمن (دین) کا ہے۔

وہ مانے نہ مانے تمہاری کوشش کا کوئی اثر ہو یا نہ ہو تم کو اسے نہیں چھوڑنا چاہئے اگر تم دشمن پر فتح نہیں پا سکتے تو تمہارا یہ فرض ضرور ہے کہ اس کی نقل و حرکت کو دیکھتے رہو...... یورپ کے لئے تو (دین) قبول کرنا مقدر ہو چکا ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم دیکھیں کہ وہ ایسی صورت سے (دین) کو قبول کرے کہ (دین) ہی کو نہ بدل دے۔

(الفضل 16 اگست 1924ء)

آپ اس فکر انگیز انتباہ اور ہدایت کے مطابق خدا تعالیٰ کے فضل سے یورپ کے تمام ممالک میں اس وقت احمدیہ مراکز اور مشن ہاؤسز قائم ہیں جہاں واقفینِ زندگی اور داعین الی اللہ کے ذریعہ احمدیت کا پیغام سب تک پہنچایا جا رہا ہے اور خلافت احمدیہ کے زیرِ سایہ اس مشن کو آگے سے آگے بڑھایا جا رہا ہے نیز اس مکتوب میں کہی گئی ہدایتوں پر عمل کیا جا رہا ہے۔

تحفۃ الملوک

حضرت مصلح موعود نے نہ صرف تقریروں اور علمی مجالس کے ذریعہ احمدیت کا پیغام اور دعوت الی اللہ کی بلکہ آپ نے اس غرض کے لئے بعض خاص کتب بھی تحریر فرمائیں اور وہ کتب امراء اور حکومتوں کے سربراہوں کو بھی بھجوا کر اس حق کو ادا کیا۔ ان میں ایک اہم کتاب دعوۃ الامیر ہے جو والئی افغانستان کو بھجوائی گئی۔ اور ایک تحفۃ الملوک ہے۔

تحفۃ الملوک خلافت کے ابتدائی مہینوں مئی جون 1914ء میں تصنیف فرمائی جو شاہِ دکن کو مخاطب کر کے لکھی گئی تھی اور اس میں بڑے دلکش انداز میں انہیں احمدیت قبول کرنے کی دعوت دی گئی تھی۔ اس کتاب کا مسودہ تیار ہونے پر حضور نے احباب قادیان کو ایک جلسہ میں بعد نماز عصر اسے خود پڑھ کر سنایا۔

کتاب شائع ہونے پر اعلیٰ حضرت نظام دکن کے علاوہ دیگر اربابِ حکومت کو بھی یہ کتاب بھجوائی گئی اس کے مطالعہ کے نتیجہ میں بکثرت احباب احمدیت کی طرف مائل ہوئے بالخصوص دکن کی ایک بہت اہم شخصیت کو اس کے ذریعہ قبول حق کی توفیق ملی۔ ہماری مراد حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سے ہے جو اسماعیلی فرقہ سے تعلق رکھتے تھے اور دکن کے ایک بڑے ہی متمول اور صاحب حیثیت گھرانے کے چشم و چراغ تھے سیٹھ صاحب کا علم و فضل آپ کی دلکش صورت اور فرشتہ سیرت دیگر اوصافِ حمیدہ اس علاقہ میں احمدیت کے لئے بڑی کشش کا موجب بنے اور متعدد دوسرے دوستوں کو آپ کے ذریعہ احمدیت میں داخل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ لیکن آپ کی کوششوں کی حد شخصی تعلقات تک ہی نہ تھی، آپ نے اپنی دولت کا بیشتر حصہ دعوت احمدیت کے لئے وقف کر دیا اور بکثرت اشتہاروں اور رسالوں کے ذریعہ سے ہندوستان کے طول و عرض میں حضرت مسیح موعود کا پیغام پہنچایا اور آپ کے شائع کردہ لٹریچر کے اثر سے دور و نزدیک کی بہت سی سعید روحیں قادیان کی طرف کھنچی چلی آئیں۔

حضرت مصلح موعود کی یہ کتاب تحفۃ الملوک پر زور دلائل کی بناء پر دین داروں پر ہی نہیں بے دینوں پر بھی اثر انداز ہوئے بغیر نہ رہ سکی۔ چنانچہ ایک دوست ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب اپنے ایک دہریہ شناس پر اس کتاب کے اثر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
کورس 3 ڈبیاں
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

معیار اور مقدار کے ضامن
منور جیولرز
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
047-6211883,0321-7709883

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ڈسکاؤنٹ مارٹ
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
جیولری۔انڈین لوکی، برائیڈل سیٹ، کاسمیٹکس، ہوزری پرفیوم
0343-9166699,0333-9853345

المعروف چوہدری سراج دین اینڈ سنز
نگینہ برتن سٹور
طالب دعا: چوہدری مبارک احمد
چوک جھنگ تھاں۔ چنیوٹ فون: 047-6332870

نور سائیکل ورکس
مطیع الرحمن ناصر: 047-6213999
یادگار چوک ربوہ
نئی برانچ **نور سائیکل سٹور**
عتیق الرحمن ناصر: 047-6214175
پروپرائٹر: عبدالنور ناصر
ریلوے روڈ نزد گودام
رحمت بازار منڈی ربوہ
بچہ سائیکل کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
بڑی سائیکل ایگل، سہراب چائنہ دستیاب ہے

NOVEL INTERNATIONAL
IMPORTERS
EXPORTERS
REPRESENTATIVES
HEAD OFFICE: P-15, Rail Bazar, Faisalabad - Pakistan.
Tel: +92 41 2614360, 2632483, Fax: +92 41 2618483

آپ کے سرمائے کا بہترین نعم البدل سونا
MALA GOLDS
الیس اللہ اور مولیٰ بس کی شاندار انگوٹھیاں اور دلکش زیورات
پیش کردہ **فرحت علی جیولرز**
یادگار روڈ ربوہ
فون نمبر: 047-6213158

فریش فوڈ، فریش کریم کیک، ڈرائی کیک، سپیشل گاجر حلوہ
شادی بیاہ و دیگر تقریبات کیلئے تیار مال دستیاب ہے
محمود سویٹ اینڈ بیکرز
اقصیٰ چوک ربوہ: 047-6214423
طالب دعا: اعجاز احمد: 0300-7716335
ریاض احمد: 033-67-94524

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
فینسی زیورات کا مرکز۔ ڈائمنڈ کی جیولری بھی دستیاب ہے
فائن آرٹ جیولرز
بازار شہیداں۔ سیالکوٹ
طالب دعا: سفیر احمد
فون شوروم: 052-4588452 فون رہائش: 4586297 موبائل: 0300-9613257

الحمید ہومیو کلینک
تمام پیچیدہ امراض
بالخصوص پرانی ضدی اور گہری بیماریوں کیلئے
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر ایم۔اے
ڈی ایچ ایم ایس پنجاب آر ایم ایم بی (پاکستان)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ
0344-7801578

CNG
الفیصل سی این جی سٹیشن
چیف ایگزیکٹو: محمد یوسف
ٹیپو روڈ نزد موتی محل سینما راولپنڈی
فون آفس: 5502667-5960422 موبائل: 0300-8543530

محمد یعقوب، محمد یوسف
MY سبزی فروٹ کمیشن ایجنٹس
طالب دعا: شاہد محمود، عامر شہزاد، آصف مسعود، حسن نوید
ہول سیل ویجی ٹیبل مارکیٹ 142 شاپ، 4-11/آئی۔ اسلام آباد
فون آفس: 4842026-4844366 فون رہائش: 4443262-4446849

Woodsy... Chiniot
Furniture®
فرنیچر جو آپ کے مکان کو گھر بنادے
Malik Center.Faisal Abad Road.
Tehseel Choak Chiniot. 92-47-6334620
Mobile:0300-7705233-300-7719510

عبداللہ موبائلز اینڈ الیکٹرونکس سنٹر
موبائل، فریج، جنریٹر، واشنگ مشین، اینڈ ڈرائیر
TV چائنہ، DVD فوٹو سٹیٹ کی سہولت موجود ہے
موٹر سائیکل، مکمل کمپیوٹر LCD 15"-17"-19"
طالب دعا: چوہدری محمد نواز وڑائچ: 0345-6336570

علی اسٹیٹ
لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے رابطہ کریں۔
نیز زرعی رقبہ جات کی خرید و فروخت کا مرکز
ALI TRADERS Exporter & Importer
چاول۔ اولڈ مشینری
459-G4 جوہر ٹاؤن لاہور۔ پاکستان
چیف ایگزیکٹو چوہدری محمود احمد 0321-9425121,0300942512
Tel+92-42-3520010-11-042-38511644 Fax:42-35290011
Email:alishahkarpk@hotmail.com

ہر قسم کے ماربل سلیب۔ کچن کاؤنٹر ٹائل، کیمیکل پالش کیلئے
MARBLES
سٹار ماربل انڈسٹریز
پلاٹ 42-40 سٹریٹ 10 سیکٹر آئی نائن انڈسٹریل ایریا اسلام آباد
فون آفس: 051-4431121-4432047 طالب دعا شیخ جمیل احمد اینڈ سنز

FINE & THE BEST FB
CENTRE FOR CHRONIC DISEASES
ہمارے ہاں تمام زنانہ، بچگانہ، مردانہ بیماریوں کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے
ٹیومرز، دل گردے، مثانے، سانس، مرگی، بچوں کی قبض، دمہ، چڑچڑاپن،
ایام کی خرابیاں اور دیگر امراض کیلئے اعتماد کے ساتھ تشریف لائیں۔
کلینک کے اوقات
صبح 10 تا $1\frac{1}{2}$ بجے دوپہر
عصر تا مغرب
پتہ: طارق مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
047-6005688
0300-7705078
نوٹ: یہاں صرف نسخہ تجویز کیا جاتا ہے

ایک دہریہ نے حضور کا تحفۃ الملوک پڑھا، کہتا تھا کہ یہ شخص اس طاقت اور قوت کا معلوم ہوتا ہے کہ جس پر کوئی بھی انسان غالب نہیں آسکے گا۔ پھر اس نے ''القول الفصل'' پڑھ کر بھی رائے قائم کی کہ یہ ایک عجیب ہی شان کا انسان معلوم ہوتا ہے جس کے کلام میں بچپن یا جوشِ شباب یا ناتجربہ کاری یا پست ہمتی کا شائبہ تک نہیں بلکہ بہت بڑے دماغ اور عجیب شان کا انسان ہے جس کے کلام میں قوت عظمت اور جلال کی روح پائی جاتی ہے۔

(الفضل 21 مارچ 1915ء بحوالہ سوانح فضل عمر جلد دوم صفحہ 43-42)

احمدیت

ویمبلے مذہبی کانفرنس میں دین کی برتری و حقانیت کے متعلق حضور نے جو معرکۃ الآراء مضمون تیار فرمایا وہ "AHMADIYYA"....... (احمدیت) کے نام سے دنیا بھر میں مشہور ہے۔ اس مضمون میں دین کی بنیادی تعلیمات ان کی حکمت و فلسفہ بڑے دلنشین انداز اور مدلل طریق پر بیان کیا گیا ہے۔

ایک مشہور فرانسیسی عالم جو مذاہب کے تقابلی مطالعہ میں بہت مہارت رکھتے تھے۔ یہ مضمون سن کر بے ساختہ کہنے لگے۔

"WELL PUT, WELL ARRANGED, WELL DEALT"

یعنی خوب بیان کیا گیا، خوب ترتیب دیا گیا اور خوب پیش کیا گیا۔

اکثر حاضرین کی زبان پر تھا کہ

" RARE ADDRESS, ONE CANNOT HEAR SUCH ADDRESSES EVERY DAY"

ایک نادر خطاب۔ ایسے اچھوتے مضامین ہر روز سننے میں نہیں آتے'۔ بعض تبصرہ کرنے والوں نے کہا کہ یہ اس زمانے کا لوتھر معلوم ہوتا ہے اور یہ کہ یہ موقعہ احمدیوں کے لئے ایک ٹرننگ پوائنٹ ہے۔

حضرت مصلح موعود نے اپنی اس کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا۔

چند سال ہوئے فرانس کی رائل ایشیاء ٹک سوسائٹی نے جو بہت وقیع سوسائٹی ہے اور جس کی ممبر شپ کا اظہار لوگ فخریہ طور پر اپنے ناموں کے ساتھ کرتے ہیں۔ میری کتاب احمدیت کا حوالہ دے کر (دین) کے متعلق ایک مضمون لکھا اور میری کتاب کے متعلق لکھا کہ (دین) کے متعلق وہ تصنیف اہم ترین ہے۔

(سوانح فضل عمر جلد سوم صفحہ 80-73)

یہ مضمون ویمبلے کانفرنس میں آپ کی موجودگی میں حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے پڑھا تھا۔ برطانوی پریس میں اس کا خاصا چرچا ہوا ایک اخبار نے لکھا:

آپ نے اپنے مضمون کو جس میں زیادہ تر (دین) کی حمایت اور تائید تھی ایک پرجوش اپیل کے ساتھ ختم کیا جس میں انہوں نے حاضرین کو اس نئے مسیح .... کے قبول کرنے کے لئے مدعو کیا تھا اس بات کا بیان کر دینا بھی ضروری ہے کہ اس پرچہ کے بعد جس قدر تحسین و خوشنودی کا چیئرز (CHEERS) کے ذریعہ اظہار کیا گیا اس سے پہلے کسی پرچہ پر ایسا نہیں کیا گیا۔

(مانچسٹر گارڈین 24 ستمبر 1924ء الفضل 18 نومبر 1924ء)

پوپ کا ملاقات سے گریز

اس یادگار سفر میں مقتدر مذہبی شخصیت پوپ کو (دین) کی پرکشش و حسین تعلیم سے آگاہ کرنے کی کوشش بھی کی گئی۔ پوپ نے اس شاندار موقع کو بعض معمولی عذرات سے ٹال دیا ورنہ (دین) کی حقانیت و دلکشی کے اظہار کا ایک بہت ہی اچھا نظارہ دیکھنے میں ملتا۔ البتہ اس کا یہ فائدہ ضرور ہوا کہ دنیائے عیسائیت پر اتمام حجت ہوگئی جو اپنی جگہ بہت بڑا فائدہ ہے۔ پوپ کی ٹال مٹول کا بیان حضور کے اپنے الفاظ میں پیش ہے:

1924ء میں جب میں یورپ گیا تو روم میں بھی ٹھہرا وہاں میں نے پوپ کو لکھا کہ تم عیسائیت کے پہلوان ہو اور میں (دین) کا پہلوان ہوں۔ مجھے ملاقات کا موقع دو تا کہ بالمشافہ (دین) اور عیسائیت کے متعلق میں بات کرسکوں اس کے جواب میں پوپ کے سیکرٹری کی طرف سے مجھے چٹھی آئی کہ پوپ صاحب کی طبیعت خراب ہے۔ اس لئے وہ مل نہیں سکتے۔ انہی دنوں اٹلی کے ایک اخبار کا ایڈیٹر جو سوشلسٹ تھا مجھے ملنے آیا وہ ایسا اخبار تھا جس کے دن میں بارہ ایڈیشن نکلتے تھے.... اس نے مجھے کہا کہ آپ یہاں پہلی دفعہ آئے ہیں۔ یہ بڑا اچھا موقع ہے آپ پوپ سے ملاقات کی کوشش کریں ہمیں...... کے لیڈر کے خیالات سننے کا موقع مل جائے گا۔ اور بلمقابل عیسائیوں کے لیڈر کے خیالات سننے کا بھی موقع مل جائے گا میں نے کہا میں نے تو خود اس سے ملاقات کی کوشش کی تھی مگر اس کے سیکرٹری کی طرف سے جواب آ گیا ہے کہ پوپ صاحب کی طبیعت اچھی نہیں۔ کہنے لگا آپ ایک دفعہ پھر انہیں میری خاطر لکھیں۔ میں نے کہا اس کے معنے تو یہ ہیں کہ تم مجھے بے عزت کروانا چاہتے ہو کیونکہ اس نے ملاقات کا موقع نہیں دینا۔ کہنے لگا ہماری نظروں میں تو اس سے آپ کی عزت بڑھے گی کم نہیں ہوگی.... میں نے اس کے کہنے پر پھر خط لکھ دیا اس کے جواب میں اس کے چیف سیکرٹری کی مجھے چٹھی آئی کہ پوپ کا محل آج کل زیر مرمت ہے اس لئے افسوس ہے کہ وہ ملاقات نہیں کر سکتے۔ دو چار دن کے بعد پھر وہی ایڈیٹر ملنے کے لئے آیا تو اس نے پوچھا کہ کیا پوپ کی طرف سے کوئی جواب آیا ہے میں نے کہا ہاں۔ اس نے یہ جواب دیا ہے تم پڑھ لو اس چٹھی کو پڑھ کر اسے بڑا غصہ آیا اور کہنے لگا کہ اب میں اپنے اخبار میں اس کی خبر لوں گا.... چنانچہ دوسرے دن اخبار چھپا تو اس میں اس نے ایک بڑا مضمون لکھا کہ یہاں آجکل...... کا ایک بہت بڑا لیڈر آیا ہوا ہے اس نے پوپ کو خط لکھا کہ میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں مجھے ملاقات کا موقعہ دیا جائے تا کہ (دین) اور عیسائیت کے متعلق باہم گفتگو ہو جائے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ موقعہ بڑا اچھا تھا اور اگر ملاقات ہو جاتی تو پتہ لگ جاتا کہ ہمارے لیڈر اپنے مذہب سے کتنے واقف ہیں۔ اور...... کے لیڈر اپنے مذہب سے کتنی واقفیت رکھتے ہیں مگر پوپ کے چیف سیکرٹری نے اس کا یہ جواب دیا کہ پوپ کا محل آجکل زیر مرمت ہے اس لئے وہ ملاقات نہیں کر سکتے۔ اس کے بعد اس نے طنزاً لکھا کہ ہم یقین کرتے ہیں کہ اب پوپ کا محل قیامت تک زیرِ مرمت ہی رہے گا۔

(خطبہ جمعہ 23 اگست 1957ء بحوالہ سوانح فضل عمر جلد 3 صفحہ 72-17)

(یاد رہے کہ اس وقت کے پوپ کا نامؑ "His Eminence Ambrogio Damiano Achille Cardinal Ratti " تھا جو 6 فروری 1922ء میں 64 سال کی عمر میں بشپ آف روم منتخب ہوئے اور 10 فروری 1939ء کو وفات پائی۔

حضرت مصلح موعود نے جہاں دن رات ان تھک محنت کر کے اشاعت دین اور دعوت الی اللہ کا کام خطبات، تقاریر کتب تصنیف فرما کر کیا وہاں آپ نے جماعت احمدیہ کے سامنے اس بات کو بھی رکھا کہ جماعت کے لوگ بھی اسی نہج اور انہی طریقوں سے اشاعت دین کا کام کریں چنانچہ اس کام کے لئے آپ نے جماعت میں تحریک جدید کی سکیم جاری کی۔ اور اس کے ذریعہ واقفین کی ضرورت کا احساس دلایا جو ہمہ تن بس اسی کام کے لئے وقف ہوں اس سلسلہ میں آپ نے دوسری بات یہ کہیُ کہ آپ کو فوراً جلد سے جلد ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو سلسلہ کے لئے اپنے وطن چھوڑنے کے لئے تیار ہوں اپنی جانوں کو خطرات میں ڈالنے کے لئے تیار ہوں اور بھوکے اور پیاسے رہ کر بغیر تنخواہوں کے اپنے نفس کو تمام تکالیف سے گذارنے پر آمادہ ہوں۔ پس میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ جو نوجوان ان کاموں کے لئے تیار ہوں وہ اپنے نام پیش کریں۔

(الفضل 18 نومبر 1934ء)

چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اسی وقت بیسیوں نوجوانوں نے اپنے آپ کو سیدنا حضرت مصلح موعود کے حضور پیش کر دیا۔ کئی تو اپنی اعلیٰ ملازمتوں سے استعفیٰ دے کر واقف زندگی ہوئے اور ان سب خطرات کو مول لے کر خدا کے نام کو بلند کرنے کے لیے بغیر تنخواہوں کے پاک و ہند سے باہر کے دور دراز ملکوں میں گئے جس کے پھل خدا تعالیٰ کے فضل سے آج جماعت احمدیہ خود مشاہدہ کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان نوجوانوں کے کاموں اور عزم میں برکت دی اور جماعت احمدیہ آج دنیا کے 200 سے زائد ملکوں میں پھیل چکی ہے اور یہ کام جس کی ابتداء آپ نے فرمائی خدا تعالیٰ کے فضل سے آج تک جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا انشاء اللہ العزیز۔ آپ نے اس کام پر جانے والوں اور اشاعت دین کا کام کرنے والوں اور جماعت کے لوگوں کو اس کام کو جاری رکھنے کے لئے اپنی دعاؤں سے بھی نوازا۔

اور اس عزم کے اظہار کے لئے کہ خدا تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا دنیا میں لہرائے اور شیطان کی حکومت مٹ جائے۔ آپ فرماتے ہیں

شیطان کی حکومت مٹ جائے اس جہاں سے
حاکم تمام دنیا پہ میرا مصطفیٰ ہو

خدا تعالیٰ کے فضل سے جب آپ نے واقفین زندگی اور داعیان اور مربیان کرام کو دنیا کے مختلف ممالک میں بھجوایا۔ تو دیکھتے ہی دیکھتے دنیا میں ایک روحانی انقلاب برپا ہونا شروع ہوا۔ پیشگوئی مصلح موعود میں آپ کے بارے میں یہ بھی فرمایا گیا تھا اور آپ کی ایک علامت یہ بھی بیان کی گئی تھی کہ

''دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی''۔

چنانچہ جب 10 مارچ 1944ء کو پیشگوئی مصلح موعود کا اعلان کرنے کے لئے لاہور میں ایک عظیم الشان جلسہ کا انعقاد ہوا اس موقع پر سیدنا حضرت مصلح موعود نے متعدد مختلف ممالک کے ان مربیان کو پیش کیا جو حضور کی ہدایت کے مطابق اس وقت تک اکناف عالم میں پیغام حق پہنچانے کا فریضہ سرانجام دے چکے تھے اور انہوں نے اپنے ملک میں جہاں انہوں نے کام کیا تھا اپنے اپنے تاثرات بیان کئے اس موقعہ پر حضرت مولوی ظہور حسین آف بخارا بھی تھے جن کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:

یہی مولوی ظہور حسین صاحب جنہوں نے ابھی روس کے حالات بیان کئے جب انہوں نے مولوی فاضل پاس کیا تو اس وقت لڑکے ہی تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ تم روس جاؤ گے۔ انہوں نے کہا میں جانے کو تیار ہوں۔ میں نے کہا جاؤ گے تو پاسپورٹ نہیں ملے گا۔ کہنے لگے بے شک نہ ملے میں بغیر پاسپورٹ کے ہی اس ملک میں (دعوت الی اللہ) کے لئے جاؤں گا۔ آخر وہ گئے اور دو سال جیل میں رہ کر انہوں نے بتا دیا کہ خدا

نے کیسے کام کرنے والے مجھے دیئے ہیں۔ خدا نے مجھے وہ تلواریں بخشی ہیں جو کفر کو ایک لمحہ میں کاٹ کر رکھ دیتی ہیں۔ خدا نے مجھے وہ دل بخشے ہیں جو میری آواز پر ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ میں انہیں سمندر کی گہرائیوں میں چھلانگ لگانے کے لئے کہوں تو وہ سمندر میں چھلانگ لگانے کے لئے تیار ہیں میں انہیں پہاڑوں سے اپنے آپ کو گرانے کے لئے کہوں تو وہ پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرادیں۔ میں انہیں جلتے ہوئے تنوروں میں کود جانے کا حکم دوں تو وہ تنوروں میں کود کر دکھا دیں۔ اگر خودکشی حرام نہ ہوتی۔ اگر خودکشی (دین) میں حرام نہ ہوتی۔ تو میں اس وقت تمہیں یہ نمونہ دکھا سکتا تھا کہ جماعت کے سو آدمیوں کو اپنے پیٹ میں خنجر مار کر ہلاک ہو جانے کا حکم دیتا اور وہ سو آدمی اسی وقت اپنے پیٹ میں خنجر مار کر مر جاتے۔

(الفضل 18 فروری 1958ء)

اس کے علاوہ سیدنا محمود المصلح الموعود نے دعوت الی اللہ کے لئے 23/ اکتوبر 1959ء کو خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں تمام خدام نے کھڑے ہو کر اس بارے میں ایک عہد بھی دہرایا۔ اس عہد کا ایک ایک لفظ اس بات پر شاہد ہے کہ آپ کے دل کے اندر اشاعت دین وحق کی تڑپ کس قدر تھی اور آپ چاہتے تھے کہ جماعت احمدیہ کا ہر نوجوان، بڑا، بوڑھا، بچہ اس پر عمل کرے۔ یہ عہد اپنی ذات میں ایک بلند شان رکھتا ہے اور اس کے الفاظ ایسے ہیں کہ جو دلوں پر اثر کرتے ہیں اس لئے اس عہد کا ایک حصہ یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم ...... احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ ﷺ کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فریضہ کی تکمیل کے لئے اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسول ﷺ کے لئے وقف رکھیں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک (دین) کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔

فرمایا کہ: یہ عہد جو آپ لوگوں نے اس وقت کیا ہے متواتر چار صدیوں بلکہ چار ہزار سال تک جماعت کے نوجوانوں سے لیتے چلے جائیں اور جب تمہاری نئی نسل تیار ہو جائے تو پھر اسے کہیں کہ وہ اس عہد کو اپنے سامنے رکھے اور ہمیشہ اسے دہراتی چلی جائے اور وہ نسل یہ عہد اپنی تیسری نسل کے سپرد کر دے۔ اور اس طرح ہر نسل اپنی اگلی نسل کو تاکید کرتی چلی جائے۔ اسی طرح بیرونی جماعتوں میں جو جلسے ہوا کریں ان میں بھی مقامی جماعتیں خواہ خدام کی ہوں یا انصار کی یہی عہد دوہرایا کریں۔ یہاں تک کہ دنیا میں احمدیت کا غلبہ ہو جائے اور (دین) اتنا ترقی کرے کہ دنیا کے چپہ چپہ پر پھیل جائے۔

(مشعل راہ جلد اول 808-807)

آیئے ہم سب مل کر عہد کریں کہ ہم بھی اس زمانے میں مسیح موعود کی جماعت کے ادنیٰ سپاہی بن کر اس کام کو کرنے کا عہد کریں۔ اور اس راہ میں جو رکاوٹیں اور مشکلات آئیں ان کا مردانہ وار مقابلہ کریں کیوں کہ اشاعت دین کا کام اب صرف اور صرف جماعت احمدیہ کا کام ہے اور یہ روحانی ہتھیار صرف اور صرف مسیح موعود کی جماعت کو عطا ہوا ہے اس ذمہ داری کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے اپنی ایک تقریر سیر روحانی میں جماعت کے جذبہ دعوت الی اللہ کو مزید ابھارنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا:

اب خدا کی نوبت جوش میں آئی ہے اور تم کو، ہاں تم کو، ہاں تم کو خدا تعالیٰ نے پھر اس نوبت خانہ کی ضرب سپرد کی ہے۔ اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! ایک دفعہ پھر اس نوبت کو اس زور سے بجاؤ کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور فرشتے بھی کانپ اٹھیں تا کہ تمہاری دردناک آوازیں اور تمہارے نعرہ ہائے تکبیر اور نعرہ ہائے شہادتِ توحید کی وجہ سے خدا تعالیٰ زمین پر آجائے اور پھر خدا کی بادشاہت اس زمین پر قائم ہو جائے۔ اسی غرض کے لئے میں نے تحریک جدید کو جاری کیا ہے اور اسی غرض کے لئے میں تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں۔ سیدھے آؤ اور خدا کے سپاہیوں میں داخل ہو جاؤ...... پس میری سنو اور میری بات کے پیچھے چلو کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ خدا کہہ رہا ہے میری آواز نہیں ہے۔ میں خدا کی آواز تم کو پہنچا رہا ہوں۔ تم میری مانو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو اور تم دنیا میں بھی عزت پاؤ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ۔

(سیر روحانی جلد سوم)

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
میاں اظہر احمد
میاں مظہر احمد
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

اسٹائل نور رحمٰن کون مہندی
طالب دعا: رحمٰن کاسمیٹکس سٹور
خلیل الرحمٰن بابر مارکیٹ۔ مین بازار۔ سیالکوٹ
0092-52-4586914- 0300-6157374

کراچی اور سنگاپور کے K-21 اور K-22 کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
الطاف مارکیٹ بازار کاٹھیاں والا سیالکوٹ
طالب دعا:۔ عمران مقصود
فون شوروم: 052-4594674
موبائل: 0321-6141146

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
پروپرائٹر: میاں حنیف احمد کامران
047-6212515
0300-7703500

اعلیٰ کوالٹی ہمارا معیار | لذیذ مٹھائیوں کا مرکز
صبح کا ناشتہ حلوہ پوری بھی دستیاب ہے
گاجر حلوہ سپیشل
شادی بیاہ اور تقریبات کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں
محمود سویٹ شاپ اقصیٰ روڈ ربوہ
طالب دعا: ریاض احمد۔ اعجاز احمد
فون شوروم 047-6215523-0333-6704524

Love For All
Hatred For None
ڈسٹری بیوٹرز
میزان گھی
خیبر ماچس
کوہ نور سوپ
کرن گھی
محمد شفیق کریانہ سٹور
مین بازار گوجر خان
051-3511086,0300-9508024
اعلیٰ کوالٹی کے چاول، دالیں، مصالہ جات، گھی، چینی اور صابن تھوک و پرچون خریدنے کے لئے تشریف لائیں

ٹیڑھے دانتوں کا علاج فکسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے
احمد ڈینٹل سرجری فیصل آباد
ناغہ بروز اتوار
صبح 9 بجے تا 1 بجے گورونانک پورہ :041-2614838
شام 5 بجے تا 9 بجے ستیانہ روڈ :041-8549093
ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب ڈینٹل سرجن
بی ایس سی۔ بی ڈی ایس (پنجاب) 0300-9666540

راولپنڈی فیئر پرائس شاپ
گھی چینی سویٹس اینڈ فوڈ آئٹمز ہول سیل اینڈ رٹیلر
دوکان نمبر 1 ریلوے ورکشاپ روڈ نزد ریلوے سکول نمبر 3 راولپنڈی
پروپرائیٹرز محمد شفیع اینڈ سنز
051-5463439

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

AHMAD MONEY CHANGER
We Deal in All Foreign Currencies
You are always Welcome to:
PREMIER EXCHANGE CO.'B' PVT. LTD. State Bank Licence No.11
Chief Executive: Basharat Ahmad Sheikh
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II Lahore
Tell: 35757230,35713728,35752796,35713421,35750480
Fax: 35760222 E-mail: amcgul@yahoo.com

محبت سب کیلئے ☆ نفرت کسی سے نہیں
مدراسی، اٹالین، سنگاپوری اور ڈائمنڈ کی جدید اور فینسی ورائٹی کیلئے تشریف لائیں۔
الفضل جیولرز صرافہ بازار سیالکوٹ
طالب دعا: عبدالستار۔ عمیر ستار
فون شوروم: 052-4292793 فون رہائش: 052-4592316
موبائل: 0300-9613255-6179077
Email:alfazal@skt.comset.net.pk

جوڑائی اینڈ گولی میکرز
ایم وحید جیولرز
صرافہ بازار ڈی بلاک اوکاڑہ
044-2514648
طالب دعا: میاں عبدالوحید
0300-7533438
0345-7506946

احمدی بھائیوں کے لئے خاص رعایت
FAJAR RENT- A CAR
121-MF زینب ٹاور لنک روڈ ماڈل ٹاؤن لاہور
M.ABID BAIG
Contact No:0333-4301898

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجر کار، وجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
042-36306163,36368130Fax:042-36368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
Cell:0322-4607400

المبارک جیولرز
چوک دربارے والا سی بلاک۔ صرافہ بازار اوکاڑہ
طالب دعا ▪ میاں مبارک احمد 0331-7467452
▪ میاں نوید احمد :0333-6961355
044-2511355-2521355

ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
شاہد الیکٹرک سٹور
متصل احمدیہ بیت الفضل
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون:2632606-2642605
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، ویز بورڈ، لیمینیشن بورڈ فلش ڈور، مولڈنگ، کیلئے تشریف لائیں۔
فیصل پلائی ووڈ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
فون:042-37563101 طالب دعا: فیصل خلیل خاں
موبائل:0300-4201198 قیصر خلیل خاں

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil
JK STEEL
6-D Madina Steel Sheet Market
Landa Bazar, Lahore
PH:0092-42-37656300-37642369-37381738 Fax:37659996
Talb-E-Duaa: Kamal Nasir, Jamal Nasir

MJ میاں غلام رسول جیولرز
044-2689055 میرک ضلع اوکاڑہ
جماعت کے مربیان اور واقفین نو کیلئے زیورات بغیر مزدوری اور پالش کر تیار کرکے دیئے جائیں گے
طالب دعا: میاں غلام الرحمٰن 0334-4552254-0345-4552254
میاں عبدالمنان 0346-7434015

آندرے آس لینگوئج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھئے
گوئٹے انسٹیٹیوٹ سے سند یافتہ ٹیچر
اور اب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔
(1) کورس دو ماہ -/5000 ماہانہ (2) کورس تین ماہ -/6000 ماہانہ (3) صرف تیاری ٹیسٹ ایک ماہ -/5000
ایئر کنڈیشنر کی سہولت موجود ہے
برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423,0476213372

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر:0476216109
موبائل 0333-6707165

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238

Rehman Rubber Rollers & Engineering Works
Manufacturers:
Paper, Chip Board and Tanneries Rolls
Marketing Managing Director:
Mujeeb-ur-Rehman
0345-4039635
Naveed ur Rehman
0300-4295130
Band Road Lahore.

محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں
خدا تعالیٰ کے فضل، رحم اور احسان کے ساتھ 54 سال سے زائد عرصہ گزرنے کے بعد بھی خداوند کریم کی مدد و رہنمائی سے رواں دواں
قائم شدہ 1953ء
محتاج دعا: بشیر اینڈ کمپنی بنارسی والے
ریڈی میڈ گارمنٹس تیار کرنے والے حضرات کی ضرورت کا فینسی کپڑا دستیاب ہے
111 خواجہ بازار، سفینہ بلاک، اعظم کلاتھ مارکیٹ۔ لاہور فون: 37654501،37661915،37632805-042-37654290

پاکستان الیکٹرو انجینئرنگ
PE
نکل ٹینک، گولڈ پلانٹ، کروم ٹینک، بیرل ریکٹیفائر ٹرانسفارمر، اوون ڈرائر مشین، فلٹر پمپ، ٹائیٹینیم ہیٹر، پاؤڈر کوٹنگ مشین، ڈی او نائزر پلانٹ
پی۔ وی۔ سی لائننگ، فائبر لائننگ
پروپرائٹرز: منور احمد۔ بشیر احمد
37۔ دل محمد روڈ، لاہور۔ فون: 0300-4280871, 0313-4280871, 042-37247744

KOHINOOR
STEEL TRADERS
166 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled,Hot Rolled,Galvanized Sheets & Coils
Talib-e-Dua,Mian Mubarik Al
Tel:37630055-37650490-91 Fax:3763008
Email : mianamjadiqbal@hotmail.com

معیاری اور عمدہ اشیاء صرف کے لئے تشریف لائیں
رؤف پنسار سٹور
تحصیل روڈ، غلہ منڈی۔ گوجر خان
فون آفس: 051-3512074,051-3512068

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

اعلیٰ کوالٹی کے کپڑے اور بہترین سلائی کے لئے
سپر ٹیلرز اینڈ سپر فیبرکس
شاپ نمبر 1، بلاک 6 بی، سپر مارکیٹ۔ اسلام آباد 44000۔ پاکستان فون آفس: 2877085
فیکس: 92-51-2872856 Email: supertailors@hotmail.com

HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S
HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S
HAROON'S HAROON'S
HAROON'S HAROON'S HAROON'S
HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S
HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S
HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S
HAROON'S HAROON'S
Islambad Pndi Lahore

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان:047-6215747 فون رہائش:047-6211649

ڈیلر: سی آر سی شیٹ اور کوائل
الرحیم سٹیل
139- لوہا مارکیٹ
لنڈا بازار۔ لاہور
فون آفس 042-7653853-7669818 فیکس 042-7663786
Email:alraheemsteel@hotmail.com

042-36625923
0332-4595317
دلہن جیولرز
طالب دعا
قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk,
Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

Hoovers World Wide Express
کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں
حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکج
72 گھنٹے میں ڈلیوری تیز ترین سروس کم ترین ریٹس، پک کی سہولت موجود ہے
پورے پاکستان میں اتوار کو بھی پک کی سہولت موجود ہے
بلال احمد انصاری، سفیان احمد انصاری
0321/4866677 0333 0315/6708024
042/35054243 37418584

Study In
Canada, Australia
New Zealand, UK & USA
Students may attend our
IELTS
classes with 30% discount
پاکستان کے ہر شہر سے سٹوڈنٹ رابطہ کر سکتے ہیں۔
EC Education Concern
Education Concern (British Council Trained Education Consultant)
(Foreign Education Advisors & Consultants for UK, USA, Canada and Australia)
67-C, Faisal Town, Lahore
35162310/03028411770
www.educationconcern.com/info@educationconcern.com

W.B Waqar Brothers Engineering Works
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
Surgical & Arthopedic instruments
Shop No.6 Shaheen Market Madni Road Mustfa Abad Dhurm pura Lahore 0300-9428050,0312-9428050

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P_C.R.C_H.R.C شیٹ اینڈ کوائل
طالب دعا: میاں عبدالسمیع، میاں عمر سمیع، میاں سلمان سمیع
81-A سٹیل شیٹ مارکیٹ لنڈا بازار لاہور
Mob:0300-8469946-0302-8469946
TeL:042-7668500-7635082

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
فون دکان 6212837
اقصیٰ روڈ ربوہ
Mob:03007700369

الرفیع بینکویٹ ہال
فل ائیر کنڈیشنڈ۔ تمام سہولیات کے ساتھ۔ فیکٹری ایریا حلقہ سلام ربوہ
ربوہ کا پہلا شادی ہال جس میں مردوں اور خواتین کیلئے علیحدہ ہال
اب بکنگ کی سہولت رحمت بازار میں۔ رحمت بازار 047-6215155

VIP ٹینٹ سروس اینڈ پکوان سنٹر
رشید برادرز گولبازار ربوہ کی فخریہ پیشکش اعلیٰ اور معیاری کراکری
پہلی دفعہ ربوہ میں ٹینٹ سروس فل کارپٹ
HALL: 047-6216041 Aleem Uddin 0300-7713128
Shop:047-6211584 Rasheed Uddin 0300-4966814

Widezone INTERNATIONAL
IMPORTERS, EXPORTERS & MANUFACTURERS
OF HIGH QUALITY KNITTED GARMENTS

SH. M. NAEEM-UD-DIN
C.E.O.
0321-6966696
SH. BASHIR-UD-DIN AHMED
0321-9660178
P-94, Ashrafabad, Seheikhupura Road,
Near Muslim Commercial Bank, Faisalabad-Pakistan.
Tel: +92-41-8786595, 8786596 Fax: +92-41-8786597
Cell: +92-321-6966696 E-mail: ahmad@widezone.com
Web: www.widezone.com

UNIVERSAL ENTERPRISES
174 Loha Market
Landa Bazar Lahore
Dealers of Pakistan Steel Mills & Importers
Deals in all kind of products HR, CR, GP coils & Sheets
Tell:+92-42-37379311-12, 37634650
Talb-e-Dua: Mian Zahid Iqbal
S/O Mian Mubarik Ali (Late)
universalenterprises1@hotmail.com
Cell: 0300-4005633, 0300-4906400

سلطان آٹو سٹور + ورکشاپ
ڈینٹنگ پینٹنگ مکینیکل ورکس
ہر قسم کی گاڑیوں کی خرید و فروخت کی جاتی ہے
ہر قسم کی گاڑیوں کے پارٹس دستیاب ہیں
فواد احمد: 0333-4100733
لقمان احمد: 0333-4232956
429 بی پاک بلاک لنک وحدت روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

Fazal-e-umer
Commission Shop
ڈیلر: ذائقہ بناسپتی
Mahmood Ilyas Chughtai
W-186, Namak Mandi, Raja Bazar, Rawalpindi
Tel: 92-51- 5532759,51-5556842
Fax:92-51-5541918 Mob:0321-5305153

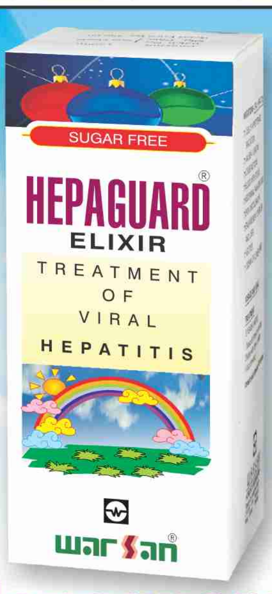

Hepaguard Elixir®

Treatment of **Viral Hepatitis**

اگر آپ یا آپ کا کوئی عزیز

خدانخواستہ

ہیپاٹائٹس

بی یا سی

میں مبتلا ہو تو

ہیپاگارڈ الگزر®

استعمال کریں

قریبی ہومیو پیتھک سٹور پر دستیاب ہے۔

ربوہ:۔ صوفی ہومیو پیتھک کلینک۔ طارق بھائی چشمے والے۔ الحمید ہومیو سٹور

warsan®

ISO 9001-2008 Certified Company — ISO 9001 Bureau Veritas Certification — GMP Certified Company

WARSAN
HOMOEOPATHIC LABORATORIES

www.warsanhomoeopathic.com / E-Mail: info@warsanhomoeopathic.com

HERCULES

SERVING SINCE 1970

Auto & Rubber Parts

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

"Pay a Little more Now ro pay a lot later"

Reliable Products for your Vehicles

مینوفیکچررز

★ ربڑ پارٹس

★ آئل فلٹر

★ ائیر پائپ

★ سکشن پائپ ★ ریڈی ایٹر ہوز پائپ

میاں بھائی (گروپ آف کمپنیز)

کوٹ شہاب دین نزد الفرخ مارکیٹ شاہدرہ

طالب دعا: میاں عبداللطیف۔ میاں عبدالماجد

Ph:92-42-7932514-5-6
Fax:92-42-7932517
E-mail: main_bhai@hotmail.com

نیو میاں بھائی آٹوز

سوزوکی جینوین پارٹس

ڈیلر

10۔ منٹگمری روڈ، لاہور

انٹرنیشنل آٹوز

چوبرجی آٹوز پارٹس مارکیٹ چوبرجی لاہور

ڈیلر

10۔ منٹگمری روڈ، لاہور

GOOD MORNING
Shezan
JAM , JELLY & MARMALADE
Shezan
MIXED FRUIT
JAM
Natural Goodness
PRODUCT OF PAKISTAN
Shezan
MANGO
JAM
Natural Goodness
PRODUCT OF PAKISTAN
Shezan
APPLE
JAM
Natural Goodness
PRODUCT OF PAKISTAN
Shezan
SWEET
ORANGE
MARMALADE
Natural Goodness
PRODUCT OF PAKISTAN
With Added Fruit Chunks